

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ (البراهيم ۳۱)

مدنی تاجدار
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کا



تحفہ نواز

3176

مرتبہ، صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری

86313

~~68813~~



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۳	دفن میت	۲۱	۵	پیش لفظ
۵۷	میت پر رونا	۲۲	۸	نماز کی اہمیت
۶۲	ایصالِ ثواب	۲۳	۹	نماز کی اہمیت ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں
۶۴	قبروں کی زیارت	۲۴	۱۰	نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں
۶۸	پنجگانہ نماز کا بیان	۲۵	۱۵	تراویح
۷۶	نماز کی چھ شرطیں	۲۶	۱۶	بیس رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع ہے
۸۱	نماز کے چھ فرض	۲۷	۱۷	بیس رکعت جہنم کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے
۸۲	نماز کو برباد ہونے سے بچانے	۲۸	۲۰	بیس رکعت تراویح کی حکمت
۸۶	نماز کے واجبات	۲۹	۲۱	تیس تراویح
۸۷	نماز کی سنتیں	۳۰	۲۱	قرأت خلف الامام
۹۳	نماز کے مستحبات	۳۱	۲۵	آمین بالسر
۹۴	نماز ناسد کرنے والی چیزیں	۳۲	۲۷	رفع یدین
۹۵	نعمہ دینے کے مسائل	۳۳	۲۹	درود شریف
۹۶	عمل کثیر اور عمل قلیل	۳۴	۳۳	درود گنج عاشقان
۹۷	نماز کے آگے سے گزرنا	۳۵	۳۴	جماعت
۹۸	سترا	۳۶	۳۶	سجدہ
۹۸	نماز کے آگے سے گزرنے کا اسلامی طریقہ	۳۷	۳۹	جمعہ
۹۹	نماز کے مکروہات تحریمی	۳۸	۴۳	عید اور بقر عید
۱۰۱	شیطانی نھوک سے اپنے منہ کو بچانے	۳۹	۴۶	غسل و کھن
۱۰۱	تصویر کے احکام	۴۰	۴۹	جنائزہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۲۷	جہاز پر سوار ہونے کی دُعا	۹۵	نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم	۴۱
۱۲۷	صرف عمرہ کی نیت	۹۶	کراہت تصویر کے شرائط و مراتب	۴۲
۱۲۷	صرف حج کی نیت	۹۷	نماز کے کردہات تنزیہی	۴۳
۱۲۷	حج و تمتع کی نیت	۹۸	نماز توڑنا کب جائز ہے۔	۴۴
۱۲۷	حج اور عمرہ دونوں کی نیت	۹۹	نماز توڑنا کب مستحب ہے	۴۵
۱۲۸	تلبیہ یعنی بیک کہنا	۱۰۰	نماز توڑنا کب واجب ہے	۴۶
۱۲۸	شہر مکہ پر نگاہ پڑھنے وقت کی دُعا	۱۰۱	ماں باپ کی عظمت	۴۷
۱۲۹	باب اسلام میں داخلے کی دُعا	۱۰۲	نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ	۴۸
۱۲۹	خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دُعا	۱۰۳	شیطان سے محفوظ رہنے کا اسلامی طریقہ	۴۹
۱۳۰	حجر اسود دیکھ کر دُعا پڑھنے	۱۰۴	ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دُعا گو بنائے	۵۰
۱۳۰	طواف کی نیت	۱۰۵	اکھ شریف کا مختصر تذکرہ	۵۱
۱۳۰	حجر اسود کی طرف اٹھتے ہوئے دُعا پڑھیں	۱۰۶	دُعا قبول کرانے کا اسلامی طریقہ	۵۲
۱۳۱	طواف میں پہلے چکر کی دُعا	۱۰۷	سورہ فاتحہ کے مضامین	۵۳
۱۳۱	طواف میں دوسرے چکر کی دُعا	۱۰۸	آمین	۵۴
۱۳۲	طواف میں تیسرے چکر کی دُعا	۱۰۹	النجیات کا تاریخی حال	۵۵
۱۳۳	طواف میں چوتھے چکر کی دُعا	۱۱۰	درود شریف کی خصوصیت	۵۶
۱۳۴	طواف میں پانچویں اور چھٹے چکر کی دُعا	۱۱۱	درود شریف کے مخصوص اوقات	۵۷
۱۳۵	طواف میں ساتویں چکر کی دُعا	۱۱۲	نماز میں پڑھنے کی دُعا	۵۸
۱۳۶	طواف کے بعد مقام طترم کی دُعا	۱۱۳	دُعا سے فارغ ہونے کے بعد	۵۹
۱۳۷	مقام ابراہیم کی دُعا	۱۱۴	طریقہ نماز میں فرض واجب سنت کی تعریف	۶۰
۱۳۸	مقام حجر اسماعیل کی دُعا	۱۱۵	حج عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دُعا میں	۶۱
۱۳۹	زبزم شریف یا آب زمزم پیتے وقت کی دُعا	۱۱۶	گھر سے روانگی کی دُعا	۶۲
۱۳۹	سعی شروع کرنے سے پہلے کی دُعا	۱۱۷	سفر سے بحیرت واپس ہونے کی دُعا	۶۳
۱۴۱	سعی کے پہلے چکر کی دُعا	۱۱۸	کسی سواری پر بیٹھنے کی دُعا	۶۴

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر
۱۴۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے کبیرے کی طرف دعا	۱۰۹	۱۲۷	سعی کے دوسرے چکر کی دعا	۸۹
۱۴۱	جنت البقیع کے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام	۱۱۰	۱۲۳	سعی کے تیسرے چکر کی دعا	۹۰
۱۴۲	اہل بیت المؤمنین کے مزارات پر سلام	۱۱۱	۱۲۴	سعی کے چوتھے چکر کی دعا	۹۱
۱۴۲	خاتون جنت کے مزار پر سلام	۱۱۲	۱۲۵	سعی کے پانچویں چکر کی دعا	۹۲
۱۴۳	بنات الرسول کے مزارات پر سلام	۱۱۳	۱۲۶	سعی کے چھٹے چکر کی دعا	۹۳
۱۴۳	امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام	۱۱۴	۱۲۷	سعی کے آخری چکر کی دعا	۹۴
۱۴۴	جنت البقیع میں تمام زیارتوں کے مزار پر سلام	۱۱۵	۱۲۸	سعی کے بعد بال منڈوانے یا کٹوانے پر دعا	۹۵
۱۴۴	جبل احد پر حضرت امیر حمزہ کے مزار پر سلام	۱۱۶	۱۲۹	میدان عرفات میں جبل حرم کے قریب دعا	۹۶
۱۴۵	مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت الوداعی سلام	۱۱۷	۱۵۱	طواف رخصت کی دعا	۹۷
۱۴۵	سلام وداع کے بعد	۱۱۸	۱۵۲	حاضری دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و زیارت مدینہ منورہ	۹۸
۱۴۷	حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں	۱۱۹	۱۵۳	حرم مدینہ پر نظر پڑھنے پر دعا	۹۹
۱۴۸	رات کو سوتے وقت کے عملیات	۱۲۰	۱۵۴	مسجد نبوی میں داخلے کے وقت دعا	۱۰۰
۱۴۹	مقبول دعائیں	۱۲۱	۱۵۵	ریاض الجنۃ یا مسجد نبوی میں دعا	۱۰۱
۱۴۸	مسنون دعائیں	۱۲۲	۱۵۶	سلام بدرگاہ سرور کو نبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۱
۱۴۸	قبولیت دعا کب اور کیسے	۱۲۳	۱۵۷	خلیفہ اول حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام	۱۰۲
۱۴۸	صبح ہونے پر دعا	۱۲۴	۱۵۸	خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق پر سلام	۱۰۳
۱۴۸	شام ہونے پر دعا	۱۲۵	۱۵۹	اہل بیت المؤمنین کے حجروں کے نزدیک سلام	۱۰۴
۱۴۹	سونے کے وقت دعا	۱۲۶	۱۶۰	جنت البقیع کی طرف منہ کر کے سلام	۱۰۵
۱۴۹	بیدار ہونے پر دعا	۱۲۷	۱۶۱	باب جبریل پر کھڑے ہو کر فرشتوں پر سلام	۱۰۶
۱۴۹	خواب دیکھنے پر دعا	۱۲۸	۱۶۲	باب اندار پر کھڑے ہو کر شہداء اہل بیت پر سلام	۱۰۷
۱۴۹	بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت دعا	۱۲۹	۱۶۳	سیدہ فاطمہ الزہراء بنت رسول پر سلام	۱۰۸
۱۴۹	بیت الخلاء سے باہر آتے وقت دعا	۱۳۰			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	بر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۱	وضو کرتے وقت دُعا	۱۴۹	۱۵۸	شادی پر شوہر کی دُعا	۱۸۵
۱۳۲	وضو کرنے کے بعد دُعا	۱۴۹	۱۵۹	بچے کی ولادت پر	۱۸۶
۱۳۳	آذان سننے کے بعد دُعا	۱۸۰	۱۶۰	تحفہ لینے اور دینے پر	۱۸۶
۱۳۴	شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے دُعا	۱۸۰	۱۶۱	نیالباس پہننے پر	۱۸۶
۱۳۵	بیمار کی عیادت پر دُعا	۱۸۰	۱۶۲	مصیبت زدہ دیکھنے پر	۱۸۶
۱۳۶	مرضی کی وفات پر دُعا	۱۸۰	۱۶۳	مجلس کے خاتمے پر	۱۸۶
۱۳۷	قبر پر مٹی ڈالتے وقت دُعا	۱۸۲	۱۶۴	کھانا شروع کرنے پر	۱۸۶
۱۳۸	عام طور پر قبرستان جانے پر دُعا	۱۸۲	۱۶۵	کھانے کے بعد	۱۸۶
۱۳۹	مسجد میں داخل ہوتے وقت دُعا	۱۸۲	۱۶۶	میزبان کے لیے دُعا	۱۸۶
۱۴۰	مسجد سے نکلنے وقت دُعا	۱۸۲	۱۶۷	نیا پھل دیکھنے پر	۱۸۶
۱۴۱	گھر سے نکلنے پر دُعا	۱۸۲	۱۶۸	نیا چاند دیکھنے پر	۱۸۶
۱۴۲	گھر میں داخل ہوتے وقت دُعا	۱۸۳	۱۶۹	افطار کے وقت	۱۸۶
۱۴۳	سفر پر روانہ ہونے پر دُعا	۱۸۳	۱۷۰	لیلة القدر کی دُعا	۱۸۸
۱۴۴	سواری پر سوار ہونے پر دُعا	۱۸۳	۱۷۱	نو مسلم کی دُعا	۱۸۸
۱۴۵	سفر سے واپسی پر دُعا	۱۸۳	۱۷۲	جامع دُعائیں	۱۸۸
۱۴۶	کسی بستی میں داخلے پر	۱۸۳	۱۷۳	خطبہ جمعہ المبارک	۱۹۰
۱۴۸	بادل آتا دیکھ کر	۱۸۳	۱۷۴	خطبہ عید الفطر	۱۹۲
۱۴۹	بجلی کے گرنے پر	۱۸۳	۱۷۵	خطبہ عید الاضحیٰ	۲۰۳
۱۵۰	آندھی کے آنے پر	۱۸۳	۱۷۶	خطبہ نکاح	۲۱۱
۱۵۱	کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر	۱۸۳	۱۷۷	صفت ایمان	۲۱۴
۱۵۲	مصیبت آنے پر	۱۸۳	۱۷۸	ایمان مفصل	۲۱۴
۱۵۳	بے چینی پر	۱۸۵	۱۷۹	ایمان مجمل	۲۱۴
۱۵۴	ادائیگی قرض کے لیے	۱۸۵	۱۸۰	شمس کلمہ	۲۱۴
۱۵۵	اچھی چیز دیکھنے پر	۱۸۵	۱۸۱	دُعائے قنوت	۲۱۸
۱۵۶	بری چیز دیکھنے پر	۱۸۵	۱۸۲	آیۃ الکرسی	۲۱۹
۱۵۷	شادی پر مبارک باد	۱۸۵			

پیش لفظ

مسلمان سوسائٹی میں نماز کی اہمیت محتاج بیان نہیں، جسے قرآن حکیم میں سینکڑوں بار ذکر کیا گیا ہو۔ جو ارکان اسلام میں انتہائی اہم رکن ہو۔ جو دین کا ستون ہو، جسے رسول عربی شہ لوالاک مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جان کی راحت قرار دیا ہو جو حضور کو شب معراج تحفے کی صورت میں عطا ہوا ہو، اسکی اہمیت کا انکار کرنے کی کون بعثت کر سکتا ہے لیکن اس کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے، ارشاد باری تعالیٰ کی تعمیل اور حضور کی سنت پر عمل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ نماز کے متعلق ضروری مسائل سے آگاہی موجود ہو تاکہ نماز کی شیرینی اور حلاوت سے لذت آشنا ہونا ممکن ہو۔

اس ضمن میں یہ گزارش ضروری ہے کہ نماز کے فلسفے، اسکی حکمت، اس کے شرعی مسائل پر بڑی مفصل کتابیں اور دقیق بحثیں موجود ہیں۔ زیر نظر کتاب ایک عام مسلمان اور ان آئمہ مساجد کیلئے لکھی گئی ہے جو بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کسی وجہ سے قاصر رہے ہوں تاکہ نماز کے ضروری مسائل اور مختلف گوشے ان کے سامنے آجائیں اور وہ ان سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

اس کتاب کو مزید مؤثر اور مفید بنانے کے لئے جمعہ عیدین اور نکاح کے خطبے بھی اسمیں شامل کر دیے گئے ہیں۔ نیز حج و زیارت کی دعائیں اور روزمرہ معمولات کی دعائیں بھی شامل

کر دی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں۔

یہ تالیف حسب ذیل کتابوں سے مستفاد ہے جو حضرات نماز سے متعلق تفصیل سے مطالعہ

فرمانا چاہیں ان سے براہ راست استفادہ کر سکتے ہیں

- ۱ : کتاب جواہر البخاری
- ۲ : ترمذی - باب قیام شہر رمضان
- ۳ : شرح نقایہ ملا علی قاری
- ۴ : حجة اللہ البالغة جلد دوم شاہ ولی اللہ صاحب
- ۵ : در مختار فی رد المحتار
- ۶ : کتاب وظائف
- ۷ : نماز حنفی
- ۸ : شامی جلد اول طبع مصر
- ۹ : مسلم جلد اول
- ۱۰ : موطا امام محمد
- ۱۱ : ہدایہ باب الصلوٰۃ

آخر میں ان سب احباب کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس سلسلے میں پر خلوص تعاون فرمایا ہے

بالخصوص ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی جناب محمد اشرف قدسی اور جناب محمد رفیق بھٹی صاحب جناب صوفی

غلام سرور صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس سلسلے میں بیش قیمت مشورے دیے۔ اللہ تعالیٰ

اپنے فضل عمیم سے ان سب کو سعادت دارین عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک شہر لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس ناچیسز
کوشش کو قبول فرمائے اور عامۃ المسلمین کے لئے اسے خیر و برکت کے حصول کا باعث
بنائے۔ آمین

خاک پائے شیر ربانی دگدگائے آستانہ لاثانی

مہیاں جمیل احمد شرفپوری

نماز کی اہمیت

قرآن حکیم میں یہ حکم کہیں نہیں کہ نماز پڑھا کرو بلکہ جب بھی فرمایا تو یہی کہ نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری اور باطنی کے ساتھ ادا کرو۔ نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجا لائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو حضور و خشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ کائنات سزا گویا تو اپنے معبود حقیقی کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ فافہ یسواک کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق رشوق سے ادا کی ہوتی نماز ہی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا

اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں، قرآن حکیم میں اس کا حکم سورۃ کے قریب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دین کا ستون فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو نماز پابندی سے ادا کرے قیامت کے دن یہ اس کے لئے نور ہوگی اس کے ایمان کی واضح دلیل ہوگی اور اس کی نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے پاس نہ نور ہوگا نہ اپنے ایمان کی دلیل اور نہ بخشش کا کوئی وسیلہ اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا" اے اللہ! ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر اور اپنی عبادت اور اپنے محبوب کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ حبیبک الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام" (۲)

۱۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاء القرآن جلد اول ص ۳۱

۶۰۲ ایضاً، ص ۱۶۵

نماز کی اہمیت - ارشادات باوری تعالیٰ کی روشنی میں

۱۔ نماز متقین کی اہم صفت : ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ - هُدًى

لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

(البقرہ ۲: ۳۷) ترجمہ: یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں۔ اس میں متقی اور پرہیزگار لوگوں

کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں رزق

عطا فرمایا۔ اس سے خرچ کرتے ہیں۔

۲۔ اقامت نماز کا حکم

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ - إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرہ: ۱۱۰)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو اور تم اپنے لئے نیکیوں میں سے جو کچھ آگے

بھیجو گے اس کا ثمر اللہ کے ہاں ضرور پاؤ گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اسے خوب

دیکھ رہا ہے

۳۔ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرو

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرہ: ۲۳۸)

ترجمہ: سب نمازوں کی پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور عاجزی

کرتے ہوئے کھڑے رہا کرو۔

۴۔ نماز اپنے اوقات پر ادا کرو

فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ - إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)

ترجمہ: پس نماز کو قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے مقرر وقت پر فرض کی گئی ہے

۵۔ نماز کے اوقات : اقر الصلوة لدلوك الشمس الى

عسق الليل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر كان مشهودا (بنی اسرائیل ۷۸)
ترجمہ : نماز کو قائم کر دو سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز ادا کیجئے
نماز فجر تلاوت قرآن کے ساتھ۔ بے شک نماز فجر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی دن اور رات کے
فشتے اُس وقت یکجا ہوتے ہیں)

۶۔ نماز کے بعد ذکر الہی کا حکم : فاذا قضيت الصلوة فاذا ذكر الله

قيامًا وقعودًا وعلى جنوبكم۔ (النساء : ۱۰۳)
ترجمہ : جب تم نماز کو ادا کر چکو تو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر
بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

۷۔ نماز تہجد : ومن الليل فتہجدنا فلة لك عسى

ان يبعثك ربك مقامًا محمودًا۔ (بنی اسرائیل : ۷۹)
ترجمہ : اور رات کے آخری حصے میں اٹھو اور نماز تہجد ادا کرو (تلاوت قرآن کے ساتھ)
یہ نماز زائد ہے آپ کے لئے یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر نازل فرمائے گا۔

نماز کی اہمیت

(احادیث کی روشنی میں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے
پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ
لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يُفِيلُ

فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ
خُمْسًا هَلْ يَبْقَى
مِنْ دَرِينِهِ شَيْءٌ
قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرِينِهِ
شَيْءٌ قَالَ كَذَلِكَ
مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
يَمْحُو اللَّهُ بِهِمُ الْخَطَايَا
(۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ الشِّتَاءِ
وَالْوَرَقُ يَتَهافتُ فَأَخَذَ
بِفُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ
فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقَ يَتَهافتُ
قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ
لَتَبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ
الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ
الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ
اللَّهِ فَتَهافتُ ذُنُوبُهُ كَمَا
يَتَهافتُ هَذَا الْوَرَقُ،

غسل کرتا ہو تو کیا ان کے بدن پر کچھ میل باقی
رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت
میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت
ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے سب
گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ
درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی بیت جہڑ
کا موسم تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر
تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت
کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور انہیں ہلایا تو ان
شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے
فرمایا۔ اے ابو ذر! حضرت ابو ذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔
آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ
تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے
گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے

عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ -

(۳) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى

صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَأْيِهِ الْإِيمَانَ

وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَأْيِهِ إِبْلِيسَ

(۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ ذِكْرَ الصَّلَاةِ يَوْمًا

فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا

كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا

وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ

لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ

لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً

فَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ

وَهَامَانَ وَأَبِى بَنِي خَلْفٍ.

درخت سے جھڑے ہیں (احمد)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی

نماز کو گیا۔ وہ ایمان کا جھنڈا لے

کر گیا۔ اور جو صبح سویرے بازار

کی طرف گیا (بغیر نماز پڑھے) تو

وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز

کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا

تو نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی، کمال

ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن

بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی

پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ

تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل

ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت

کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی

بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

(احمد - دارمی - بیہقی)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا
کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ
کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت
ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ
تیار ہو جائے، تیسرے بیوہ کے نکاح میں
جب کہ اس کا کفول جائے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج
کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج
پیدا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی درنوں سینگوں
کے بیچ میں آجاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار
چوپرخ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس
(تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تقویٰ
(مسلم)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۵) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ
ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلَاةُ
إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا
حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا
وَجَدَتْ لَهَا كُفُولًا۔

(۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلُوكَ
صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ
يُرْقِبُ الشَّمْسَ حَتَّى
إِذَا أَصْفَرَ وَكَانَتْ
بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ
فَنَهَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ
إِلَّا قَلِيلًا۔

(۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّوْا
 اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ
 اَبْنَاؤُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاصْرِبُوْ
 هُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاؤُ عَشْرِ سِنِيْنَ
 وَفَرَّقُوْ بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ
 عَلِيْهٖمُ كَرُو (ابوداؤد)

ضروری انتباہ (۱) آہستہ قرآن پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ خود سننے اگر حروف کی تصحیح کی مگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوئی (بہار شریعت جلد سوم ص ۲۷۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۶۵ میں ہے۔ ان صحیح الحروف بلسانہ ولم یسمع نفسه لا یجوز وہ لخذ عامۃ الشایخ ہکذا فی المحيط وهو المختار ہکذا فی السراجیۃ وهو الصحیح ہکذا فی النقایۃ۔

(۲) سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی (بہار شریعت جلد سوم ص ۲۷۹) فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۵ اور اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۹۴ میں ہے کہ اگر ہر دو پائے بردار و نماز ناسدست و اگر یک پائے بردار دیکر وہ است اور در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۳۱۳ میں ہے و وضع اصبع واحدۃ منہما شرط اور اسی کتاب میں ص ۳۵۱ پر ہے فیہ یفترض وضع اصابع القدوم ولو واحدۃ نحو القبلة والامر تجزوا للناس عنہ غافلون۔ اور کنز الدقائق میں ہے ووجه الاصابع رجلیہ نحو القبلة اسی کے تحت بحر الرائق جلد اول ص ۳۲۱ میں ہے۔ نص صاحب الہدایۃ فی التجنیس علی انہ ان لم یوجہ الاصابع نحوہا فانتہ مکروۃ۔

۳۔ اکثر عورتیں اپنی نادانی سے فرض واجب سب نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہیں لیکن خادمہ یا لائٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ دیر ہی کے لئے کھڑی ہو سکتی ہیں اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ لیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہہ لیں پھر بیٹھ جائیں (بہار شریعت جلد سوم ص ۳۷۷ بحوالہ غنیہ) اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۵۲ میں تنویر الابصار و درمختار سے ہے۔ ان قدر علی بعض القیام ولو متکاً علی عصاً او حائطاً قام لیس ما بقدر ما یقدر ولو قدریۃ او تکبیرۃ علی المذہب۔

آجکل عموماً مرد بھی ذرا سی تکلیف پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ دیر تک کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ قیام کے بارے میں عورت مرد کا حکم ایک ہے۔

تراویح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو

شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان

میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے

پہلے گناہ بخش دیے جلتے ہیں (مسلم)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(۲) عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ

نے فرمایا کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح
اور وتر پڑھتے تھے (بیہقی)

قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَنِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِينَ
رَكْعَةً وَالْوِتْرَ

اس حدیث کے بارے میں مرتبہ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۵۰ میں ہے۔ قال النووی

فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ

نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي

میں لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس

وَمِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي

رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) (امام مالک)

وَمَضَانَ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً

بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے

ملک العلماء حضرت علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود کا سانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فی شہر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بہم فی کل لیلۃ عشرين رکعة

ولم یکر علیہ احد فیکون اجماعاً منہم علی ذلک۔ یعنی مروی ہے کہ حضرت

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام کو حضرت ابی بن کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جمع فرمایا تو وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور ان میں سے

کسی نے مخالفت نہیں کی تو بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہو گیا (بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸)

اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم ص ۳۵۵ میں ہے قال ابن عبد البر وهو قول جمہور

العلماء وبه قال الكوفيون والشافعي وأكثر الفقهاء وهو الصحيح عن أبي بن كعب
 عن غير خلاف من الصحابة - یعنی علامہ ابن عبد البر نے فرمایا کہ (بیس رکعت تراویح) جمہور
 علماء کا قول ہے، علمائے کوفہ، امام شافعی اور اکثر فقہاء یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ابی
 بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔ اور علامہ ابن حجر نے فرمایا اجماع
 الصحابة علی ان التراويح عشرون رکعة - یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے
 کہ تراویح بیس رکعت ہے۔ اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے وہی عشرون
 رکعة باجماع الصحابة یعنی تراویح بیس رکعت ہے اس لئے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے
 اور مولانا عبد الحمی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعاۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص ۱۷۱ میں لکھتے ہیں
 ثبت اهتمام الصحابة علی عشرون رکعة فی عهد عمر و عثمان و علی فمن بعدهم اخرجوا مالک
 و ابن سعد و البيهقي وغيرهم یعنی حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس
 مضمون کی حدیث کی امام مالک، ابن سعد، اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے اور ملا علی قاری
 علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں اجماع الصحابة علی ان التراويح عشرون رکعة -
 یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے (مرقاۃ جلد دوم ص ۱۷۱)

بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ اکثر اهل العلم علی ما روی علی وعمر و
 غیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشرون رکعة وهو قول
 سفیان الثوری و ابن المبارک والشافعی وقال الشافعی هكذا ادرکت ببلدنا

مکتہ یصلون عشرين رکعة - یعنی کثیر علماء کا اسی پر عمل ہے جو حضرت علی حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے۔ اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعت ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے (ترمذی)۔ باب قیام شہر رمضان ص ۹۱ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح نقایہ میں تحریر فرماتے ہیں فصَادُ اجْمَاعًا لِمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِاسْتِثْنَاءِ صَحِيحِ كُنُوزِ الْقِيَمَةِ عَلَى عَهْدِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ عَسَمَةَ وَعَلَى عَهْدِ عَثْمَانَ وَعَلَى - یعنی بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اس لئے کہ امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور طحاوی علی مرتب النظار ص ۲۳۲ میں ہے۔ ثبت العشرون بمواظبة الخلفاء الراشدين ماعدا الصديق رضى الله تعالى عنهم - یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بلاومت سے بیس رکعت تراویح ثابت ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں وہی عشرون رکعة هو قول الجمهور وعليه عمل الناس شرقا وغربا - یعنی تراویح بیس رکعت ہے یہی جمہور علماء کا قول ہے اور مشرق و مغرب ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے (شامی ج ۱۰ اول مسری ص ۱۹۵) اور شیخ زین الدین ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں - هو قول الجمهور لساني المرطاعن يزيد بن رومان قال كان الناس يقيمون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة وعليه عمل الناس شرقا وغربا -

یعنی بیس رکعت تراویح جمہور علماء کا قول ہے اس لئے کہ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام تیس رکعت پڑھتے تھے یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر اور اسی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے (بحر الرائق جلد دوم ص ۶۶) اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے: کان الناس یصلونہا فرادی الی ذمین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عمر انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجاء علی ابی بن کعب فضلی بہم خمسین ترویحات عشرين رکعة۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک امام پر صحابہ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں پھر انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔ حضرت ابی نے لوگوں کو پانچ ترویجہ بیس رکعت پڑھائی۔ اور کفایہ میں ہے۔ کانت جماعتہا عشرين رکعة وهذا عندنا وعند الشافعی۔ یعنی تراویح کل بیس رکعت ہے اور یہ ہمارا مسلک ہے اور یہی مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے اور بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸ میں ہے: اما قدرها فعشرون رکعة فی عشر تسليمات فی خمس ترویحات کل تسليماتین ترویجة وهذا قول عامة العلماء یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ پانچ ترویجہ دس سلام کے ساتھ ہر دو سلام ایک ترویجہ ہے اور یہی عام علماء کا قول ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: وہی عشرون رکعة یعنی تراویح بیس رکعت ہے (احیاء العلوم جلد اول ص ۱۲) اور شرح وقایہ جلد اول ص ۱۵۵ میں ہے: سنن التراویح عشرون رکعة۔ یعنی تراویح بیس رکعت مسنون ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۰۸ میں ہے: وہی خمس ترویجات کلہ ترویجة اربع رکعات بتسليماتین کذا فی السراجیہ۔ یعنی تراویح پانچ ترویجہ ہے، ہر ترویجہ

چار رکعت کا دو سلام کے ساتھ، ایسا ہی سراجیہ میں ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ عددہ عشرون رکعة یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۱۸)

بیس رکعت تراویح کی حکمت

بیس رکعت تراویح کی حکمت، یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض دو واجب ہیں، سترہ رکعت فرض اور تین رکعت وتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئیں تاکہ فرض واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیسا کہ بحر الرائق جلد دوم ص ۲۷ پر ہے۔ ذکر العلامة الحلی ان الحكمة فی كونها عشرين ان السنن شرعت مكملات للواجبات وهي عشرون بالوتر فكان التراويح كذلك لتقع المساوات بين المكمل والمكمل۔ یعنی علامہ حلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل بیس رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لئے سنتیں شروع ہوئی ہیں تو تراویح بھی بیس رکعت ہوتی تاکہ مکمل کرنے والی تراویح اور جن کی تکمیل ہوگی یعنی فرض دو واجب دونوں برابر ہو جائیں اور مراقی الفلاح کے قول وہی عشرون رکعة کے تحت علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ الحكمة فی تقدیرها بهذا العدد مساواة المكمل وهي السنن للمكمل وهي الفرائض الاعتقادية والعملية یعنی بیس رکعت تراویح مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض دو واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں اور درمختار مع شامی جلد اول ص ۲۹۵ میں ہے وہی عشرون رکعة حکمتہ مساوات المكمل والمكمل۔ یعنی تراویح بیس رکعت ہے

اور بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ مکمل مکمل کے برابر ہو۔ اور درمختار کی اسی عبارت کے تحت شامی میں ہنر سے منقول ہے۔ لا یخفی ان الرواقب وان کملت ایضاً الا ان هذا الشهر لم یزید کمالہ زید فیہ هذا المکمل فتکمل۔ یعنی واضح ہو کہ فرائض اگرچہ پہلے سے بھی مکمل ہیں لیکن ماہ رمضان میں اس کے کمال کی زیادتی کے سبب یہ مکمل یعنی بیس رکعت تراویح بڑھادی گئی تو وہ خوب کامل ہو گئے۔

تَسْبِيحُ تَرَاوِيحِ سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ هُ سُبْحَانَ
ذِي الْعِزَّةِ وَالْعُظْمَةِ وَالْمُهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّنَا وَسَرَبُّ الْمَلِكَةِ وَالرُّوحِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ النَّارِ يَا
مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ

قرآءة خلف الامام

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے ساتھ
قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے
فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قرأت جائز
نہیں خواہ سری ہو یا جہری (مسلم جلد اول ص ۲۱۵)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ
مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ
لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ
فِي شَيْءٍ -

(۲) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کر دو پھر
تمہیں کوئی امامت کرے تو جب وہ تجھ پر کہے
تم بھی تجھ پر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ
رہو۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی
تلاوت مقتدی ہی کی تلاوت ہے (موطا امام محمد ۹۹)

حضرت محمد بن منیع اور امام ابن الہمام نے
فرمایا کہ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت
اس کے لئے کافی ہے (موطا امام محمد ص ۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
امام صرف اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی
کی جائے تو جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش
رہو (طحاوی ص ۱۷۱)

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
صَلَيْتُمْ فَأَقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ
تَعْرَلِيؤُكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ
فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا۔

۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ
الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيعٍ
فَإِنَّ الْإِمَامَ هَذَا الْإِسْنَادُ
صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى
خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَنَتْهُ قِرَاءَتُهُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَعَلَ
الْإِمَامُ لِيؤْتَعْرِبَ بِهِ فَإِذَا
قَرَأَ فَانصِتُوا۔

~~86313~~

86313

مسلم شریف جلد اول ص ۸۲ میں ہے فقال له ابو بكر فحدثني ابو هريرة فقال
هو صحيح يعني واذ قرار فانصتوا - يعني ابو بكر نے سليمان سے پوچھا کہ ابو ہریرہ کی حدیث کیسی
ہے تو انہوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔
انتباہ صاحب ہدایہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے
جیسا کہ ہدایہ جلد اول ص ۸۲ میں ہے۔ لا یقرار الموقر خلف الامام وعلیہ اجماع
الصحابۃ۔

یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے اور عنایہ میں
اسی کے تحت ہے۔ المراد به اجماع اکثر الصحابة فانه روى عن ثمانين نفر من
الكبار الصحابة منع المقتدى عن القراءة خلف الامام وقال الشعبي اوركت سبعين
بدریا کلہم یمنعون المقتدی عن القراءة خلف الامام وقيل المراد به اجماع مجتہدی
الصحابۃ وکبارہم وقد روى عن عبد الله بن زيد بن اسلم عن ابيه قال كان عشرة
من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمنعون عن القراءة خلف الامام
اشد النهی ابو بكر الصديق وعم بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلى بن ابی طالب
وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص وعبد الله بن مسعود وزید بن ثابت و
عبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یعنی ہدایہ کے قول اجماع الصحابة کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لئے
کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کیا جانا بڑے بڑے اسی صحابہ کرام سے مروی ہے
اور امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے ستر صحابہ
کرام سے ملاقات کی وہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے

تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ و کبار صحابہ کا اجماع ہے اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے اور کفایہ میں ہے منع المتقدی عن القراءة ما شور عن شافین نفرأ من كبار الصحابة منهم المرتضى والعبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی بڑے بڑے اسی صحابہ کے بارے میں روایت آئی ہے کہ وہ مقتدی کو قرأت سے روکتے تھے۔ ان میں حضرت علی مرتضیٰ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں اور در مختار میں ہے التوتم لا یقرأ مطلقاً قرأ کرہ تحریماً۔ یعنی مقتدی سورہ ناطحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے قرأت کی تو مکروہ تحریمی کامرتکب ہوگا۔

آمین بالسر

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي سِرِّ وَآيَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاسْلَمُ غَوْه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۶۹)

اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس لئے کہ اگر مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں فرماتے کہ جب تم ولا الضالین کہو تو آمین کہو۔ معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہے گا ولا الضالین کہنا امام کا کام ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آمین آہستہ کہنا چاہیے کہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں اسی لئے

ہم لوگ ان کے آئین کہنے کی آواز نہیں سنتے ہیں لہذا بلند آواز سے آئین کہنا فرشتوں کے آئین کہنے کی مخالفت کرنا ہے۔

کنز الدقائق اور بحر الرائق جلد اول ص ۳۱۳ میں ہے۔ اَمَّنُ الْاِمَامَ وَالنَّاسَ مُؤْمِسًا يٰ اَيُّهَا
 امام اور مقتدی دونوں آہستہ آئین کہیں، اور در مختار میں ہے اَمَّنُ الْاِمَامَ كَمَا مُؤَيِّرًا وَمُنْفِرًا
 یعنی امام آہستہ آئین کہے جیسے کہ مقتدی اور منفرد۔

رفع یدین

حضرت علقمہ نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں پس آپ نے نماز پڑھی اور شروع نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علمائے صحابہ اور علمائے تابعین یہی فرماتے ہیں کہ شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ کیا جائے۔
(ترمذی جلد اول ص ۳۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز شروع فرمانے کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے دست مبارک کو اٹھاتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی نوک کے قریب ہو جاتے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر نماز تک رفع یدین نہ فرماتے۔
(طحاوی ص ۱۱)

(۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلِّيَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ
(۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِإِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَاهَا قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتِي أُذُنَيْهِ تَعْرًا لَا يَعُودُ.

(۳) عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ
رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ
ثُمَّ لَا يَسُودُ -

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں نے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو دیکھا کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے
پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔
(طحاوی ص ۱۱۱)

(۴) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ
يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي
التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی اقتدار میں نماز پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولیٰ
میں رفع یدین کرتے تھے۔
(طحاوی ص ۱۱۱)

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حضرت فاروق اعظم حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابن عمر اور صحابہ و تابعین اور دیگر جلیل القدر
علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لئے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر نماز تک
ایسا نہیں کرتے تھے۔ اور بعض روایتوں سے جو رکوع کے پہلے اور بعد میں رفع یدین ثابت
ہے تو وہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ عینی شارح بخاری نے حضرت عبداللہ بن
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہ رآی رجلا یرفعی یدیه فی الصلوۃ
عند الركوع وعند رفع راسه من الركوع فقال له لا تفعل فانہ شیء
فعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ترکہ -
یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور

اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اس لئے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے کیا تھا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔

دُرُودِ شَرِيفِ

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرُودِ بَیِّنِے گا خدا تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی)

(۲) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرُودِ بَیِّنِے (ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
 آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں
 اب اس کے لئے اپنے اوراد و وظائف کے
 اوقات میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟
 فرمایا جتنا تم چاہو؟ عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا
 جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے
 اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا
 جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کر لو تو
 تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا
 دو تہائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کر لو تو
 تمہارے لئے اور بہتر ہے میں نے عرض کیا
 تو سارا وقت درود ہی کے لئے مقرر کر لوں؟
 فرمایا ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کھیلے
 کافی ہو گا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا

(ترمذی)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَإِلَيْهِ صَلَاتُ اللهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَامٌ صَلَاةٌ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(۳) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ
 أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ
 أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي
 فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ
 قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتِ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ
 النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ
 زِدْتِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ
 فَالثُّلُثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ
 زِدْتِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ
 أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي
 كُلَّهَا قَالَ إِذَا يَكْفِي
 هَمَّكَ وَيَكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعِنَا
أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ -

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے
سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود
نہ پڑھے۔ (ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرِيمِ وَأَصْحَابِيهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

(۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُخَيْلُ الَّذِي مَنَ
ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

حضرت علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اصل میں
بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو
اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِلهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةٌ وَسَلَامٌ مَا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

(۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ
مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ
عَلَى نَبِيِّكَ -

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان
معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ اُپر نہیں
چڑھتا جب تک کہ تو اپنے نبی پر درود نہ
پڑھے۔ (ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَالْإِلهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط

دُرودِ گنجِ عاشقان

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَتْحَىٰ وَالِإِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً
وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ط

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے، تمام جہان سے زیادہ
وزنی عظمت دل میں جمائے، حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دُور
ہے وہ اگر اس دُرود شریف کو بعد نماز مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار
پڑھے تو اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض یہاں درج کئے جاتے ہیں
اس دُرود شریف کے پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔
اس پر سو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں نکھے گا۔ اس کے مال
میں ترقی دے گا۔ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا
کسی دن خواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ ایمان پختہ
ہو گا۔ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے
ایسا راضی ہو گا کہ کبھی ناراض نہ ہو گا۔

جماعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نماز
باجماعت کا ثواب تہنہا پڑھنے کے مقابلے میں
ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ منافقوں
پر فجر اور عشا کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری
نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں
کیا اجر و ثواب ہے تو گھٹتے ہوئے چل کر
ان میں شریک ہوتے (بخاری و مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا
کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی
تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا
رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی
تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی (مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضِلُ
صَلَاةَ الْفَدَى سَبْعَ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً
(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى
الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَا تَوَا
هُمَا وَلَوْ جَمَعُوا -

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي
جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ
الَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي
جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ -
(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ
بِحَطْبٍ فَيُحَطَّبَ ثُمَّ أَمُرَّ
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ أَمُرَّ
رَجُلًا فَيُؤَمِّرَ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالَفَ
إِلَى بَرَجَالٍ وَفِي بَرَجَالٍ لَا
يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْرِقُ
عَلَيْهِمْ بِيُوتَهُمْ.

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ
لَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرْبِيَّةِ
أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ
فِتْيَانِي بِحُرْقُونِ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ
(۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا
بَدْوٍ وَلَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ
اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ
الْجَمَاعَةُ.

کہ اگر سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں
میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں
جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں
تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے
پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے
پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز
میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے
گھروں کو جلادوں (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ
ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے
جانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ بے نمازیوں
کے گھروں میں ہے آگ سے جلادیں (احمد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان
میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان
پر غالب آجاتا ہے۔ لہذا جماعت کو لازم جانو
(احمد - ابوداؤد)

محب

(۱) عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری - مسلم)

(۲) عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

(۳) عَنْ عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَمَا لَنَا إِذْ تَرَهَّبْنَا أُمَّتِي الْجُلُوسَ فِي الْمَسَاجِدِ أَنْتَظَرُكَ لِلصَّلَاةِ -

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ حضور نے فرمایا کہ میری امت کے لئے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے (شرح السنۃ مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبُصْلَ
وَالنُّوْمَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَأُ
بِئْسَ مَسْجِدًا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بَدَّ
أَكْلِيَهُمَا فَأَمِيتُوا هُمَا طَبْحًا

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان دو سبز یوں
کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور
فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے
قریب ہرگز نہ آئے اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے
ہو تو پکا کر ان کی بودور کر لیا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ”ہرچہ بوسے
ناخوش دارد از ماکولات و غیر ماکولات دریں حکم داخل است (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۲۸)
یعنی ہر وہ چیز کہ جس کی بو ناپسند ہو اس حکم میں داخل ہے خواہ وہ کھانے والی چیزوں میں سے
ہو یا نہ ہو۔“

(۵) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي
مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنْيَا هُمْ
فَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلَّهِ
فِيهِمْ حَاجَةٌ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بطریق مرسل روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا
کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کرینگے
تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا
خداے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں
(بیہقی)

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ کنایت

است از بیماری حق از ایشان (اشعة اللمعات جلد اول ص ۳۳۹ یعنی مطلب یہ ہے کہ خدا نے تعالیٰ ان لوگوں سے بیزار ہے۔

انتباہ ۱۔ مسجد میں کچا لہسن اور پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے بیڑی، سگریٹ پی کر یا مولیٰ کھا کر جانا نیز جس کو گندہ دہنی کی بیماری ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بو، منقطع نہ ہو ان سب کو مسجد میں آنے کی مخالفت ہے اسی طرح مسجد میں ایسی مہچیں اور دیاسلانی جلا نا کہ جس کے رگڑنے سے بو اڑتی ہو منع ہے۔ (در مختار، رد المحتار، بہار شریعت)

۲۔ مسجد میں مٹی کا تیل جلانا ممنوع ہے مگر جب کہ اس کی بو بالکل دور کر دی جائے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۵۹۸)

۳۔ مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لئے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمان تک سب مسجد ہے در مختار میں ہے انہ مسجد الی عنان السماء رد المحتار میں ہے۔
و کذا الی تحت الثرى۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبُوابَ وَرَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

۵۔ مسجد سے نکلنے وقت پہلے بائیں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

جمعہ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ
سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے
طہارتِ لطافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو
لے جو گھر میں میسر آئے پھر گھر سے نماز کے لئے
نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان اپنے پیٹھے یا
انگے گزرنے کے لئے (شگاف نہ ڈالے۔ پھر
نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام
خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے
وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ
تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیے جائیں گے
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر
کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے
ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو

(۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَسِلُ
رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ
مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهِيرٍ
وَيَدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ
أَوْ يَمْسُ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ
ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفْرُقُ بَيْنَ
اِثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ
يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا
غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ
الْآخِرَى -

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ
الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ

بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند

ہے جس نے انڈا۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ شننے میں مشغول ہو جاتے ہیں

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو ادھا دینار۔ (احمد - ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فَالأَوَّلَ وَمِثْلُ الْمُهَجِّرِ
كَمِثْلِ الَّذِي يُهْدِي
بَدَنَةَ ثَمَرَ كَالَّذِي
يُهْدِي بَقْرَةَ ثَمَرَ
كَبِشًا ثُمَّ دَبَّاجَةً
ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ
الْإِمَامُ طَوَّأَ وَاصْحَفَهُ
وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ
(بخاری مسلم)

(۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ
مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ
بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ
(۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب
رہو اس لئے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا
معمول بنائے گا۔ اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا۔
اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس
شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونٹنکھ آئے
تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر دے
(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے موسم
میں جمعہ کی نماز سویرے سے پڑھتے اور سخت
گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔

(بخاری شریف)

انتباہ ۱۔ خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیے
یہی احوط ہے (فتاویٰ رضویہ) اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۳۸ میں ہے ینبغی ان
لا یجیب بلسانہ اتفاقاً فی الاذان بین یدی الخطیب اور ردالمحتار جلد اول ص ۴۵
میں ہے اجابة الاذان حینئذ مکروہہ۔

۲۔ خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھانہ چوت یہ حکم

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْضِرُوا وَالَّذِي كَرَوَاذُنُوا
مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ
يَتْبَعُ عِدْحَتِي يُؤْتِي حَرْفِي الْجَنَّةَ
وَإِنْ دَخَلَهَا۔

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَفَسَ
أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ
مَجْلِسِهِ ذَلِكَ۔

(۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَدَّ الْبُرْدَ
بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا شَدَّ الْحَرْدَ
أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ۔

سرف خطبہ کے لئے ہے ورنہ عام حالات میں نام نانی سن کر انگوٹھا چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے زبان کو جنبش نہ دے اس لئے کہ زبان سے سکوت فرض ہے (فتاویٰ رضویہ) اور در مختار مع رد المحتار جلد ۵ ص ۱۷۵ میں ہے الصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسه۔

۳۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ اور

سنت متوارثہ کے خلاف ہے (فتاویٰ رضویہ۔ بہار شریعت)

۴۔ چھوٹے دیہات میں جمعہ جائز نہیں (عامہ کتب) لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انہیں منع

نہ کیا جائے (فتاویٰ رضویہ حصہ سوم)

نوٹ:-

خطبے سے مراد وعظ و تقریر والا خطبہ نہیں بلکہ دوسری اذان کے بعد

عربی کا خطبہ ہے۔

عید اور بقر عید

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کو دہاتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کو دہاتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے (البوداؤد - مشکوٰۃ)

حضرت ابوالحوریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقر عید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظناؤد (مشکوٰۃ)

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

(۲) عَنْ أَبِي الْحَوْرِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحَى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے

پڑھی ہے ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم

چند کھجوریں نہ کھا لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے

جاتے اور آپ طاق کھجوریں تنا دل فرماتے (بخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کچھ کھانہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے

اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ

کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن دو

مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے (بخاری)

انتباہ - عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے

بہتر ہے اس لئے کہ اس میں اظہار مسرت ہے (بہار شریعت)

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ

مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

(۴) عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَبْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى

يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُ مِنْ وَتْرَانٍ

(۵) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ

الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَهُ

يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ

(۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ

۲۔ عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عید گاہ میں مردوں کے ساتھ اجتماع ہوگا اور اسی لئے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیا۔

غسل و کفن

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں

کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتعلیم ہمارے پاس

تشریف لائے جب کہ ہم حضور کی صاحبزادی

(حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غسل دے

رہے تھے تو حضور نے فرمایا اسے غسل دو

طاق یعنی تین یا پانچ یا سات بار، اور غسل

کا سلسلہ داہنی جانب سے اور وضو کے اعضا

سے شروع کریں۔ (بخاری)

(۱) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ

فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا

ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا

وَأَبْدَأُ أَنْ بِيَمَانِهَا وَمَوَاضِعَ

الْوَضُوءِ مِنْهَا.

میت کو غسل دینے میں کئی نہ کرائے اور ناک میں پانی ڈالا جائے۔

(بہار شریعت)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب

کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو چاہیے کہ اچھا

کفن دے۔ (مسلم شریف)

(۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ.

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے

ہیں کہ مراد بہت حسین کفن آنت کہ تمام باشد و نظیف و سفید و بے اسراف و تبذیر، و نوشہ

دراں بہا بہت اما آنچه مسرفان کنند بر یا و بگر حرام و مکروہ است

یعنی اچھے کفن کا مطلب یہ ہے کہ کفن پورا ہو اور صاف ستھرا و سفید ہو اور اس میں اسراف و بے جا خرچ نہ ہو۔ نیا کفن اور پرانا جو دھویا ہوا ہو دونوں کا حکم ایک ہے لیکن اسراف و فضول خرچی کرنے والے جو ریا اور تکبر سے کرتے ہیں وہ مکروہ اور اشد حرام ہے۔

راشعة اللمعات جلد اول ص ۶۷۲

(۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْسُوا مِنْ
 ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ
 ثِيَابِكُمْ وَكُنُوا فِيهَا مَوْتًا كَرًّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا
 کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تم
 لوگ سفید کپڑے پہنا کر اس لئے کہ وہ عمدہ
 قسم کے کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے
 مردوں کو کفنایا کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ضروری انتباہ ۱۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ
 کاڈھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ یہ محض غلط ہے صرت
 مہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

(بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۱۹)

۲۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے

در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۶۰۰ میں ہے۔ يُوَضَّعُ يَدَاؤُهُ فِي جَانِبَيْهِ لَا عَلَى صَدْرِهِ

لِأَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْكُفَّارِ

بعض جگہ میت کے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں کہ جیسے نماز کے قیام،

میں یہ بھی منع ہے۔

۴۔ میت کا تہ بند چوٹی سے قدم تک ہونا چاہیے یعنی لفاذ سے اتنا چھوٹا جو بندش

کے لئے زیادہ تھا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۵۰ ہدایہ جلد اول ص ۱۳۷ اور ردالمحتار جلد اول ص ۶۰۳ میں ہے۔ *الْاَزَامُ مِنَ الْقُرْبِ اِلَى الْقَدَمِ* یعنی تہبند کی مقدار چوٹی سے قدم تک ہے۔ اسی طرح بہار شریعت میں ہے، لہذا بعض لوگ جو ناف سے پنڈلی تک رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

۵۔ عورت کی اوڑھنی نصف پشت سے سینہ تک ہونا چاہیے جس کا اندازہ تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہونا چاہیے اور جو لوگ زندگی کی طرح اوڑھنی رکھتے ہیں یہ بے جا اور خلاف سنت ہے (بہار شریعت)۔

۶۔ عورت کے لئے سینہ بند چھاتی سے ناف تک ہموار بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو، فتاویٰ عالمگیری میں ہے *وَالْاَوْلَىٰ اَنْ تَكُوْنَ الْخُرْقَةُ مِنَ الشَّدِيْعِ اِلَى الْفَخْذِ كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّبَوِيَّةِ*

۷۔ سینہ بند لفافہ کے اوپر ہونا چاہیے، فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۵۱ میں ہے۔

ثُمَّ الْخُرْقَةُ بَعْدَ ذَلِكَ تُرْبَطُ فَوْقَ الْاَكْفَانِ فَوْقَ الشَّدِيْعِ كَذَا فِي الْمَحِيْطِ اور فتح القدير میں ہے۔ *فِي تَشْرِيْحِ الْكُنْزِ فَوْقَ الْاَكْفَانِ* یعنی شرح کنز الدقائق میں سینہ بند کی جگہ سب کپڑوں کے اوپر مذکور ہے لہذا سینہ بند کو سب کپڑوں سے پہلے لپٹنے کا جو عام رواج ہے وہ غلط ہے۔

جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ کے لئے جلنے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اسے خیر کی باتیں ملنے کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو برے کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دینا چاہیے (بخاری - مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصول ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لیکر واپس لوٹتا ہے جس میں سے ہر قیراط ادا ہے (بخاری) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھے کہ واپس آجائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لیکر واپس ہوتا ہے (بخاری - مسلم)

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدَمُ مِنْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سَوِيًّا ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ.

(۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا
بِجَنَازَةٍ فَأَثْنُوا عَلَيْهَا
خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى
فَأَثْنُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ
وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا
وَجَبَتْ فَقَالَ هَذَا اثْنَيْتُمْ
خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
وَهَذَا اثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمُ
شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ
أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي
الْأَرْضِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چند
صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو
خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر لوگوں
کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ
اس کا ذکر کیا اس پر حضور نے ارشاد فرمایا واجب
ہوگئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی! فرمایا
جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر
کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی
تم لوگوں نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب
ہوگئی تم لوگ زمین پر خدا کے تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(بخاری - مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریفہ کے تحت فرماتے
ہیں کہ مراد ثنائے اہل خیر و صلاح و صدق و تقویٰ بے مدخلیت غرض نفسانی ست کہ آن علامت ہوں
مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق و فجار بغرضے از اغراض یکے از اہل فسق بتانید
یا یکے صلحے را نکویش کند قطع ہواں نتواں کرد۔ یعنی اہل خیر و صلاح اور صدق و تقویٰ والوں
کی ایسی تعریف مراد ہے جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لئے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کے جنتی
ہونے کی نشانی ہے ورنہ اگر بعض ذاسق و فاجر کسی غرض سے کسی فاسق کی تعریف کریں یا کسی نیک

صالح آدمی کی برائی کہیں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کر سکتے (اشعۃ اللمعات)

جلد اول ص ۶۸۳

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا

کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتعلیم نے فرمایا کہ
مردوں کو گالی نہ دو (بخاری شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا

کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مردوں
کی نیکیوں کا چہرہ چاکرو اور ان کی برائیوں سے
چشم پوشی کرو (ابوداؤد - ترمذی)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتِ

(۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

وَكَفُّوا عَنِ مَسَاوِيهِمْ -

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت

فرماتے ہیں کہ اس مخصوص ست مسلمانان و صحابحان دانکہ آشکار فسق نکلند و ظلم نہ کنند (اشعۃ اللمعات
جلد اول) یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق و ظلم نہیں کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن میرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ت روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت

امام حسن بن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن

کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے

ہوئے حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس

سے فرمایا کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام ایک

(۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

قَالَ إِذَا جَنَازَةٌ مَرَّتْ

بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَا بِنِ عَبَّاسٍ

فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ

عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ

قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ
نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ -

یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟

حضرت ابن عباس نے کہا ہاں، لیکن پھر

اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے

نہ ہوتے تھے)۔ (سنائی)

اشعة اللغات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت ہے کہ پس حکم سابق منسوخ شد

دائیں نسخ در جنازہ یہود باشد یا مطلقاً والتداعلم و ظاہر ثانی ست یعنی تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا

اور یہ منسوخ ہونا صرف یہودی جنازہ کے بارے میں ہے یا ہر ایک کے لئے، خدائے

تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ سب کے لئے ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری

ص ۱۵۲ میں ہے لَا يَقُومُ لِلجَنَازَةِ إِلَّا أَنْ يَرِيدَ أَنْ يَشْهَدَهَا - یعنی جنازہ کے لئے

نہ کھڑا ہو لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور طحاوی ص ۳۶۷ میں ہے

فَهُوَ مَكْرُوهٌ كَمَا فِي الْقَدِيسْتَانِي - یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے جیسا کہ قبستانی

میں ہے۔

دفنِ میت

(۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ
بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ
أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ
وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ
فَقَالُوا أَيُّهُمَا حَبَاءُ
أَوْ لَا عَمَلٌ عَلَيْهِمَا
فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ
فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا
کرتے تھے۔ ایک ان میں سے (حضرت
ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو)
لحد یعنی بغلی کھودتے تھے۔ اور دوسرے
(حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ
عنہ تھے جو بغلی نہیں کھودتے تھے) بلکہ
شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے (حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر) صحابہ
نے آپس میں طے کیا کہ جو ان دونوں میں سے
پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ
صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انھوں
نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بغلی قبر تیار کی۔
(شرح السنۃ مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ شَهِدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ سَرَجِيلٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی
کے جنازہ میں شرکت کی تو فرمایا اسے علی امر وہ

فَقَالَ يَا عَلِيُّ اسْتَقْبِلْ بِهَا
 اسْتِقْبَا لَا وَقُولُوا جَمِيعًا بِاسْمِ
 اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
 وَضَعُوهُ لِجَنْبِهِ وَلَا تَكْبُوهُ
 لَوْجَرِهِ وَلَا تُلْقُوهُ لظَهْرِهِ -

کو قبلہ کی جانب متوجہ کرو اور سب لوگ بِاسْمِ
 اللہ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ پڑھو۔ اور
 اس کو کروٹ پر رکھو۔ منہ کے بل اوندھانہ
 کرو اور نہ پیٹھ کے بل چیت لٹاؤ۔
 (بدائع الصنائع)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ میت کو داہنی کروٹ پر لٹایا جائے
 اور یہی صحیح ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۴۵ میں ہے، میت کو داہنی کروٹ پر
 لٹائیں اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ۱۵۵ میں ہے۔ وَيُوضَعُ فِي الْقَبْرِ عَلَى جَنْبِهِ
 الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ اور در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۶۲۶
 میں ہے وَيُسَبَّحُ كَوْنُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ اور بحر الرائق جلد ثانی ص ۱۹۴ میں ہے
 تَكُونُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ اور بدائع الصنائع جلد اول ص ۳۱۹ میں ہے يُوضَعُ عَلَى
 شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْقِبْلَةِ اور مراقی الفلاح میں ہے يُوَجَّهُ إِلَى الْقِبْلَةِ اِنْ
 عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میت کو قبر میں داہنے پہلو پر ٹٹانا بہتر ہے۔ فتح القدیر جلد
 ثالث ص ۹۵ پر ہے اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْقَبْرِ الشَّرِيفِ الْمَكْرَمِ عَلَى شِقِّهِ
 الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والی قبر شریف
 میں قبلہ رو اپنے داہنے پہلو پر درون افروز) ہیں اور طحاوی ص ۲۶۹ میں ہے وَالْمَيْتُ

مہ یعنی خدائے تعالیٰ کے نام سے اور اس کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی شریعت کے مطابق تجھے قبر میں اتارتا ہوں۔

مِنْ وَرَائِهِ بِنَحْوِ تَرَابٍ لَسَلًا يَنْقَلِبُ . یعنی میت کو کروٹ پر لٹانے میں اسکی پیٹھ کی جانب مٹی وغیرہ کی ٹیک لگادی جائے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے .

(۳) عَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِ
أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا
وَسَلَّمَ مُسْتَمًّا .

حضرت سفیان ثمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر شریف کو دیکھا جو اونٹ کے کوبان کی طرح (اٹھی ہوئی) تھی۔ (بخاری)

(۴) عَنْ جَابِرِ قَالِ رُشَّ
قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي
رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ بِقَرْبَةِ بَدَأٍ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ
حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ .

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی قبر شریف پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح تھے۔ انھوں نے مشک سے پانی چھڑکا اور سر ہانے سے چھڑکانا شروع کیا اور قدموں تک چھڑکا (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

انتبالا ۱۔ مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف دونوں ہاتھ سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ دَوْرَى بَارٍ وَفِيهَا نَعْبُدُكُمْ تَمِيرَى بَارٍ وَمِنْهَا نَخْرِجُكُمْ تَارَةَ آخِرَى
(طحاوی۔ بہار شریعت)

۲۔ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں (بہار شریعت)

۳۔ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنا بہتر ہے۔ در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۶۳۳
میں ہے کَتَبَ عَلَى جَبْهَةِ الْمَيِّتِ أَوْ عَمَامَتِهِ أَوْ كَفْنِهِ عَهْدَ نَامَةٍ يُرْجَى أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لِلْمَيِّتِ .

۴۔ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے نکھیں روشنائی سے نہ نکھیں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۳۲)

۵۔ دفن کے بعد قبر کے سرانے اذان پڑھنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

۶۔ علماء، سادات اور مشائخ کرام کی قبروں پر قبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۶۲۷) میں ہے۔ قِيلَ لَا يَكُونُ الْبِنَاءُ إِذَا كَانَ الْبَيْتُ مِنَ الشَّايِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَالسَّادَاتِ۔ نیز در مختار باب الدفن اور طحاوی ص ۳۷ میں ہے۔ لَا يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَقِيلَ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ الْمُحْتَرَفُ۔

۷۔ اولیائے کرام کی اظہارِ عظمت کے لئے ان کے مزارات پر چادر ڈالنا پھول رکھنا اور ان کے مزارات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے۔ (رد المحتار، عالمگیری)

میت پر رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ سن لو کہ آنکھ کے آنسو

اور دل کے غم کے سبب خدائے تعالیٰ عذاب

نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے

اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت

پر عذاب ہوتا ہے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُونَ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ

وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ

يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى

لِسَانِهِ، أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ

الْمَيْتَ لَيُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ

عَلَيْهِ.

(بخاری - مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

کہ جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم سے ہو تو وہ

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت

کا حصہ ہے اور غم کا جو اظہار ہوتا ہے اور زبان

(۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ

وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ وَمِنَ السَّخْمَةِ وَمَا كَانَ

سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے (شکوہ)
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا
 کہ جب کسی مرد من بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو
 خدائے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے
 بندہ کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو وہ عرض
 کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرمایا ہے
 کہ تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا، تو وہ
 عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا
 ہے (اس مصیبت پر) میرے بندہ نے کیا
 کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف
 کی اور انا اللہ واننا الیہ راجعون پڑھا
 تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ
 کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا

نام بیت الحمد رکھو (احمد۔ ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا
 کہ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے
 مرجا میں تو خدائے تعالیٰ ان دونوں کو اپنے

مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ
 (۳) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ
 الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 لِمَلَائِكَتِهِ قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟
 فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ
 قَبِضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ
 نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟
 فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعُ
 فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُوا الْعَبْدِي
 بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ
 بَيْتَ الْحَمْدِ -

(۴) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّيَانِ"

لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا ادْخَلَمَا اللَّهُ
الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ أَيَّاهُمَا
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْثَانِ
قَالَ أَوْثَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ
قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ
السَّقَطَ لِيَجْرُ أُمَّةً بِسِرِّهِ
إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ -

فضل ورحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو بچے نشتال
کر جائیں تو حضور نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے
پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور اگر
ایک فوت ہو جائے تو حضور نے فرمایا ایک
کا بھی یہی اجر ہے، پھر فرمایا قسم ہے اس ذات
کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے
کہ خام حل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو انول
کے ذریعہ جنت کی طرف کھینچے گا جب کہ ماں
اس تکلیف پر صبر اور ثواب کی طالب ہوئی
ہو (احمد مشکوٰۃ)

(۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ كَمَا جَاءَ
نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِصْنَعُوا لِجَعْفَرٍ
طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْفَلُهُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی
تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جعفر
کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کر دو اس لئے
کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو انہیں کھانا
پکانے سے باز رکھے گی۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

اس حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں کہ ”دریں حدیث دلیل ست بر آئندہ مستحب ست خوشیاں وہمسا یگان و دوستان را تہیہ
 طعام مراہل میت را (اشعۃ اللمعات جلد اول) یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا
 کہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو میت کے گھر چکا ہوا کھانا لانا مستحب ہے۔
 انقباضا ۱۔ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا
 جس کو بنین کہتے ہیں بالا جماع حرام ہے (بہار شریعت بحوالہ جوہرہ)

۲۔ گریبان پھاڑنا، منہ نوجنا، بال کھولنا، سر پر مٹی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور
 سینہ کو ٹٹا سب جاہلیت کے کام ہیں، ناجائز اور گناہ ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد اول
 مصری ص ۱۵۷)

۳۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں (بہار شریعت)
 ۴۔ تعزیت مسنون ہے اور اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد
 مکروہ ہے اور اگر کوئی موجود نہ تھا یا علم نہ تھا تو بعد میں حرج نہیں (بہار شریعت)
 (بحوالہ رد المحتار وغیرہ)

۵۔ تعزیت میں یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی
 رحمت میں جگمگے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے یا اسی کے
 مثل دوسرے جملے کہے۔

۶۔ میت کے گھر صرف پہلے دن کھانا بھیجا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے
 (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری)

۷۔ میت کے گھر والے تیسرے دن یا اس کے بعد میت کے ایصالِ ثواب کے لئے
 فقراء اور مساکین کو کھانا کھلائیں تو بہتر ہے۔ لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت

کریں تو جائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت
 فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۵۷ میں ہے۔ لا یمسح الخاذا الضیافۃ عند
 ثلاثۃ ایام کذا فی التتارخانیۃ اور رد المحتار جلد اول ص ۶۲۹ اور فتح القدیر جلد
 دوم ص ۱۲ میں ہے۔ ویکوہ الخاذا الضیافۃ من الطعام من اهل البیت لافنا
 مشروع فی السرور لانی الشرور وہی بدعة مستقبحة۔

۸۔ تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے
 کہ ورثہ میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرم ہے لیکن اگر اپنے حصے سے کرے تو حرج نہیں
 (بہار شریعت بحوالہ خانینہ)

ایصالِ ثواب

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
 أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ
 الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ
 الْمَاءُ فَحَفَرَ بَيْتًا وَقَالَ
 هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہو گیا
 ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے !
 سرکار اقدس نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے
 تو حضور کے ارشاد کے مطابق) حضرت سعد
 رضی اللہ تعالیٰ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی
 ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں
 سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب
 ان کی روح کو ملے) (ابوداؤد - نسائی)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
 أُمَّيْ أَفْتَلْتُ نَفْسَهَا وَلَمْ
 نُوصْ وَأُظْنِبْهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ
 تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرًا إِنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ ایک شخص آئے اور انھوں نے عرض کیا یا
 رسول اللہ! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا
 اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی، میرا گمان ہے
 کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے سننے کا
 موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی
 طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب

تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔ پیہچے گا؛ سرکارِ اقدس نے فرمایا کہ ہاں پیہچے گا

(مسلم جلد اول ص ۳۲۴)

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ فی هذا الحديث ان الصدقة عن الميت تنفع الميت ويفعل ثوابها وهو كذا بك باجماع العلماء (نووی شرح مسلم جلد اول ص ۳۲۴) یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے۔ اسی پر علما کا اتفاق ہے۔
(ان احادیث کریمہ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں)

۱۔ میت کے ایصالِ ثواب کے لئے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنوآں وغیرہ کھدوا کر اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے

۲۔ میت کو کسی کارِ خیر کا ثواب بخشا بہتر ہے، تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۱۳ میں ہے۔ مردہ و در آن حالت مانند غریقی است کہ انتظار فریادرسی می برد و صدقات و ادعیه و فاتحہ دریں وقت بسیار بکار می آید و ازین جاست کہ طوائف بنی آدم تا یکسال دعلی الخصوص تا ایک چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمایند

۳۔ ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

۴۔ کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا هَذِهِ لَأَقْرَبُ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ اس کو تین کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سنے تھا۔

غریب مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انھوں نے ایصالِ ثواب کیا حالانکہ لوگوں کے

پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا۔ اسی طرح اگرچہ غریب و مسکین کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہوگا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا بھی جائز ہے۔

۶۔ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک کا بکرا اور غازی میاں کا مرغاد وغیرہ اس لئے کہ ایک جلیل القدر صحابی نے اس کو نہیں کواپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک پیرائیم سعدی کے نام سے مشہور ہے۔

قبروں کی زیارت

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّهَا وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا

حضرت بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کرو (مسلم)

(۲) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّهَا وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے پزار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے (ابن ماجہ)

انتباہ :- قبروں کی زیارت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے

کے منہ کے سامنے کھڑا ہوا اور یہ کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلُ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ اَنْتُمْ
لَنَا سَلَفٌ وَاَنَا اِنْشَاءُ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقْوُونَ نَسَّأَلُ اللّٰهُ لَنَا وَلكُمْ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةَ
پھر تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھے بعدہ جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں
اور آیتیں تلاوت کرے مثلاً سورہ یسین، سورہ ملک، چاروں قل، سورہ فاتحہ آلحرفے مَفْلِحُونَ
یہ آیۃ الکوہی اور اَمِنْ التَّسْوُلُ وغیرہ پھر آخر میں درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب
کرے اور افضل یہ ہے کہ ایصالِ ثواب میں سب مومنین و مومنات کو شامل کرے کہ ہر
ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا اور کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی (ردالمحتار)

۲۔ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔

(بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

۳۔ اولیائے کرام کی زیارت کرنا خدائے تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے اور زائرین کو کافر
و بدعتی کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بد عقیدگی ہے۔ تفسیر صاوی جلد اول ص ۲۴۵ آیت کریمہ اِسْتَعُوْا لِيْهِ
اَنْوَسِيْلَةَ كَيْ تَحْتَّ بَيْتُكَ مِنَ الضَّلَالِ الْبَيِّنِ وَالْخُسْرَانِ الظَّاهِرِ تَكْفِيْرُ الْمَسْمِيْنَ بِزِيَارَةِ
اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ زَاعِمِيْنَ اَنْ زِيَارَتِهِمْ مِنْ عِبَادَةِ غَيْرِ اللّٰهِ كِلَابِلُ هِيَ مِنْ جَمَلِ
الْمَحَبَّةِ اِلَى اَهْلِهِ۔ یعنی اولیاء اللہ کی زیارت کے سبب مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ
ان کی زیارت، عبادت غیر اللہ ہے کھلی ہوئی گمراہی اور خسارے کا سبب ہے اور لیار کی
زیارت، عبادت غیر اللہ سے ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ المحب فی اللہ میں سے ہے۔

۴۔ منکرات شرعیہ اگر ایام عرس پائے جائیں تو ان کی وجہ سے زیارت ترک نہ کرے اس لئے
کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اُسے بُرا جانے اور اصلاح کی جدوجہد
کرے جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص ۶۳۱ میں ہے۔ قال ابن حجر فی فتاواہ اِنَّهٗ وَلَا يَشْرُكُ
لِمَا يَحْصُلُ عِنْدَهَا مِنْ مَّنْكَرَاتٍ وَمَفَاسِدٍ كَخِتْلَانِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها وانكار البسء بل وازالتها
ان امکن اه قلت ویؤید ما مر من عدم ترك اتباع الجنائز وان كان معها
ضار وناجحات کامل .

۵۔ عورتوں کو عزیزوں کی قبروں پر جانا ممنوع ہے اس لئے کہ وہ جزع فزع کریں گی

۶۔ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر برکت کے لئے حاضر ہونے میں بوڑھی عورتوں

کے لئے حرج نہیں۔ اور جوانوں کے لئے ناجائز ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص ۶۳۱

میں ہے۔ والتبرک بزیارۃ قبور الصالحین فلا یاس اذ ان عجاتن ویکسره اذا کن

شواب کحضور الجماعۃ فی المساجد۔ اور علامہ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے مثل لکھنے

کے بعد فرماتے ہیں کہ حاصلہ ان محل الشرخصۃ لهن اذا کانت الزیارۃ

علیٰ وجه لیس فیہ فتنۃ رطحاوی ص ۳۷۶ یعنی حاصل یہ ہے کہ عورتوں کے لئے

اجازت صرف اس صورت میں ہے جبکہ زیارت ایسے طریقہ پر ہو کہ اس میں کوئی فتنہ نہ

ہو۔ اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اسلم یہ ہے کہ عورتیں

مطلقاً (یعنی جوان ہوں یا بوڑھی سب) منع کی جائیں (بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۴۹)

۷۔ مزارات مقدسہ پر ہاتھ پھیرنا، بوسہ دینا، ان کے سنے جھکنا اور زمین پر چہرہ ملانا

منع ہے اس لئے کہ یہ چیزیں عادات نصاریٰ میں سے ہیں جیسا کہ اشعۃ اللمعات جلد اول

باب زیارت القبور ص ۱۶ میں ہے۔ مسح نہ کند قبر را و بوسہ نہ دہد آنرا منحنی نہ شود و روئے

بر خاک نہ مالد کہ اس عادت نصاریٰ سے اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۰۴ میں ہے

وَلَا يَمْسَحُ الْقَبْرَ وَلَا يُقْبِلُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارَى

یعنی منہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ اسے بوسہ دے اس لئے کہ وہ عادات نصاریٰ میں سے

ہے اور فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵ میں ہے، مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیے۔

۸۔ قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔ شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر

۲۳۰ میں ہے السجدة حرام لغیرہ سبحانه یعنی غیر اللہ کے لئے سجدہ حرام ہے اور فنادی

عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ نمبر ۲۳۱ میں جو اہر الاخطای سے ہے قال الفقیہ ابو جعفر

اللہ ان مسجد للسلطان بنية العبادة اولم تحضرو النیة فقد کفر یعنی فقہ ابو جعفر

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر عبادت کی نیت سے بادشاہ کو سجدہ کیا یا کوئی نیت اس وقت

نہ تھی تو کافر ہو گیا۔

پنجگانہ نماز کا بیان

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ، حج، زکوٰۃ کا حکم زمین پر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے نازل ہوا مگر اسکے لئے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش کرسی کے اوپر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر رُود بر داس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادا کا طریقہ اور ان کے اوقات تعلیم کیے چونکہ یہ پانچوں نمازیں اس امت کے حق میں تمغہ امتیاز تھیں۔

مسجد میں داخل ہونا: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ -

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد سے باہر جانا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں

اذان: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔

حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ ﷺ حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ ﷺ
 نماز پڑھنے کیلئے آؤ، نخت پانے کیلئے آؤ نخت پانے کے لئے آؤ۔

فجر کی اذان میں: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ﷺ
 نماز نیند سے اچھی ہے۔ نماز

خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ﷺ اَقْتَابِمْ
 نیند سے اچھی ہے۔ اقتابمیں: قد قامت الصَّلَاةُ۔
 تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ﷺ اللَّهُ أَكْبَرُ ﷺ
 تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی

إِلَّا اللَّهُ ﷺ دُعَا بَعْدَ اذَانٍ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ
 معبود نہیں۔ لے رب اسے پروردگار اس پوری پکار کے

وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ﷺ ات مُحَمَّدِنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
 اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت

وَالذَّرَجَاتِ الرَّفِيْعَةِ ﷺ وَأَبْعَثْ مَقَامًا مَحْمُودًا ﷺ
 اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر۔ کہ اس

وَعَدْتَنَا ﷺ وَأَرْزُقْنَا ﷺ شَفَاعَتَهُ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﷺ
 کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند کر

لَا تُخْلِفُ الْمِعَادَ ﷺ نِيَّتِ نَمَازٍ: ﷺ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
 بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو

فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا
 واسطے اسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو یکسو ہو کر نہیں میں شریکینے والوں میں

ثَنَا : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
 اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے

وَتَعَالَى جَبَّارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
 اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تَعَوَّذُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

تَسْمِيَةٌ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔

سُورَةٌ فَتْحًا : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے مہربان رحیم والا

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ أَيُّكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ فَسْتَعِينُ ۝
 قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝
 ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

غَيْرِ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ آمِينَ ۝
 نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوتے اور نہ گمراہوں کا الہی قبول فرما

سُورَةٌ اخْلَاصٍ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝
 کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔

لَعَوْلَدُهُ وَلَمَّا يُولَدُهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 نہ اس نے کسی کو جنما اور نہ کسی سے جنما کیا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تَبْكِيْرُ: اللهُ أَكْبَرُ رُكُوعٌ فِي بَارٍ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
 اللہ بہت بڑا ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

تَسْمِعُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَحْمِيدٌ: رَبَّنَا لَكَ
 اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے پروردگار

الْحَمْدُ تَبْكِيْرُ: اللهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
 تیرے لئے تمام تعریفیں اللہ بہت بڑا ہے پاک ہے میرا

رَبِّيَ الْأَعْلَى تَبْكِيْرُ: اللهُ أَكْبَرُ تَشْهِدُ: التَّحِيَّاتُ
 پروردگار بڑا عالیشان اللہ بہت بڑا ہے تمام زبان کی عبادتیں

لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 اللہ کے لئے ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی

وَرَحْمَةً اللهُ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ
 رحمت اور اس کی برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

الصَّالِحِينَ هَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ دُرُودُ شَرِيفٍ: اللَّهُمَّ
 دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج۔ جس طرح تو نے رحمت بھیجی

عَلَىٰ أَبِيهِمْ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝
حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
الہی برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت

عَلَىٰ أَبِيهِمْ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝
ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

دُودِ كَيْ بَعْدَ كِي دُعَاةٍ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ
اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور

يُؤْتِي بَنِيَّ رِزْقًا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَهُ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِيَّ وَ
میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے میرے پروردگار

لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝
مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا حساب ہونے لگے

دیگر: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا
الہی میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور صرف تو ہی گناہوں

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَأَغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
کو بخش سکتا ہے پس اپنی خاص بخشش کے ساتھ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
بیشک تو بخشنے والا رحیم والا ہے۔

دیگر: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -
بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

دونوں طرف منہ پھیر کر کہے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
سلام ہر تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

دُعَا بَعْدَ فِرَاقِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالْيَك
الہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے

يُوجِعُ السَّلَامُ حِينًا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ
اے ہمارے پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر ہم کو داخل کر اے ہمارے پروردگار

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط
تو برکت والا ہے۔ اور بلند ہے۔ اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔

مَسَارِكِ بَعْدَ: سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار أَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار
پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ - ۳۳ بار دُعَا بَعْدَ مَسَارِكِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے

إِيمَانًا مُسْتَقِيمًا وَفَضْلًا دَائِمًا وَنَظْرًا رَحِيمًا وَعَقْلًا
سوال کرتا ہوں ایمان مستقیم کا اور فضل دائم کا اور نظر رحمت کا اور عقل کامل کا

كَامِلًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا مَنُورًا وَتَوْفِيقًا احْسَانًا
اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور احسان کی توفیق کا۔ اور عمدہ

وَصَبْرًا جَمِيلًا وَاجْرًا عَظِيمًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا
صبر کا اور بڑے اجر کا اور ذکر کرنے والی زبان کا اور بدن صبر

صَابِرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَسَعِيًّا مَشْكُورًا وَذُنُوبًا مَغْفُورًا
 کرنے والے کا اور رزق فراخ کا اور کوشش مشکور کا اور گناہ مغفور کا

وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَدُعَاءَ مُسْتَجَابًا وَلِقَاءَ اللَّهِ نَصِيًّا وَجَنَّةً
 اور عمل مقبول کا اور دعا منظور کا اور دیدار اللہ کے جھٹے کا اور

فِرْدَوْسًا وَنَعِيمًا مُقِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرُ
 جنت فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور خدا کی رحمت اس کی تمام

خَلْقِي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِي أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ
 خلقت کے بہترین محمد پر اور ان کی آل اور اصحاب پر تیری رحمت کے ساتھ

يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ
 اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

پانچوں وقت کی نماز کی اہمیت اتنی ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ حج زکوٰۃ کا حکم زمین پر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے نازل ہوا مگر اس کے لئے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اُوپر اپنے محبوب ﷺ کو بلا کر رو بہ واس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادا کا طریقہ اور ان کے اوقات تعلیم کئے۔

سوال: کیا یہ پانچوں نمازیں پہلی امتوں پر بھی فرض ہوئی تھیں؟

جواب:۔ نہیں حدیث میں ہے، **الْأَخْيَرُ فِي دِينٍ لِأَصْلُوٰةٍ فِيهِ** اس دین میں سب سے بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر آسمانی دین میں نماز تھی۔ اسلامی تاریخ دیکھنے سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل پر دو رکعتیں صبح اور دو رکعتیں شام کے وقت فرض ہوئی تھیں باقی امتوں کا حال خدا جلنے۔ ہاں حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ یہ پانچوں نمازیں مجموعی حیثیت سے اس امت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ دوسری امتوں پر پانچوں فرض نہ تھیں۔

سوال: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض چیزیں امت پر فرض نہیں ہوتیں مگر بنی پر ہوتی ہیں جیسے نماز تہجد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی ہم پر نہیں تو کیا یہ پانچوں نمازیں انبیائے سابقین پر فرض تھیں؟

جواب:۔ نہیں جس طرح یہ پانچوں نمازیں امتوں میں اس امت کے ساتھ مخصوص ہیں اسی طرح انبیاء میں ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ خاص ہیں۔ ہاں انبیائے سابقین میں سے کسی نے فجر اور کسی نے ظہر اور کسی نے عصر اور کسی نے مغرب اور کسی نے عشاء پڑھی ہے خواہ بحیثیت فرض خواہ بحیثیت نقل چنانچہ امام رافعی

شرح منڈ میں فرماتے ہیں کہ فجر سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اور ظہر حضرت داؤد علیہ السلام نے اور عصر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اور مغرب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اور عشاء حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی تھی۔

نماز کی چھ شرطیں

یہ ہیں۔ طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، وقت، نیت، تکبیر تحریمیہ

یعنی نماز کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھنا ہے نجاست حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا۔

پہلی شرط طہارت

حدث اکبر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے

حدث اکبر

حدث اصغر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً پاخانہ، پیشاب، ہوا کا خارج ہونا خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا۔ اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تو وضو جاتا رہے گا۔ اور اگر صرف چمکایا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھرا یا چمک جاتا ہے، خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت لمبھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر آگیا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی۔ مگر وہ خون ان سب صورتوں میں بہنے کے قابل نہ تھا۔ تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ منہ بھرتے وضو توڑ دیتی ہے۔ سو جلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے

وضو نہیں جاتا۔ اسی طرح جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہ گیا۔ بے ہوشی اور جنون اور غشی ان سب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نجاست حقیقیہ بقدر مانع | نجاست حقیقیہ بقدر مانع اس کو کہتے ہیں کہ اس کے بدن یا کپڑے میں لگے رہنے سے نماز ہوتی ہی نہیں اور نجاست خفیفہ میں

یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ ہو جس حصے میں لگی ہے نماز صحیح ہونے کے لئے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ بقدر مانع سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔

دوسری شرط ستر عورت | عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور ستر کے معنی چھپانا۔ مرد کے لئے ناف کے نیچے

سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت ہے اور اس کا چھپانا فرض خواہ نماز میں ہو یا بیرون نماز۔ عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ یعنی ناف کے نیچے میں گھٹنے کے نیچے تک مرد میں اعضائے عورت تو ہیں جن کا چھپانا فرض ہے، ان میں اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہا جتنی دیر تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکتا ہو تو نماز جاتی ہے گی

آزاد عورتوں کے لئے | باستثناء پانچ عضو کے سارا بدن عورت ہے مسئلہ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے اگر عورت نے

اس کو اڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی چیز نہ اڑھے جس سے بال وغیرہ کارنگ چھپ جائے۔ مسئلہ وہ اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی بعض لوگ باریک سا ڈھیلا اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

تیسری شرط استقبال قبلہ

تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا استقبال

قبلہ نام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ

والوں کے لئے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اردوں کے لئے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو۔ تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار پینتالیس درجے رکھی گئی ہے پس اگر پینتالیس درجہ سے زیادہ انحراف ہے۔ استقبال نہ پایا جائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مرلیض ہے اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدل سکے اور وہاں کوئی اور بھی نہیں جو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اس پر اعادہ بھی نہیں مسئلہ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے۔ نہ وہاں مسجدیں ہیں نہ چاند سورج دتارے نکلے ہوں یا نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے شخص کے لئے حکم ہے کہ تخری کرے (یعنی سوچے) جدھر قبلہ ہونا دل پر جسے ادھر ہی منہ کرے اس کے حق میں یہی قبلہ ہے۔ مسئلہ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز ناسد ہو گئی۔ اور اگر بلا قصد پھر گیا اور اتنا وقفہ نہ ہوا جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز ہو گئی۔ مسئلہ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے تو نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

چوتھی شرط وقت ہے

فجر کی نماز کا وقت پوپھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے

تک ہے ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے

ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دو گنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے۔

عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سورج ڈوبنے سے پہلے تک ہے
 مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد شفق غائب ہونے تک ہے یعنی مغرب
 کی اذان کے بعد زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے تک ہے۔ اور عشاء کا وقت شفق غائب
 ہونے کے بعد فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔

نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ محض جانانیت

نہیں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی

پانچویں شرط نیت ہے

پرچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا
 تو نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں عربی زبان کی تخصیص
 نہیں اردو فارسی میں بھی ہو سکتی ہے۔ مسئلہ فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے
 مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً
 ظہر یا عصر کی نیت کرے مسئلہ نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے
 مسئلہ فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں بروقت ادائیگی تعین یوم اور تعین نماز ضروری ہے
 مثلاً یوں نیت کرے فلاں دن کی فلاں نماز کی میں نے نیت کی۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا
 مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ مسئلہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز
 کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کرے۔ مسئلہ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں
 البتہ یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ مسئلہ مقتدی کو اقتدار کی نیت بھی ضروری
 ہے اور امام کو امامت کی نیت کہنا مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں یہاں
 تک کہ اگر امام نے یہ نیت کر لی کہ میں فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور اس شخص نے اس کی اقتدار

کی تو نماز ہوگئی، مگر ثواب جماعت نہیں پائے گا۔

نیت کا اسلامی طریقہ یہ ہے | کہ یوں کہے نیت کی میں نے، آج کی فجر کے دو رکعت
فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے، منہ طرف کعبہ شریف کے،

اگر مقتدی ہے تو اتنی نیت اور کرے کہ اس امام کے پیچھے، اسی طرح ظہر۔ عصر مغرب اور
عشاء کی نمازوں میں متعلقہ نماز کی نیت کرے۔

چھٹی شرط تکبیر تحریمیہ ہے | یعنی اللہ اکبر کہنا۔ مسئلہ جن نمازوں میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے
ان میں تکبیر تحریمیہ کے لئے قیام فرض ہے۔ پس اگر بیٹھ کر اللہ اکبر

کہا۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ مسئلہ امام کو رکوع میں پایا۔ اور تکبیر تحریمیہ کہتا ہوا رکوع
میں گیا یعنی تکبیر تحریمیہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے۔ نماز نہ ہوئی۔
بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر تکبیر اس حالت سے
(جھکنے سے) پہلے ختم کر لی تو ہوگئی۔ مسئلہ اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمیہ کہی تو اس کی اقتدار
درست نہیں (کہ مقتدی امام سے آگے ہو گیا پیچھے نہ رہا خواہ اکبر ہی امام سے پہلے کہا) امام نے
اللہ اکبر مقتدی نے اکبر کہا)

نوٹ:۔ یہ اہم مسئلہ ہے کہ تکبیر تحریمیہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن سکے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ تکبیر
تحریمیہ ادا نہ ہوئی اگر بہرا ہے تو اتنی آواز سے کہے کہ اگر بہرا نہ ہوتا تو سن لیتا اسی طرح شور و غل کے
دوران.... دنیا کے ہر عمل کے واسطے یہی حکم ہے خواہ نماز میں پڑھنے والا عمل ہو یا نماز
کے علاوہ درود و وظائف جو آیت جس مقدار میں پڑھنا فرض ہے تو اتنی آواز سے فرض ہے کہ
خود سن لے اسی طرح جس مقدار میں واجب ہے تو اتنی ہی آواز سے واجب اسی طرح سنت
عمل اس سے کم آواز میں پڑھنا، پڑھنا نہیں سوچنا ہے اس سے وہ حضرات سبق لیں جو زبان

تو کیا ہونٹ بھی نہیں ہلاتے نماز یا دیگر وظائف ادا کرتے ہیں۔ پھر شکوہ بھی کرتے ہیں کہ نماز یا وظیفوں میں اثر نہیں رہا۔ نماز یا وظیفوں میں اثر کس طرح پیدا ہو جبکہ الفاظ ادا ہی نہیں کئے، سوچے ہیں بلکہ سوچے بھی نہیں

نماز کے چھ فرض یہ ہیں

(۱) قیام (۲) قرأت (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدہ اخیرہ (۶) خروج بصدقہ

ہر ایک کی تفصیل یہ ہے۔

اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں

اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ مسئلہ قیام اتنی دیر تک

پہلا فرض قیام ہے

ہے جتنی دیر تک قرأت ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں قرأت فرض پڑھی جائے۔ اتنی دیر قیام

فرض ہے اور جتنی دیر میں قرأت واجب پڑھی جائے اتنی دیر واجب اور جتنی دیر میں قرأت

مسنون پڑھی جائے اتنی دیر مسنون ہے یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے پہلی رکعت

میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریر بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں شمار تعویذ و تسمیہ کی مقدار

بھی داخل ہے۔ مسئلہ قیام و قرأت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک

پر ترک واجب و ترک سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا۔ اور جو

کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے۔ اس پر فرض کا ثواب ملے گا۔ مسئلہ فرض و ترو عیدین

و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔ مسئلہ

ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا۔ مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی

وجہ سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس

کے لئے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے مسئلہ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اس پر فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ پر روک نہ سکے یہی اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پڑھا کر کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔ مسئلہ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑے ہونے سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے صحت میں دیر ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو۔ تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگر چہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ اسی حالت میں دن دن پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔

دوسرا فرض قرأت ہے

مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نوافل کی

ہر رکعت میں امام منفرد رکعت نماز پڑھنے والا) پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت
 جائز نہیں۔ سورہ فاتحہ نہ کوئی آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی نماز میں امام کی قرأت
 مقتدی کے لئے کافی ہے۔ لطیفہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن وحدیث
 میں گہری نظر ڈال کر یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں
 ایک جماعت یہ کہتی تھی کہ مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے بغیر اس کے مقتدی
 کی نماز نہ ہوگی یہ جماعت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ
 ہم اس مسئلہ میں آپ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت اچھا مگر
 یہ بتائیے کہ آپ میں سے ہر شخص گفتگو کرے گا یا کسی ایک شخص کو گفتگو کے لئے مقرر کیجئے گا۔
 بے ایک شخص کو مقرر کریں گے جو ہم سب کا نمائندہ ہوگا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فرمایا کہ جب آپ کسی کو نمائندہ بنا دیں گے تو پھر آپ کو بولنے کا حق باقی نہ رہے گا اور اسکی
 گفتگو آپ کی گفتگو قرار پائے گی۔ کہنے لگے جی ہاں اس کی گفتگو ہماری گفتگو ہوگی۔ اور اس کی
 موجودگی میں ہمیں بولنے کا حق بھی نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں
 کو جب یہ باتیں مسلم ہیں تو مناظرہ ختم ہو گیا اور آپ بارگئے کیونکہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ
 امام مقتدیوں کی جانب سے بارگاہ الہی میں نمائندہ ہوتا ہے جب وہ قرأت کرے تو مقتدی
 خاموش رہیں انھیں قرأت کرنے کا حق نہیں۔ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ امام اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب سن کر وہ لوگ ساکت ہوئے اور شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔
 رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو
تیسرا فرض رکوع ہے پہنچ جائیں۔ یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم جھکا
 تو رکوع نہ ہوا اور پورا یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ مسئلہ کوزہ پشت، آدمی جس کا کتب

رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب حالتوں سے زیادہ
 چوتھا فرض سجدہ ہے

قرب بندہ کو خدا سے بجا لیت سجدہ ہوتا ہے لہذا سجدہ
 میں زیادہ دعا کیا کرو۔

نماز کو برباد ہونے سے بچائیے

پیشانی کا زمین پر جتنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے تو اگر
 کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی
 نوک زمین سے لگی اور پیٹ نہ لگا جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے ناواقفیت کی بنا پر نمازیں
 برباد ہوتی ہیں عوام تو عوام خواص بھی اس میں گرفتار ہیں۔ مسئلہ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی
 زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی ناک کی نقطہ نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک
 کی ٹہری زمین پر لگنا ضروری ہے۔ مسئلہ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ مسئلہ کسی
 نرم چیز جیسے گھاس۔ روتی۔ قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی کہ آب دبانے سے
 نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال بچھلتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ
 کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کیونکہ پیشانی اگر خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور
 ناک ٹہری تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نہ پڑھی تو
 گنہگار ہوا۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز اس پر نہ ہوگی۔ مسئلہ
 اگر کسی عذر جیسے ہجوم کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر
 اور بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ ہجوم کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ

نماز میں اس کے ساتھ شریک ہے تو جائز ہے۔ اور اگر وہ دوسرا آدمی نماز ہی میں نہیں یا نماز میں تو ہے
 گڑبانی الگ پڑھ رہا ہے تو جائز نہیں۔ مسئلہ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی نسبت بارہ انگل سے
 زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہو اور اگر بارہ انگل سے کم اونچی ہے تو ہو گیا۔ مسئلہ کسی چھوٹے پتھر
 پر سجدہ کیا اور اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔

نماز کی رکعتیں پوری کرنے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ اس
 میں التحیات تمام پڑھی جا سکے فرض ہے اور اسی بیٹھنے

پانچواں فرض قعدہ اخیرہ ہے

کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں

قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو
 منافی نماز ہو بقصد کرنا خروج بصدہ کہلاتا ہے مسئلہ

چھٹا فرض خروج بصدہ ہے

قیام، رکوع، سجود۔ قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے کہ پہلے قیام کرے۔ پھر رکوع پھر سجود پھر
 قعدہ اخیرہ۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد قیام پھر رکوع
 کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع
 کیا پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں مسئلہ جو چیزیں فرض ہیں۔ ان میں امام کی
 متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا
 امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور
 امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا نماز
 ہوگی ورنہ نہیں۔ مسئلہ مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح
 تصور کرتا ہو۔ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ امام

نماز کے انچاس واجبات

یہ ہیں تکبیر تحریر میں لفظ اللہ اکبر ہی ہونا۔ الحمد^{۸ تا ۱۲} پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک، بھی ترک، واجب ہے سورہ ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّا اعْطَيْنَكَ الْكُوْثَرَ اِثْنَيْ عَشَرَ نَظْرًا تَعْرِىٰ وَبَصُرًا ه تَعْرِىٰ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرُ یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا جو انتیس^{۲۹} حروف پر مشتمل ہوں۔ نماز فرض میں پہلی^{۱۱} دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ الحمد اور اسکے ساتھ سورت ملانا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و سنت و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے الحمد کا سورت سے پہلے ہونا، ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا الحمد^{۱۴} دوسرت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یا اجنبی نہیں۔ قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ ہونا اس طرح کہ دونوں کے درمیان کوئی فرض فاصلہ نہ ہو۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور فرض و وتر و سنن مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں التحيات پر کچھ نہ پڑھانا۔ دونوں قعدوں^{۲۵، ۲۶} میں پوری التحيات پڑھنا۔ اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری التحيات واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا۔ ترک واجب ہوگا اور لفظ السلام^{۲۶، ۲۷} دوبار اور لفظ علیکو واجب نہیں اور وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ اور تکبیر قنوت اور عیدین کی چھ تکبیریں اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا

اور ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا اور غیر جہری میں آہستہ۔ ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدے کا دو ہی بار ہونا۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرأت کے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا سو قرأت کے تمام واجبات میں مقتدی کا امام کی متابعت کرنا ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر قصد ترک کرے گا تو نماز ٹوٹنا پڑے گی۔ اور اگر کوئی واجب سہو ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی نو سنتیں

یہ ہیں تکیہ تحریمیہ کے لئے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حان پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بکلیں کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رہنا۔ بوقت تکیہ سر نہ جھکانا۔ تکیہ سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ اسی طرح تکیہ قنوت و تکیہ اعراب میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکیہ کہے۔ اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سلام کہنا۔ جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو۔ اور باوجہ آواز بہت زیادہ بلند کرنا کر وہ ہے بعد تکیہ فوراً ہاتھ باندھ لینا اس طرح کہ مروانف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیاں اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے۔ اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینے پر بچھاتی کے نیچے رکھ کر

اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے بعض لوگ تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ سیدھے لٹکالیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھیں ^{۱۳} ثناء و تعوذ و تسمیہ و امین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء پڑھے۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو بلا وقفہ پڑھے تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثناء پڑھے اور ثناء میں وَجَلْ تَنْشَأُكَ نماز جنازہ کے غیر میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار تکبیر تحریمہ کے بعد جو احادیث میں آئے ہیں وہ سب نفل نماز کے لئے ہیں مسئلہ امام نے بالجہ قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثناء نہ پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھے مسئلہ امام کو رکوع یا پہلے سجدے میں پایا۔ تو اگر غالب گمان ہے کہ ثناء پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور اگر قعدے یا دوسرے سجدے میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثناء پر شامل ہو جائے۔ مسئلہ نماز میں اَعُوذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں۔ لہذا اَعُوذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ بھی اس کے لئے مسنون نہیں۔ البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو۔ تو جب وہ اپنی باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ مسئلہ اَعُوذُ صرف پہلی رکعت میں ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے سو وہ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرأت خواہ سری ہو یا جہری۔ بگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔ مسئلہ اگر سُبْحَانَ اور اَعُوذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے۔ یوں نہیں اگر سُبْحَانَ پڑھنا بھول گیا اور اَعُوذُ کو شروع کر دیا تو سُبْحَانَ کا اعادہ ضروری نہیں۔ مسئلہ عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ^{۲۲} سُبْحَانَ پڑھے اور سُبْحَانَ پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اَعُوذُ چوتھی تکبیر کے بعد کہے اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لئے ہے۔ اور عورتوں کے لئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔

آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے۔ ۳۰ رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔ مسئلہ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کر دے۔ اس مسافت کے پورا کرنے کے لئے اللہ کے ل کو بڑھائے۔ اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔ مسئلہ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی رکوع جزم پڑھے مسئلہ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے۔ جب کسے پہچانتا ہو۔ یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور اگر پہچانتا نہیں تو طویل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ یہ نیکی پر اعانت ہوگی لیکن اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ مسئلہ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر ٹوٹنا واجب ہے۔ نہ لوٹے گا تو گنہگار ہوگا۔ مسئلہ رکوع میں پیٹھ خوب بھی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو ٹھہر جائے اور سر کو نہ جھکائے نہ اوپنچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع و سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ مسئلہ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کر دے۔ مسئلہ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے۔ لٹکا ہوا چھوڑ دے مِمِيعِ اللّٰهِ لَسِنِ حَمْدِهِ کی لا کو ساکن پڑھے۔ اس پر حرکت ظاہر نہ کرے۔ نہ دو کو بڑھائے۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَبَّرَهُ ^{۳۷} اُتَمَّ بِرَبِّهِ ^{۳۸} اَلْحَمْدُ كَبَّرَهُ ^{۳۹} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۰} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۱} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۲} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۳} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۴} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۵} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۶} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۷} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۸} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۴۹} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۰} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۱} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۲} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۳} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۴} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۵} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۶} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۷} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۸} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۵۹} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۰} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۱} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۲} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۳} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۴} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۵} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۶} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۷} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۸} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۶۹} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ ^{۷۰} اَوَّعَدُ كَبَّرَهُ

سنت ہے۔ سجدہ کے لئے اور سجدے سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور سجدے میں کہہ کر
 تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور سجدے میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔ مسئلہ سجدہ میں جائے
 تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک ^{۴۵} پیشانی اور جب سجدے سے اٹھے تو پہلے پیشانی ^{۴۶}
 اٹھائے پھر ناک ^{۴۸} پھر ہاتھ ^{۴۹} پھر گھٹنے۔ مسئلہ مرد کے لئے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو ^{۵۱}
 کرٹوں سے جدا ہوں جب کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہو اور پیٹ رانوں سے اور کلاسیاں زمین پر نہ
 بچھائے اور نہ کتے کی طرح کلاسیاں رکھے۔ مسئلہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کرٹوں ^{۵۵}
 سے ملائے۔ اور پیٹ ران سے ^{۵۶} اور ران پٹلیوں سے ^{۵۸} اور پٹلیاں زمین سے ^{۵۹} مسئلہ دونوں
 گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان التعمیات کی طرح بیٹھنا۔ یعنی بائیں
 قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا۔ اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا
 ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔ سجدے میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا
 واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو نماز کا دہرانا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا اور سجدے میں دونوں
 پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے مسئلہ جب ^{۶۶} دونوں
 سجدے کرنے تو رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے اور
 کمزوری وغیرہ عند کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ اب دوسری
 رکعت میں سبحان اور اعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے
 بعد بائیں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا قدم کھڑا رکھنا اور دہنے
 پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لئے ہے۔ عورت دونوں پاؤں دہنی جانب نکال
 دے اور بائیں سرین پر بیٹھے۔ اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بائیں پاؤں پر اور انگلیوں ^{۷۰}

کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوتی ہوں نہ ملی ہوئی اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرے انگوٹھے اور نیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور آلا پر رکھ دے۔ اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس مسئلے پر مفصل بحث کی ہے اور بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ التحیات کے دوران انگشت شہادت نہیں اٹھانی چاہیے۔

راشادات مجدد ص ۱۶۹ نیز مکتوبات دیکھئے مکتوب نمبر ۲۱۳ دفتر اول حصہ پنجم

مسئلہ قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے۔ بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر البتہ اگر غدرے تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے بیٹھا تھا۔ اور التحیات بھی پڑھے بعد التحیات دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا۔ درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ مسئلہ قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں اور کہیں درود شریف پڑھنا نہیں۔ اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے اور درود شریف کے بعد دعا پڑھنا اور دعا کو عربی زبان میں پڑھے۔ دوسری زبان میں مکروہ ہے۔ مسئلہ اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لئے جب کہ وہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین کے لئے دعا مانگنے خاص اپنے ہی لئے نہ مانگنے۔ مسئلہ مقدمی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبارکاتہا پہلے داہنی طرف ^{۸۳} پھر بائیں طرف۔ مسئلہ داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائے دے ^{۸۴} بائیں میں بائیں مسئلہ سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا نیچے ^{۸۵}

پہلے کے کم آواز سے ہو۔ مسئلہ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو دوسرا داہنی طرف پھیرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں طرف سلام کے اعادے کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے۔ اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلے کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے مسئلہ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے التحیات پوری نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ التحیات کو پورا کر کے سلام پھیر دے مسئلہ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہیں ہوتا جب تک مقتدی خود سلام نہ پھیرے۔ مسئلہ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ مسئلہ پہلی بار لفظ سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ علیکم نہ کہے۔ مسئلہ امام دہننے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں ہو نیز دونوں سلاموں میں کرانا کا تبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

مسئلہ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس کی طرف والے مقتدیوں

اور ان فرشتوں کی نیت کرے۔ نیز جس طرف امام ہو۔ اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے

اور مشر د صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ مسئلہ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی

یا بائیں طرف پھر جائے۔ اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے

جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

نماز کے مستحبات

یہ ہیں حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر کرنا اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں

ناک پر اور قعدہ میں گود کی طرف۔ اور پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف اور دوسرے میں بائیں

شانے کی طرف جمانی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نذر کے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔

اور اس سے بھی نہ نر کے تو بحالت قیام داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور اگر قیام

میں نہیں تو بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے۔ یا دونوں صورتوں میں آستین سے اور بلا ضرورت

ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔

جمائی روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ یہ

جمائی کے روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ

والسلام کو جمائی نہیں آئی تھی۔ یہ خیال کرتے ہی جمائی روک جائے گی۔ انبیاء کرام کو جمائی اس لئے نہیں

آئی تھی کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور انبیاء کرام ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں

شیطانی مداخلت ہو۔ مرد کے لئے تکبیر تحریم کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ عورت کیلئے

کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا جب تکیر کہنے والا صحیحاً علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔ مسئلہ جب کبتر قذ قامت الصلوٰۃ کہے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ دونوں پنجوں کے درمیان بحالت قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا

نماز فاسد کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔ کلام۔ یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا خطاً یا سہواً سوتے

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا۔ یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا۔ غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہواً کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ مسئلہ کلام میں قلیل اور کثیر کا فرق نہیں۔ ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے بیان ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا یا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی لیکن یہ خوب یاد رہے کہ وہی کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو (بہر یا شور و غل) اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگئی۔ جب کہ بقدر التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہوگئی لیکن مکروہ تحریمی مسئلہ سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی، لیکن مکروہ تحریمی مسئلہ کسی شخص کو سلام کیا عداً یا سہواً نماز فاسد ہوگئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آگیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہیے اور خاموش ہو گیا۔ تب بھی نماز جاتی رہی۔ مسئلہ مسنون نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ دوسری رکعت کو

جرحی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے مسئلہ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوتی البتہ مکروہ ہوگئی مسئلہ کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے **يَسْحَبُكَ اللَّهُ** کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے **يَسْحَبُكَ اللَّهُ** کہا اور نمازی نے جواب میں امین کہہ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمد لله کہے اور الحمد لله کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔ مسئلہ کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے۔ زور سے **الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا اللَّهُ الْكَبِيرُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ** کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ مسئلہ خوشی کی خبر سن کر جواب میں **الْحَمْدُ لِلَّهِ** کہا نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی بڑی خبر سن کر **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مسئلہ اللہ عز وجل کا نام مبارک سن کر **جَلَّ جَلَالُهُ** کہا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا تو نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواباً نہ کہا تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز جاتی رہی۔ جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ

لقمہ دینے کے مسائل

ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام ہو سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی مسئلہ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ البتہ اگر اس کے بتلے وقت اسے خود یاد آگیا۔ اس کے بتلنے سے نہیں تو نماز نہیں جائے گی۔ مسئلہ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے

اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔ مسئلہ لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ مگر اتنی بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ مسئلہ آہ۔ اوہ اُف۔ تَف یہ الفاظ درود یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا۔ اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ مسئلہ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک، کھانسی جاہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلے معاف ہیں۔ مسئلہ جنت و دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔ مسئلہ بھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہو جائیں جیسے اُف، تَف تو نماز جاتی رہے گی۔ مسئلہ کھنکار میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اُح تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ نہ عذر ہوتے کوئی صحیح غرض اور اگر عذر سے ہے مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے ہے جیسے آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عمل کثیر اور عمل قلیل کی تعریف یہ ہے۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک

عمل کثیر اور عمل قلیل

نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اگر دور سے دیکھنے والے کو شک ہے ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو۔ اور عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ مسئلہ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

ہے یوہی سجالت سجدہ ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نکل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نکل لیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ دانتوں کے اندر کھلنے کی کوئی چیز رہ گئی تھی۔ اس کو نکل لیا۔ اگر چھنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوتی البتہ مکروہ ہوتی۔ اور چھنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اس کے اجزاء نکل لئے تھے۔ صرغ لعاب دہن میں کچھ مسٹھاس کا اثر رہ گیا تو اس کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مسئلہ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا۔ پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سانپ بچھو کو نماز میں ماننا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گذرے اور ایذا دینے کا خوف ہو۔ اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ مسئلہ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر ہاتھ کھجایا اور پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اس سے نماز نہیں جائے گی۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ واقف نہیں

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں

نمازی کے آگے سے گزرنا

جو کچھ گناہ ہے اگر گذرنے والا جانتا تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا تاہم اگر

کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ مسئلہ میدان اور بڑی مسجد میں مصلیٰ کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں جاتے سجود کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا جائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ اگر سترہ نہ ہو۔ بڑی مسجد وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ یا زیادہ ہو اور چھوٹی مسجد وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ سے کم ہو۔ مسئلہ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو۔ کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

سترہ | سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ کرنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے اس کو کم از کم بقدر ایک ہاتھ کے اُدنچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہیے اور زیادہ تین ہاتھ اُدنچا ہو اگر کوئی شخص اس سترے کے بعد سے گزرے تو کوئی حرج نہیں۔ سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنی یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور داہنی کی سیدھ پر ہونا افضل ہے مسئلہ امام کا سترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے اس کو جدید سترے کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا اسلامی طریقہ | بدقت ضرورت یہ ہے کہ جو شخص گزرنا چاہتا ہے

اگر اس کے پاس کوئی چیز سترے کے قابل ہو تو اسے نمازی کے سامنے رکھ کر گزر جائے اور پھر اس چیز کو اٹھائے اور اگر وہ شخص گزرنا چاہتا ہے ہوں اور سترے کے قابل کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے

کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آٹھ پکڑ کر گذر جائے اور پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف گذر جائے پھر وہ جدھر سے اس وقت آیا تھا اسی طرف ہٹ جائے مسئلہ: المسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

نماز کے تینتالیس مکروہات تحریمی

کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا سینا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے اٹھایا ہو۔ اور بلا وجہ ہو تو اور زیلہ مکروہ ہے کپڑا اٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے ٹپکتے ہوں۔ یہ سب باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ مسئلہ رومال یا شال یا رضائی یا چادر یا کبیل کے کنارے دونوں مونڈھوں پر ٹپکتے ہوں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو ہرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر دونوں اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹھ پر جیسے عموماً اس زلمتے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ کوئی آستین آدھی کھائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن سمیٹے ہو۔ تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ خواہ پیشتر سے چڑھائی ہو یا نماز میں مسئلہ شدت کا پانچمانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پاخانہ یا پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے

نماز میں یہ جانے اور وقت میں گنجائش ہو تو تورا دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی جائے تو گنہگار ہوا۔ مسئلہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت پورے طور پر سنت طریقہ سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچپنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے، انگلیاں چٹکانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نماز میں ہے نہ تو باج نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی ضرورت کے لئے ہوں۔

مسئلہ کمر پہ ^{۱۲} ہاتھ رکھنا، ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض ادھر اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور آسمان ^{۱۴} کی طرف نظر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ التھیات یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یوں ہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ مسئلہ کپڑے میں اس طرح لپیٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ پگڑھی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو۔ ناک ^{۱۶} اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکار نکالنا۔ نماز میں بالقصد جما ہی لینا۔ مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں مگر رد کنا مستحب ہے اور اگر رد کے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبلتے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہن یا بائیں ہاتھ منہ پر رکھے یا آستین سے منہ چھپالے۔ قیام کی حالت میں ڈامنے ہاتھ سے ٹھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔

شیطانِ تھوک سے اپنے منہ کو بچائیے

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں شیطان کی طرف

سے ہے۔ جب تم میں کسی کو جہاں آتے جہاں تک ممکن ہو روک کے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جہاں میں منہ کھول دیتا ہے۔ شیطان اُس کے منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں نوراً رک جائے گی۔ جیسے کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے۔ علماء کرام نے اس کو مجرب بتایا ہے۔

مسئلہ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا
مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز ہے

تصویر کے احکام

یونہی نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واجب ہو تو نماز مکروہ
تحریمی ہوگی، یونہی نمازی کے آگے یا دہننے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت
ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اُس وقت
ہے کہ تصویر گگے پیچھے دہننے بائیں معلق یا نصب ہو۔ یا دیوار وغیرہ میں منقوش۔ اگر فرش میں ہے
اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اور اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے سہاڑ۔ دریا
وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارے کی جگہ
یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اُسے روندتے ہوں یا تکیہ پر رانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی
تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس میں نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس پر

نہ ہو۔ مسئلہ جس تکبیر پر تصویر ہو اُسے منسوب کرنا پڑا ہو انہ رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل ہے اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ مسئلہ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دلہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو۔ یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے۔ با پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ مسئلہ تصویر سرکٹی یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھی۔ اس پر روشنائی پھیر دی۔ یا اُس کے سر اور چہرے کو کھرج ڈالا یا دھو ڈالا۔ تو ان صورتوں میں کراہت نہیں۔ مسئلہ تصویر کا صرٹ چہرہ مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھون یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے تو اس سے کراہت دغ نہ ہوگی۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم | نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز

میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔ مسئلہ تصویر والا کپڑا پہننے ہوئے ہے پھر اس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا جس سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔

کراہت تصویر کے شرائط و مراتب | تصویر سے کراہت پیدا ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) چھوٹی نہ ہو

(۲) موضع اہانت میں نہ ہو (۳) اس پر پردہ نہ ہو۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر نمازی کے آگے قبلے کو ہو۔ پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو۔ اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردے پر۔

یہ سب احکام

تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتاب ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بشرطیکہ تصویر بڑی نہ ہو اور اس کو اعزاز کے ساتھ رکھا جائے اور اگر موضع امانت میں ہو یا چھوٹی ہو تو ان کا ہونا رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لئے مانع نہیں، چنانچہ نپلے اشرفی اور دیگر کے کی تصویروں کا یہی حکم ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ احکام تصویر رکھنے کے ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا، بہر حال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔ مسئلہ۔ اللہ قرآن مجید پڑھنا۔ کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی تو وہ وجہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا ^{۳۲} قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع ^{۳۳} میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ مسئلہ ^{۳۵} صرٹ پا سجامہ تہبید بہن کرنا۔ پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معافی ہے۔ مسئلہ ^{۳۶} امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو۔ جلدی ^{۳۷} میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا۔ پھر صف میں داخل ہوا۔ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ ^{۳۸} غصب کی ہوئی زمین پر یا پرانے کھیت میں جس میں ااعت موجود ہے یا جوتے ہوتے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کا سامنے ہونا اگر نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ ^{۴۱} کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ مسئلہ ^{۴۲} لٹا کپڑا پہن کر یا اڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور ^{۴۳} اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے اور

اگر نیچے کرتا وغیرہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے ۔
 یاد رکھیے جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے
 اگر نہ پڑھی جائے تو گناہ ہوگا ۔

نماز کے مکروہات تنزیہی

سجدے یا رکوع میں بلا ضرورت تین نسیح سے کم کہنا۔ حدیث میں اسی کو مرغ کی ٹھونگ مانا فرمایا ۔
 ہاں تنگی وقت یا ریل کے چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا
 مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں۔ ورنہ کراہت نہیں۔ مسئلہ منہ میں کوئی چیز
 لئے ہوتے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر قرأت سے مانع ہو مثلاً
 آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ لکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی بسستی
 سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معلوم ہوتا ہو۔ یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے
 مسئلہ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی
 اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔ مسئلہ پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ
 ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہوتی ہو اور اگر تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے۔ اور اگر تکلیف
 وہ ہوں یا خیال بٹا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑانا
 چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے۔ یوں ہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل
 جو نماز کے لئے مفید ہو جائز ہے۔ اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ مسئلہ نماز میں ناک سے پانی
 بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے۔ اور اگر مسجد میں ہے تو پونچھنا ضروری ہے تاکہ
 مسجد کی بے حرمتی نہ ہو۔

یاد رکھئے

مسئلہ نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گنا کر وہ ہے نماز

فرض ہو۔ خواہ نقل دل میں شمار رکھنا چاہیے اور پوروں کو دبانے سے تعداد

محفوظ کرنے میں بھی حرج نہیں جبکہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں مگر خلاف اولیٰ ہے

کہ دل دوسری طرف متوجہ ہو گا اور زبان سے گنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر

شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے

قیامت کے دن سوال ہو گا اور وہ بولیں گی۔ مسئلہ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام

کا جواب دینا کر وہ ہے نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا کر وہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں علاوہ

نماز کے اس نشست میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دائیں یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا کر وہ ہے

جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ مسئلہ کپڑا حد معتاد سے زیادہ

دراز رکھنا دامنوں اور پائچوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں زیادتی

یہ ہے کہ انگلیوں سے نیچے ہوں اور عمامے میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں اس کا شملہ دبے۔ انگڑائی

لینا اور^{۱۲} بالقصد کھانا یا کھنکھارنا کر وہ ہے۔ اور نماز میں تھوکانا بھی کر وہ ہے۔ مسئلہ مقتدی کو

صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا کر وہ ہے جب کہ اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ

نہ ہو تو ہرج نہیں۔ مسئلہ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں

کر وہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یونہی سورت کو بار بار پڑھنا بھی کر وہ ہے۔ سجدے

کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھنا بلا عذر کر وہ ہے

رکوع میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا کر وہ ہے اور ^{۲۱}بِسْمِ اللّٰهِ وَالْعَزْمِ وَالْمُبْحَانِ اور امین زور

سے کہنا اور اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا کر وہ ہے۔ مسئلہ بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک

لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، رکوع^{۲۴} میں گھٹنوں پر اور سجدوں^{۲۵} میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ عمانے کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین سے سر پر رکھ لینا مکروہ ہے آئین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کر لے تو حرج نہیں۔ مسئلہ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل ٹپھنے والے کے لئے جائز ہے اور امام و مقتدی کو مکروہ ہے: مسئلہ داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدے کو جلتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ مسئلہ سجدہ^{۲۳} وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔

یاد رکھیے جوں یا پھیر یا کھٹل جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جب کہ عمل کثیر تک نوبت نہ پہنچے۔ مسئلہ^{۳۴} امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا راگہ پیر ہی محراب سے باہر ہوں یا نصف سے زائد پیر باہر ہیں) یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔

خوب یاد رکھیے امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر پیر درے سے باہر ہیں تو حرج نہیں۔ اسی طرح پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشے و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لئے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر بیچ چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو

اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر حصے ہوں تو مکروہ ہے۔ مسئلہ ۳۷ کا تباہ بند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے (اگر اس کے ساتھ اور مقتدی بھی ہوں تو حرج نہیں) بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی ادنیٰ ظاہر متنازع ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تنزیہی ورنہ تحریمی ہے امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ ۳۹ کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس میں ترک تعظیم لازم آتی ہے۔ اگر مسجد میں جگہ نہیں رہتی تب چھت پر نماز جائز ہے۔ مسئلہ ۴۰ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔ تلوار وغیرہ حامل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے۔ ورنہ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ ۴۱ آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں بلکہ میں کوئی ایسا ہو جس کے روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو جائے گی تو مکروہ نہیں۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے۔ مسئلہ ۴۵ میں ران پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر حکمی لپٹو اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدے میں ران پیٹ سے ملائے گی اس کے لئے مکروہ نہیں مسئلہ ۴۶ بچوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدے میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ ۴۷ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو دلباب وغیرہ اسی طرح نماز کے لئے دوڑنا بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ ۴۸ عام راستہ کو ٹرا ڈالنے کی جگہ کیسا قبرستان، غسل خانہ، حمام، نالہ، مولیٰ خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ اصطبل یا سخانہ کی چھت اور صحرا میں بلاسترے کے جب کہ خون ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔ مسئلہ ۴۹ قبرستان میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کراہت اس وقت ہے جبکہ قبر سے منہ ہو۔ نمازی اور قبر کے درمیان

کوئی شے سترے کی مقدار حاصل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حاصل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ مسئلہ ایک زمین مسلمان کی ہو۔ دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے۔ کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے جس کی وجہ سے اسے ناگوار نہ ہو گا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟

سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا۔ اس کے پکڑنے کے لئے یا

بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکاتے بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے

نماز توڑنا کب مستحب ہے؟

پانسخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لئے مانع نہ ہو تو نماز

توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت و جماعت فوت نہ ہو جائے۔ اور پانسخانہ پیشاب کی حالت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا

نماز توڑنا کب واجب ہے

کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ کسی نماز ہی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا کوئی آگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا راہ گیر

کنوئیں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے پر

قادر ہو۔

ماں باپ کی عظمت شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر بیٹا
نفل نماز پڑھ رہا ہو اور انھیں یہ معلوم نہیں ایسی حالت
میں اگر وہ بیٹے کو پکاریں تو اس کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دے۔

نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ

بادضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں
ہاتھ کانوں تک رُجائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی
رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلے کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر
کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھے اس طرح کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے
سر سے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اعلیٰ
بغل پھر ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (ترجمہ) اے اللہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تو ہر اس صفت
سے پاک ہے جو تیری شان کے لائق نہیں اور میں تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا
نام برکت والا ہے۔ اور تیری عظمت سب پر بلند ہے اور وجود میں تیرے سوا کوئی معبود
برحق نہیں۔ پھر تَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اس کا
ترجمہ یہ ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔ تعلیمات (۱) قرآن پاک کی قرأت
شروع کرنے سے پیشتر اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا نماز میں سنت ہے
اور بیرون نماز واجب ہے۔ قرأت سے پیشتر اس کے پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے
کہ قرأت شروع کرنے والے کو شیطان کا واقعہ یاد آجائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ شیطان فرشتوں

میں معظم اور ممتاز ہونے کے باوجود بارگاہ الہی سے مردود اس لئے ہو گیا کہ اس نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے یاد آنے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے گا کہ قرآن پاک میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجالائے اور جن کی ممانعت کی گئی ہے ان سے بچتا رہے کہ رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو۔ ورنہ مخالفت سے شیطان کی طرح مردود ہو جائے گا اور شیطان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔ (۲) چونکہ بندے کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اس کا قلب پاکندہ رہتا ہے اور پراگندگی کی وجہ سے کلام الہی کی صلاح محسوس نہیں ہوتی۔ نظر برآں اس کو حکم دیا گیا کہ قرأت سے پیشتر ان کلمات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلام الہی کی جلالت اپنے اندر محسوس کر سکے (۳) قرآن کریم کے ہر ہر کلمے میں حقائق و معارف کے دفتر ہیں جن تک اسی قلب کی رسائی ہو سکتی ہے جو شیطانی خیالات اور وسوسوں سے پاک اور انفاسِ حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں تعوذ میں مضمحل ہیں۔ اسی واسطے شروع قرأت میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی واسطے یہ کلمات پر نسبت کلمۃ لعنت شیطان پر زیادہ شاق گزرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعہ سے قادر مطلق کی پناہ میں آجاتا ہے۔

حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

شیطان سے محفوظ رہنے کا اسلامی طریقہ

پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا

رہتا ہے جلیل القدر صحابی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سب و شتم کرنے لگے اور اس میں حد سے گزر گئے تو رحمت جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ کہہ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے) وہ کلمہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے۔

عظیم القدر صحابی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنائیے

دآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ شہادت پائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ عمل کرے گا تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے پھر تسمیہ پڑھے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے تعلیمات (۱) یہ قرآن پاک کی مستقل ایک آیت ہے کسی سورت کا جزو نہیں۔ سورتوں میں فصل اور امتیاز کرنے کے لئے اس کو نازل کیا گیا تھا۔ بیرون نماز جب کسی سورت کو ابتداء سے پڑھے تو شروع میں اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے (۲) اس کے نزول سے پیشتر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسْمِکَ اللّٰہِ لکھوا پکرتے تھے پھر جب آیت اَرْکَبُوا فِیْہَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِبِیْہَا وَمِنْ سَمَآ نَازِلِ ہُوئی تو آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ لکھوانا شروع کر دیا۔ پھر جب آیت قُلْ اَدْعُو اللّٰہَ اَوْ اَدْعُوا السَّمٰنَ نَازِلِ ہُوئی تو آپ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لکھونے لگے پھر جب

یہ آیت نازل ہوئی اِنَّهُ مِنْ مُّیْمَانٍ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھوانا اختیار فرمایا (۲) اور اس کی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر امر ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا (۴) بعض عارفین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ مشہور ناموں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اول میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے بَصِیْرٌ - مَسْبِیْعٌ - مَالِکٌ - اللّٰهُ لَطِیْفٌ - هَادِیٌّ - سُرَّتْرَاقٌ - حَلِیْمٌ - نَافِیْعٌ وغیرہ پس کسی کام کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اس واسطے بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس وقت سے نکلنے تک تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں۔ بادشاہ روم نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تو میرے لیے کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہو گیا کرتا تھا اور جب اتارتا تو پھر ہونے لگتا۔ یہ چیز اس کے لیے تعجب فیض ہوئی تو اس نے ٹوپی کی تفتیش کی اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی تھی۔ اب سمجھا کہ اسی کی برکت سے درد بند ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ محبوب خدا تاجدار دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے
 سامنے سب جنیتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں۔ ایک پانی کی دوسری
 دودھ کی تیسری شراب کی چوتھی شہد کی۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں اور
 کہاں جا رہی ہیں۔ جبریل امین نے عرض کی۔ حوض کوثر میں جا رہی ہیں۔ اور مجھے یہ نہیں معلوم
 کہ کہاں سے آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجئے تاکہ وہ آپ کو بتادے یا دکھادے چنانچہ
 آپ نے عرض کی تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور محبوب خدا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد
 اس نے عرض کیا کہ آنکھیں بند فرمایئے آپ نے آنکھیں بند فرمائیں۔ پھر اس نے عرض کیا کھول
 دیجئے آپ نے کھول دیں۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے
 کے بعد میں ایک درخت کے پاس تھا اور میں نے سپید موتی کا ایک قبة دیکھا جس کا دروازہ
 سونے کا اور اس میں تفل لگا ہوا تھا وہ قبة اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن وانس اس پر بٹھائے
 جائیں تو ایسا معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے دیکھا کہ یہ چاروں
 نہریں اس قبة کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ
 اس قبة میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا کس طرح داخل ہو جب کہ اس کا دروازہ مقفل
 ہے اور میرے پاس چابی نہیں۔ فرشتے نے عرض کیا اس کی چابی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ^ط
 ہے چنانچہ میں نے اس قفل سے قریب ہو کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کر پڑھا تو وہ قفل
 فوراً کھل گیا پھر میں قبة میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چاروں نہریں اس قبة کے چاروں گوشوں سے
 نکل رہی ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ اس قبة کے چار گوشوں پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی ہے
 پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے اور دودھ کی اللہ کی ہا سے اور شراب کی رحمن کی میم سے اور
 شہد کی نہر رحیم کی میم سے نکل رہی ہے۔ تب معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل بسم اللہ سے ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب تمہاری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ ان تینوں اسماء کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر مجھے یاد کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب فرماؤں گا۔ پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آہستہ آمین کہے اسکے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین کے برابر ہو۔

الحمد شریف کا مختصر تذکرہ

اس کو سورۃ فاتحہ بھی کہتے ہیں اس میں سات آیتیں ستائیس کلمے ایک سو چار حرف ہیں سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے اس واسطے بزرگان دین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریضوں کو پلاتے ہیں جس سے بفضلہ شفا حاصل ہوتی ہے اس کی عظمت کا کچھ اندازہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ہو سکتا ہے جو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ سورت تربیت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی۔ اور اگر انجیل شریف میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نصرانیت اختیار نہ کرتی اور اگر یہ سورت زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم مسیح نہ کی جاتی۔ اور جو مسلمان اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پورے قرآن کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پلے گا۔

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ستر مرتبہ پڑھ کر جو دعائیں مانگی جائیں

دعا قبول کرنے کا اسلامی طریقہ

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ سب خوبیاں اللہ کو جو پروردگار ہے

الحمد شریف کا ترجمہ سارے جہاں والوں کا الرحمن الرحیم بہت مہربان رحمت،

وَاللَّامَاتِ يَوْمَ الدِّينِ ۝ روز جزا کا مالک۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ ہم تجھی کو

پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ صِرَاطَ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَالضَّالِّينَ ۝ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا۔

سُورَةُ فَاتِحَةِ مَضَامِينِ

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاق عبادت

توفیق، خیر بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ، اختصاص عبادت، استعانت، طلب رشد

آداب دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دنیا کی زندگی

کا خاتمہ جزا اور جزا کا مسرح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً الحمد مسئلہ ہر ذی

شان کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کی طرح حمد الہی بھی بجالانا چاہیے۔ مسئلہ کبھی حمد

واجب ہوتی ہے جیسے جمعہ کے خطبے میں اور کبھی مستحب جیسے نکاح کے خطبے میں اور دعائیں

اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد رَبِّ الْعَالَمِينَ میں

تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی۔ ابدی

حقی و قیوم۔ قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعَالَمِينَ متلزم ہے ان دو لفظوں

میں علم النبیات کے اہم مباحث طے ہو گئے عَالِمِ یَوْمِ الدِّينِ میں ملک کے ظہور نام کا بیان

اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور

مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے انتہا ہے پس دنیا کے سلسلے کو ازلی ابدی کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تبارخ باطل ہے ذات و صفات کا ذکر کرنے کے بعد آیاتِ نَبُذُ فَرَمْنِے میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں ردِ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہوا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام واجبات وغیرہ سب اعانت الہی کے منظر ہیں بندے کو چاہیے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاءِ انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں باطل عقیدہ ہے۔ کیونکہ مقربانِ حق کی امداد۔ امداد الہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان لوگوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِينُوا بِالْغَيْبِ فَالْغَيْبِ سے مدد طلب کرو صبر اور نماز سے) کیوں وارد ہوتا۔ اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق یا خود حضور یا حضور کے آل و اصحاب مراد ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اہل سنت کا راستہ ہے جہاں بیت و اصحاب اور سنت و قرآن اور سواد اعظم سب کو ملتے ہیں صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اَنْعَمْتَ عَلَيْنَا عُرْ پیلے جملہ کی تفسیر ہے کہ صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ سے طریقِ مسلمین مراد ہے اس سے بہت مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ میں داخل ہیں

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالب حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم و راہ ان کی وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ سے یہود اور ضَالِّينَ سے نصاریٰ مراد ہیں

آمین

یہ لفظ نہ صرف الحمد شریف بلکہ قرآن پاک ہی کا جزو نہیں۔ الحمد شریف پڑھنے والے کیلئے اختتام پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح ہر دعا کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کہنے والے کے لئے جنت کا ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔ پھر الحمد شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں۔ نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں۔ اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور دوسری طرف فقط انگوٹھا۔ اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اور نچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا عظمت والا رب سب برائیوں سے پاک ہے) پھر مَسْبُوحِ اللَّهِ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ اس کی حمد قبول فرمائے جس نے اس کی حمد کی) اگر منفرد ہو تو اس کے بعد اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ ہمارے رب تیرے لئے حمد ہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے۔ بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جائے اور بازوؤں کو کمریوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔

اور انگلیاں قبلے کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا بلند مالک سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سر اٹھائے۔ اس کے بعد ہاتھ اور دامنہا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے۔ اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلے کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے۔ پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پچھوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قرأت شروع کر دے۔ پھر پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کر کے دامنہا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور التَّحِيَّات پڑھے اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے۔ اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت نہ ملائے۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ تَمَامُ تَوَلَّى عِبَادَتِيں اللّٰهُ كَيْ لَمْ يَمْ وَالصَّلَوٰتُ
 اور تمام بنی عبادتیں بھی وَالطَّيِّبَاتُ اور تمام مالی عبادتیں بھی بِسْمِ اللّٰهِ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس
 کی برکتیں اَسْلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک
 بندوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے
 بندے اور رسول ہیں۔

التَّحِيَّاتُ كَاتَارِيحِي حَال

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب شب مزاج بارگاہ الہی میں حاضر ہوئے تو بطور

درباری آداب کے آپ نے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عرض کیا تھا اس کے جواب میں مولا تعالیٰ نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فرمایا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین کلمات عرض کئے تھے مولا تعالیٰ نے بھی جواب میں تین کلمات ارشاد فرمائے یعنی التَّحِيَّاتُ کے جواب میں سلام فرمایا جو اس اُمت کے ساتھ مخصوص ہے سابقہ اُمتوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور الصَّلَوَاتُ کے جواب میں رَحْمَةُ اللَّهِ فرمایا اور الطَّيِّبَاتُ کے جواب میں بَرَكَاتُهُ فرمایا۔ معراج کے دوہا سرور نبیاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہا جس سے دریا تیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اڈل آپ کا کرم کہ اللہ تعالیٰ کے سلام میں آپ نے عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہہ کر تمام انبیاء و ملائکہ اولیاء اور سب نیک بندوں کو شریک فرمایا۔ دوم آپ کی انتہائی شفقت یہ کہ اپنے گنہگار امتیوں کو اس موقع پر فراموش نہیں فرمایا بلکہ ان پر انتہائی کرم یہ ہوا کہ عَلَيْنَا کہہ کر اپنے دامن رحمت میں لے کر اپنے ساتھ ذکر فرمادیا۔ نیک بندوں کی طرح علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ گنہگار امتیوں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور تھا جسی تو عَلَيْنَا فرمادیا جو جمع کے لئے آتا ہے اور اگر گنہگاروں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور نہ ہوتا تو عَلَيْنَا کی جگہ عَلَيَّ فرماتے جو واحد کے لئے آتا ہے جب محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شفقت و کرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور کے اس خلقِ عظیم اور کرم عمیم سے بہ البہام خداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر پہنچنے والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ التَّحِيَّاتُ کے بعض کلمات اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کلمات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض فرشتوں کے لیکن نمازی التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

اس ارادے سے کہے کہ وہ بارگاہِ الہی میں ان کلمات کے ذریعے سے خود آدابِ بجالارہا ہے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں حضور کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہَا بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اس ارادہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ پاک کا دل میں تصور کرے پھر اس کی جانب متوجہ ہو کر بذریعہ ان کلمات کے خشوع اور خضوع کے ساتھ سلام پیش کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے ارشاد فرمودہ کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ ان کلمات کے ذریعے سے اپنے لئے اور تمام نیک بندوں کے واسطے سلامتی کی دعا کر رہا ہوں اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے پھر التحیات کے بعد درود شریف پڑھے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰهٰیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰهٰیْمَ اِنَّکَ صَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ (ترجمہ) اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم پر اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو سرا ہوا بزرگی والی ہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰهٰیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰهٰیْمَ اِنَّکَ صَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ (ترجمہ) اے اللہ برکت دے ہمارے سردار محمد کے لئے اور ہمارے سردار محمد کی آل کے لئے جیسے کہ تو نے برکت دی تھی ہمارے سردار ابراہیم کے لئے اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کے لئے بے شک

توسرا ہوا بزرگی والا ہے۔ سوال سے ان دنوں درودوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کا نام ذکر کیوں نہیں کیا گیا جواب معراج سے واپسی میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پر نور سے فرمایا تھا کہ اپنی امت سے میرا سلام فرما دیجئے گا نظر برآں اس نوازش بیکراں اور عزت افزائی فراواں کی مکانات کرنے کے لئے درود شریف میں ان کا نام پاک رکھ دیا گیا کہ امت اپنے محسن کی یاد سے نماز میں بھی غافل نہ رہے

بدگاہِ الہی میں درود شریف کی خصوصیت اس قدر ہے
درود شریف کی خصوصیت
 کہ ہر شخص کے قیاس میں نہیں آسکتی سید عالم نور

مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی تعداد کے برابر اس کے پس میں جب میری امت کا کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو ہر پس سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لئے تاقیامت دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ مسئلہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب ہے خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے مسئلہ گلاب کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس

چیز کی عمر کی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے، یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے گنہگار بنانے کی خبر ہو جائے۔ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ

درود شریف کے مخصوص اوقات

ان اوقات میں (۱) روز جمعہ (۲) شب جمعہ (۳) صبح (۴) شام (۵) مسجد میں جاتے وقت (۶) مسجد سے نکلنے وقت (۷) روضہ اطہر کی زیارت کے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) خطبے میں (۱۰) جواب اذان کے بعد (۱۱) اقامت کے وقت (۱۲) دعا کے اول آخر بیچ میں (۱۳) دعا کی قنوت کے بعد (۱۴) حج میں کعبہ سے فارغ ہونے کے بعد (۱۵) اجتماع وافتراق کے وقت (۱۶) وضو کرتے وقت (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (۱۸) وعظ کہتے وقت (۱۹) پڑھتے وقت (۲۰) پڑھاتے وقت خصوصاً حدیث پڑھنے کے اول آخر (۲۱) سوال نکھتے وقت (۲۲) فتویٰ نکھتے وقت (۲۳) تصنیف کے وقت (۲۴) نکاح کے وقت (۲۵) منگنی کے وقت (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا اتِّعَظْنَا

فِي الدُّنْيَا مَسْنَةً هِيَ دُنْيَا فِيهَا عَطَا فَرَمَا

نماز میں پڑھنے کی دعا

رَفِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَأَوْفَى عَذَابِ النَّارِ وَأَوْفَى دُوزَخِ عَذَابِ
عَذَابِ سِمْوَلٍ رَكِيو. يَا يَهْ اللَّهُمَّ إِنِّي نَزَلْتُ نَسِيءًا ظَلَمْتُكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ
مِنْ نَسِيءِ ظَلَمْتُكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ
مِنْ نَسِيءِ ظَلَمْتُكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ
مِنْ نَسِيءِ ظَلَمْتُكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ تَبَيَّنْتُ لَكَ

اپنے کرم سے رَازِحَتْنِي اور مجھ پر رحم فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کیونکہ تو مغفرت فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے، یہ دعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلَاةِ اے میرے مالک مجھے نماز کا پابند رکھ و مِنْ ذُرِّيَّتِي اور میری اولاد کو رَبَّنَا وَقَبْلُ دُعَاؤِ اے ہمارے مالک اور قبول فرمے دُعَاؤِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي اے ہمارے مالک میری مغفرت فرما دِيْنَا رَبِّ اَلْبَدِيَّةِ اور میرے ماں باپ کی وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور سب مسلمانوں کی يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ جس دن حساب ہو مسئلہ جو چیزیں عادتاً محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہو جانا یا بوڑھے کا جوان ہو جانا یا جو چیزیں شرعاً محال ہیں جیسے مخلوقات میں انبیاء اور ملائک کے ماسوا کا معصوم ہونا۔ اُن کی دُعا کرنا حرام ہے۔ مثلاً کوئی یہ دعا کرے کہ اے اللہ اس پہاڑ کو سونا کر دے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کر دے یا مجھے معصوم بنا دے تو یہ حرام ہے !

کبھی نہ بھولنے کا

کہ معصوم ہونا نبی اور فرشتے کا خاصہ ہے ان کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھا جیسے بعض لوگ سمجھتے ہیں گمراہی ہے اور اکثر لوگ بچوں کو معصوم کہہ دیا کرتے ہیں بچوں پر اس لفظ کے بولنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دُعَا مے فارغ ہونے کے بعد: داہنے شانے کی طرف منہ کر کے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَبَّهٖ پھر بائیں طرف۔ اس کا ترجمہ یہ ہے، تم پر سلامتی ہوتی رہے اور اللہ کی رحمت۔ نماز پڑھنے کا یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ مقتدی کے لئے اس بعض باتیں جائز نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض باتوں میں مستثنیٰ ہے۔ مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدے کی حالت اور

قدہ کی صورت میں جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔

اس طریقہ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں۔ بعض واجب۔ بعض سنت بعض مستحب ہر ایک کی تعریف۔

یاد رکھیے !

- ۱۔ فرض کی تعریف۔ فرض وہ فعل ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔
- ۲۔ واجب کی تعریف۔ واجب وہ فعل ہے۔ اس کا قصداً ترک کرنا گناہ اور ترک کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور سہواً ترک ہو تو سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ اس کا ایک بار چھوٹا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار گناہ کبیرہ ہے۔
- ۳۔ سنت مؤکدہ کی تعریف۔ وہ فعل ہے کہ اس کا ترک کرنا بُرا اور کرنا ثواب اور نادرًا ترک پر عتاب اور ترک کی عادت پر استحقاق عذاب ہے
- ۴۔ سنت غیر مؤکدہ کی تعریف۔ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب ہوا اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عتاب نہیں لیکن ناپسند ہوتا ہے۔
- ۵۔ مستحب کی تعریف۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا ثواب ہوا اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہ ہو
- ۶۔ مباح کی تعریف۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو یعنی نہ ثواب نہ عذاب
- ۷۔ حرام کی تعریف۔ وہ فعل ہے جس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنا فرض و ثواب ہے۔

۸۔ مکروہ تحریمی وہ فعل ہے کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے

کی تعریف اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے

اور چند بار اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۹۔ مکروہ تنزیہی کی تعریف۔ وہ فعل جس کا کرنا شریعت کے نزدیک پسند نہیں

مگر نہ اس حد تک کہ اس پر عذاب کی وعید ہو۔

۱۰۔ اسادت کی تعریف وہ فعل ہے جس کا کرنا بڑا ہوا اور نادر کرنے والا مستحق عتاب

اور التزام کے ساتھ کرنے پر استحقاق عذاب ہو۔

۱۱۔ خلاف اولیٰ کی تعریف۔ وہ فعل ہے کہ اس کا نہ کرنا اچھا ہوا اور کرنے میں کچھ

مضائقہ و عتاب نہ ہو۔

حج، عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں

گھر سے روانگی کی دعا :

اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ
 وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي وَأَنْتَ رَجَائِي
 اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي وَمَا لَا أَهْتَعِبُهُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
 بِهِ مِنِّي عَزِّجَارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي التَّقْوَى
 وَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَجِّهْنِي إِلَى الْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْشَاءِ السَّفَرِ وَكَأْبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ
 بَعْدَ الْكُورِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ط
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُضَلَّ
 أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَيْنَا أَحَدٌ ط

سفر سے بخیریت واپس ہونے کی دعا :

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ط
 کسی سواری پر بیٹھنے کی دعا :

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَاتَّأَلِ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

جہاز پر سوار ہونے کی دعا :

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا وَمُرْسَهَا إِنَّ رَبِّي لَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

صرف عمرہ کی نیت :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي -

حج افراد یعنی صرف حج کی نیت :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحُجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي نَوَيْتُ الْحُجَّ
وَاحْرَمْتُ بِهِ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالَى -

حج تمتع کی نیت :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي نَوَيْتُ
الْعُمْرَةَ وَاحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالَى -

حج قرآن یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیت :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحُجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي
نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحُجَّ وَاحْرَمْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالَى -

تَلْبِيهِ عَنِّي لَبَّيْكَ كَهِنَا :

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيكَ لَكَ ط اللَّهُمَّ أَحْرَمَ
لَكَ شَعْرِي وَبَشْرِي وَعَظْمِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيبِ
كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَتهَ عَلَى الْمُحْرَمِ ابْتغَى بِذَلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلَّهُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّيْكَ ذَا النِّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّيْكَ
مَرْغُوبًا وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
حَقًّا تَعَبُّدًا أَوْ رِقًّا لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحِصَى
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مِنْ عَبْدٍ أَبَقَ إِلَيْكَ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَرَّاحَ الْكُرُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَنَا عَبْدُكَ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى آدَاءِ فَرِيضِ الْحَجِّ
وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لَكَ وَأَمَنُوا
بِوَعْدِكَ وَابْتَغُوا أَمْرَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ
رَضِيَتْ عَنْهُمْ وَأَرْضِيَتْهُمْ وَقَبِلَتْهُمْ

شہر مکہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دعا :

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَامًا وَأَرْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا ،
اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ

هَارِبًا مِنْكَ إِلَيْكَ لَا أُودِي فَرَائِضَكَ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ
وَالْتَمِسُ رِضْوَانَكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّينَ إِلَيْكَ
وَالْخَائِفِينَ عُقُوبَتَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُقْبِلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ
وَتُدْخِلَنِي فِي رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّي بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِينَنِي
عَلَىٰ آدَاءِ فَرَائِضِكَ اللَّهُمَّ نَجِّنِي مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَأَدْخِلْنِي فِيهَا وَأَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

باب السلام میں داخلہ کی دعا :

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ
حِينَ رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - اَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ
وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ

خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دعا :

اللَّهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا

لَسْتُ نَبِيَّكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا
 وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ تَعْظِيمِهَا وَتَشْرِيفِهَا مِنْ حَجَّةٍ وَاعْتَمَرَةٍ
 تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً ۝ اللَّهُمَّ هَذَا بَيْتُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ
 أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِي
 وَلِوَالِدِيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِيدِكَ أَجْمَعِينَ ۝
 اللَّهُمَّ أَنْصِرْهُ نَصْرًا عَزِيمًا آمِينَ ۝

حجرِ اسود ویکھ کر دعا پڑھتے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ
 الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

طواف کی نیت :

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي
 سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ بِاللهِ تَعَالَى -

حجرِ اسود کی طرف ہتھیلیاں اٹھا کر یہ دعا پڑھیں :

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ط

اس کے بعد آپ طواف شروع کر دیجئے

پہلے چکر کی دُعا :

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ائِمَانًا بِكَ وَتَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ
وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ
الدَّائِمَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ
يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

دوسرے چکر کی دُعا :

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتِكَ وَالْحَرَمَ حَرَمَكَ وَالْأَمْنَ

أَمْنِكَ وَالْعَبْدَ عَبْدِكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا
 مَقَامُ الْعَائِدِيكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمِ لِحُومَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى
 النَّارِ اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّرْ بَيْنَهُ فِي قُلُوبِنَا وَكْرَهُ
 إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ ط
 اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ ارزُقْنِي الْجَنَّةَ
 بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ
 يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ط
تیسرے چکر کی دعا :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالشَّرْكِ وَالشَّقَاقِ وَالنَّفَاقِ
 وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ
 وَالْوَالِدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
 الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

چوتھے چکر کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ جَآ مَبْرُوْرًا وَّوَسْعِيًا مَّشْكُوْرًا وَاَوْذِنَا مَغْفُوْرًا
وَعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرًا يَا عَلِيْمًا فِي الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
اِثْمٍ وَالْفَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ
رَبِّ قِنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَنِيْ
وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

پانچویں چکر کی دعا:

اللَّهُمَّ أَظْلَمَنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَأَسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِئِيَّةً مَرِيئَةً لَا نَظْمًا بَعْدَهَا أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتَ مِنْهُ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ -

مستجاب یعنی رکنِ بمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا ائْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بچھٹے چکر کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ

وَحُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ مَا كَانَ
 لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِي لِيَخْلُقَكَ فَتَحْمِلَهُ عَنِّي وَ
 اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ
 وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي
 بَيْتِكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ وَأَنْتَ يَا اللَّهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ
 عَظِيمٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاغْفِرْ عَنِّي -

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ
 يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ -

ساتویں پکر کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلًا وَيَقِينًا صَادِقًا
 وَرِزْقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَ
 حَلَالَ طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَصُوحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ
 وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ
 وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ
 النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَالْحَقِّي

بِالصَّالِحِينَ -

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ
يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ -

طواف کے بعد مقام ملتزم کی دعا :

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اعْتَقُ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا
وَأُمَّهَاتِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ
وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَأَقِفْ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَمِئًا
بِعُتَابِكَ مُتَدَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عَذَابَكَ
يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي
وَتَضَعَهُ وَنَهْرِي وَتُصَلِّحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُنَوِّرَ لِي
فِي قَبْرِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى
مِنَ الْجَنَّةِ ط

یا وایجاد، یا ماجد لا تُزِلْ عَنِّي نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ

اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ
 مِنْ كُلِّ آثِمٍ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعُفَافَ وَالغِنَى رَبَّنَا
 تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ
 التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

مقام ابراہیم کی دعا :

وَإِتَّخِذْ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَأَقْبِلْ مَعْدِرَتِي
 وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي
 فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يَبَاشِرُ قَلْبِي
 وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّه لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ
 لِي رِضًا مِنْكَ بِهَا قَسَمْتَ لِي أَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 تَوْفَّقَنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا
 فِي مَقَامِنَا هَذَا ذَنْبًا إِلَّا اغْفِرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا
 حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسِّرْتَهَا فَيَسِّرْ أُمُورَنَا وَاشْرَحْ
 صُدُورَنَا وَنُورْ قُلُوبَنَا وَانْحِتْ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالَنَا اللَّهُمَّ
 تَوْفَّقْنَا مُسْلِمِينَ وَاحِينًا مُسْلِمِينَ وَالْحَقِيقًا بِالصَّالِحِينَ غَيْرِ

خزایا وَلَا مَفْتُونِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
مقام حجر اسماعیل علیہ السلام کی دعا (عظیم کے اندر)

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ
 وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَلَغْفِرْ لِي
 فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
 مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ اللَّهُمَّ بِاسْمَائِكَ
 الْحُسْنَى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا طَهَّرْ قُلُوبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ
 يُبَاغِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَآمِنَّا عَلَى السُّنَّةِ
 وَالْجَمَاعَةِ وَالشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِي وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِي
 وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّي وَاشْفَلْ بِالْأَعْتَابِ فِكْرِي
 وَقِنِي شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَاجْرِنِي مِنْهُ يَا رَحْمَنُ
 حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ عَلَيَّ سُلْطَانٌ رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا
 فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

زمزم شریف پینے وقت قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھیں :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا وَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَقَلْبًا
خَاشِعًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ عِلْمَانًا فِعَالًا وَ أَوْلَادًا صَالِحًا
وَ رِزْقًا وَ إِسْعَاحِلًا طَيِّبًا كَثِيرًا وَ عَمَلًا صَالِحًا
مَقْبُولًا وَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً
عِنْدَ الْمَوْتِ وَ رَحْمَةً وَ مَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ شِفَاءً مِّنْ
كُلِّ دَاءٍ وَ سَقِيْرًا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر قبلہ رخ ہو کر
یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِي
وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّي سَبْعَةَ أَشْرَاطٍ بِاللهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ -
أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ
اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ
بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ -

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ
وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ
عَلَى مَا هَدَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى

مَا أَلْهَمَنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِي
 لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ
 جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ
 إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
 فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ
 فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعِشْيَا وَحِينَ تُظْهِرُونَ
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
 وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ،
 اللَّهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُزِعَنَّهُ
 مِنِّي حَتَّى تُوَفِّيَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
 لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ
 وَأَعِزَّنِي مِنَ مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
 يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ وَأَنْبِيَآئَكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ
 الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي الْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى اللَّهُمَّ

أَحْيَيْتَنِي عَلَى سُنَّةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَتَوَفَّيْتَنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِّقُنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي
 مِنْ وَرَثَةِ النَّعِيمِ وَاعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اللَّهُمَّ
 إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَنَسْأَلُكَ عِلْمًا
 نَافِعًا وَوَقْفِينًا صَادِقًا وَدِينًا قِيمًا وَنَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
 مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَنَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ الْغِنَى
 عَنِ النَّاسِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِينَةَ
 عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الدَّاكِرُونَ وَغَفَلَ
 عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ -

اب آپ سعی شروع کر دیں۔

سعی کے پہلے پکر کی دعا :

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ
 الْكَرِيمِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ
 وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ
 وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا شَيْءَ
 قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ دَائِمٌ لَا يَمُوتُ

نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ
 رَحْمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَبِّ اغْفِرْ وَأَرْحَمْ وَاعْفُ
 وَتَكْرُمُ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ رَبِّ بَرِّدْ دِي عِلْمًا وَلَا تُزِعْ
 قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
 إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي وَبَصَرِي لِأَنَّ
 إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
 وَبِعَافِيَّتِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ،
 أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ فَلِكِ الْحَمْدُ حَتَّىٰ تَرْضَىٰ .
 إِنَّ الصَّفْ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
 أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
 فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

چوتھے پکری دُعا :

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
 مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ

مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ
 الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِينُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ
 مِنِّي حَتَّى تَتَوَفَّاءَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَ
 فِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا - اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
 وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
 وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ
 مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيَّاحُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - سُبْحَانَكَ مَا
 عِبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ وَمَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ
 ذِكْرِكَ يَا اللَّهُ رَبِّ اغْفِرْ وَأَرْحَمْ وَأَعْفُ وَتَكْرَمْ وَتَجَاوَزْ
 عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَعَزُّ
 الْأَكْرَمُ إِنَّ الصِّفَا وَالْمُرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ
 الْبَيْتَ أَوْ عَتَمَ فَلَاجِنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ
 تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلَيْهِ.

پانچویں پکڑ کی دعا:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ
 مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اللَّهُ، سُبْحَانَكَ مَا أَعْلَانَاكَ

يَا اللَّهُ، اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكِرْهُ
 إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ رَاجِعِلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ
 رَبِّ اغْفِرْ وَارْسُدْ رَاعِفٌ وَتَكْرَمٌ وَتَجَاوِزٌ عَمَّا تَعْلَمُ
 إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ
 يَوْمَ تَبْعَتْ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَنَقِّنِي بِالتَّقْوَى
 وَاغْفِرْ لِي فِي الْأَخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ
 وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّيِّمَ الْمُقِيمَ
 الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ أَبَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
 وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَفِي
 فَوْقِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا رَبِّ
 اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
 شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
 أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ.

چھٹے پکڑ کی دعا:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ
 الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا يَسَاءَهُ
 مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. اللَّهُمَّ إِنِّي

اسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقَىٰ وَالعِفَافَ وَالعِغْيَ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرِضَاكَ
 وَالجَنَّةِ وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا يَقْرَبُنِي اليَهُامُنُ
 قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ اللَّهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ
 اسْتَفْنَيْنَا وَفِي كَنْفِكَ وَانْعَامِكَ وَعَطَائِكَ وَاحْسَانِكَ اصْبَحْنَا
 وَآمَسَيْنَا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَيْءٌ وَالْآخِرُ فَلَا بَعْدَكَ
 شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُونَكَ
 نَعُوذُ بِكَ مِنَ الفَلَسِ وَالكَسَلِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَفِتْنَةِ العِغْيِ
 وَنَسْأَلُكَ الفَوْزَ بِالجَنَّةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ
 وَتَكْرَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ
 أَنْتَ اللهُ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ إِنَّ الصِّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ
 فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ
 بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلَيْهِ.

سعی کے ساتویں یعنی آخری حکم کی دعا:

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ
 كَثِيرًا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قَلْبِي وَكِرَّهُ
 إِلَى الكُفْرِ وَالفُسُوقِ وَالعِصْيَانِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الرَّاشِدِينَ
 رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكْرَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ

يَا وَاسِعَ الْغُفْرَةِ يَا آمِينَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي نَفْسِي وَوَلَدِي
وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي.

میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ،
اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ
مَالِي وَلَكَ يَا رَبِّ تَرَاتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَوَسْوَاسَةِ الصُّدُورِ وَشَتَاتِ الْأُمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ.

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي اللَّهُمَّ يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ وَمُنْزِلَ الْبُرُكَاتِ
وَفَاطِرَ الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَاوَاتِ ضَجَعْتُ إِلَيْكَ الْأَصْوَاتُ
بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ نَسْأَلُكَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِي الْآتِسَانِي
فِي دَائِرِ الْبَلَاءِ إِذَا نَسِيتُنِي أَهْلُ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي
وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ
شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَفِيتُ الْمُسْتَجِيرُ

الْوَجَلُ الْمَشْفِقُ الْمَعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمَسْكِينِ
 وَابْتِهَالُ الْيَكِّ ابْتِهَالُ الْمَذْنِبِ الدَّلِيلِ وَأَدْعُوكَ
 دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ مَنْ خَضَعَتْ إِلَيْكَ لَكَ رَقَبَتُهُ
 وَفَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهُ، وَذَلَّتْ لَكَ جَبْهَتُهُ وَرَغِمَ
 لَكَ أَنْفُهُ، اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَكُنْ
 رَوْفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَأَكْرَمَ الْمُعْطِينَ، اللَّهُمَّ
 رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ. اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي
 إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 مَغْفِرَةً تُصْلِحُ بِهَا شَأْنِي فِي الدَّارَيْنِ وَارْحَمْنِي
 رَحْمَةً وَاسِعَةً اسْعُدْ بِهَا فِي الدَّارَيْنِ وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَصُوحًا
 لَا أَنْكُرُهَا أَبَدًا وَالزَّمَنِي سَبِيلَ الْإِسْتِقَامَةِ لَا أَرْيَغُ
 عَنْهَا أَبَدًا اللَّهُمَّ انْقَلِبْنِي مِنْ ذِلِّ الْمَعْصِيَةِ إِلَى عِزِّ الطَّاعَةِ
 وَاصْفِيْنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاعْزِزْنِي بِفَضْلِكَ عَنْ
 سِوَاكَ. وَنَوِّرْ قَلْبِي وَقَبْرِي وَاهْدِنِي، وَأَعِزَّنِي مِنَ
 الشَّرِّ كُلِّهِ. وَاجْمَعْ لِي الْخَيْرَ كُلَّهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعِفَافَ وَالغِنَى. اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْبُسْرَى
 وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى. وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ مَا أَبْقَيْتَنِي

اسْتَوْدَعْتُكَ دِينِي وَآمَانَتِي وَخَوَاتِيمَ عَمَلِي وَقَوْلِي وَبَدَنِي
 وَنَفْسِي وَاهْلِي وَاحْبَابِي وَسَائِرَ الْمُسْلِمِينَ وَجَمِيعَ مَا
 أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَهُ آخِرَ عَهْدِي بِهَذَا الْمَوْقِفِ وَأَرْزُقْنِيهِ
 مَا بَقِيَتْ أَبَدًا، وَاجْعَلْنِي فِي هَذَا الْيَوْمِ مُسْتَجَابًا دُعَائِي
 مَفْضُورَةً ذُنُوبِي، وَأَعْطِنِي مِنَ الرِّضْوَانِ وَالرِّزْقِ
 الْوَاسِعِ الْحَلَالِ مَا تَقَرَّبَهُ عَيْنِي وَبَارِكْ لِي فِي جَمِيعِ
 أُمُورِي وَفِي الْأَهْلِ وَالْهَالِ وَالْوَالِدِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

طوافِ رخصت کی دعا :

اَبُوْنَ تَابُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعَدَهُ وَ
 نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ
 وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ حَمَلْتَنِي عَلَى دَابَّتِكَ وَسَيَّرْتَنِي
 فِي بِلَادِكَ حَتَّى أَدْخَلْتَنِي حَرَمَكَ وَأَمَّنَكَ وَقَدَّرَجَوْتَ بِحَسَنِ
 ظَنِّي أَنْ تَكُونَ قَدْ غَفَرْتَ لِي ذُنُوبِي فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
 الشُّكْرُ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ يَمِينِي وَمِنْ شِمَالِي وَمِنْ خَلْفِي
 وَمِنْ أَمَامِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي حَتَّى تُقَدِّمَنِي عَلَى أَهْلِي فَإِذَا
 أَقْدَمْتَنِي عَلَى أَهْلِي فَارْزُقْنِي مَوْوَنَةً عِيَالِي وَارْزُقْنِي مَوْوَنَةً

خَلَقَكَ أَجْمَعِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

حاضر می دربار رسالت مبارک صلی اللہ علیہ وسلم زیارت مدینہ منورہ

حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھیں :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِي وَقَايَةً مِنَ
النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ ۝

مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت دعا پہلی مرتبہ باب السلام سے داخل ہوں

بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا ۝ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالْيَكْرَمُ
يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَأَرْضِي قُرْبِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ

بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالْيَكْرَمُ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَأَرْضِي قُرْبِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقَكَ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَكَ
طَاعَتِكَ وَأَنْقَذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَعْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي
بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ریاض الجنۃ یا مسجد نبویؐ میں کسی بھی جگہ کمال ادا
کے ساتھ قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذِهِ رَوْضَةٌ
مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا
وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُورِ نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا
بِرِيَّارَتِهِ وَمَا ثَرَهُ الشَّرِيفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى
آلِهِ وَسَلَّمَ وَأَحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِهِ وَأَمْتِنَا
إِذَا تَمِيتُنَا عَلَى مَحَبَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَأَسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ
النُّورِ وَدِيْبِيْدِهِ الشَّرِيفَةَ شَرِيبَةَ هَبِيبَةَ مَرِيْبَةَ لَا نَظْمَاءُ
بَعْدَهَا أَبَدًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سَلَامٌ بَدْرُكَاهِ سُرُورِ كَوْنِنِ رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيمُ وَالرَّسُولُ الْعَظِيمُ
 الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيبَنَا وَقُرَّةَ أَعْيُنِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا نُورَ عَرْشِ
 اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ عِنْدَ اللَّهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
 وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّكَ الْعَظِيمِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا
 أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
 لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنَ هَاشِمٍ يَا طَاهِرَ يَاسِينَ
 يَا بَشِيرَ يَا سَرَّاجَ يَا مُنِيرَ يَا مُقَدِّمَ جَيْشِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَهَا أَنَا يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِي
 وَمِنْ عَمَلِي وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيرًا بِكَ إِلَى رَبِّي فَاشْفَعْ لِي
 يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْفُجْأَةِ يَا سَرَّاجَ الظُّلْمَةِ اجْرِي
 بِهِ يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ
 زَائِرِينَ وَقَصْدُنَاكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى بَابِكَ الْعَالِي وَاقِفِينَ وَمَحْتَكِ
 عَارِفِينَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَنُ بَابِ شَفَاعَتِكَ

مَحْرُومِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ط اسألك الشفاعة
 وأسأل الله تعالى لك الوسيلة والفضيلة والدرجة
 الرفيعة والمقام المحمود والحوض المورود والشفاعة
 العظيمة في يوم القيمة ويوم المشهود ط

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْقَاعِ اعْظِمُهُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكْفُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرَانْتِ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

أَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ ط أَنْتَ
 الْمُشَفَّعُ أَنْتَ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا مَا
 زَلَّتِ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
 وَادَّيْتِ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتِ
 الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَبَدْتِ رَبَّكَ
 حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ ط جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ وَالِدَيْنَا وَعَنْ
 الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
 يَوْمَ الْعُرْضِ يَوْمَ الْفُرْعِ الْأَكْبَرِ ط يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا
 بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ط اشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا
 وَلَا وِلَادِنَا وَلَا زَوَاجِنَا وَلَا إِخْوَانِنَا وَلَا إِخْوَاتِنَا وَلِمَنْ سَأَلْنَا
 وَمَنْ سَأَلْنَا مِنْ أَوْلَادِنَا وَلَا إِسَاتِدَتِنَا وَلَا جِيرَانِنَا وَلِمَنْ أَوْصَانَا

وَقَلَدْنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْإِكِّ وَذُرِّيَّتِكَ فِي كُلِّ أَنْ وَلِحُظَّةٍ عَدَدَ
 كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفٍ مَرَّةٍ مِنْ عِبِيدِكَ بِرِضَاءِ الْمُصْطَفَى
 الْأَعْظَمِيِّ بْنِ صَدْرِ الشَّرِيعَةِ أَمْجَدُ عَلَى يَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ
 فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ -

سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار پڑھتے۔ اس کے بعد اپنی مادری زبان میں
 دعا کیجئے۔ درود اکبر بھی پڑھتے۔

خليفة اول امير المؤمنين سيدنا صديق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھتے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أبا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
 رَسُولِ اللَّهِ ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ
 أَنْفَقَ مَالَهُ كُفْلًا فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ حَتَّى تَحَلَّلَ
 بِالْعِبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى
 وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصَهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى
 وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

سورہ فاتحہ و اخلاص و دعا پڑھتے

خليفة دوم امير المؤمنين سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه پر سلام پڑھئے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمَحْرَابِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ دِينِ الْإِسْلَامِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا مُكْسِرَ الْأَصْنَامِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُنْتَهَمَ الْأَرْبَعِينَ ط
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَزَّ الْأَسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعْفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ ط أَنْتَ الَّذِي قَالَ
 فِي حَقِّكَ سَيِّدَ الْبَشَرِ ط لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِي لَكَانَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَارْضَاكَ أَحْسَنَ
 الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصَهْرَ النَّبِيِّ
 الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ - سورة فاتحه و اخلاص و دعا پڑھیے

درمیان میں کھڑے ہو کر یہ دو خلفاء رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيفَتِي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرِي
 رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِينِي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ
 عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ ط وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسْأَلُكُمَا
 الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارِكُ

وَسَلِّمْ - سُورَةُ فَاتِحَةٍ وَاخْلَاصٍ وَدُعَايُ طَرِيقَةٍ -

وحی اُنسنے کی جگہ اور اُمہات المؤمنین کے سہرا حُجروں کے
قریب سلام پڑھیے

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا رَجَاءَ السَّائِلِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ وَحِزْنَ
الْمُتَوَكِّلِينَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُلْطَانَ يَا سُبْحَانَ
يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّاتِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَسَيِّدِنَا
عُمَرَ الْفَارُوقِ وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ وَسَيِّدِنَا عَلِيٍّ
الْمُرْتَضَى وَأَنْتَ يَا اللَّهُ الرَّبُّ الْأَعْلَى فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَبِجَاهِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَأَنْتَ الْمُحْسِنُ الْيَنَابِغِ وَبِجَاهِ
سَيِّدِنَا إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْتَ يَا اللَّهُ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ
إِسْمِعْ دُعَاءَنَا وَتَقَبَّلْ نِيَّتَنَا وَأَمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عِيُوبَنَا
وَاعْفِرْ ذُنُوبَنَا وَأَرْحَمْ أَمْوَاتَنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا يَا اللَّهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِدِينَ الْفَائِزِينَ
الشَّاكِرِينَ الْمَجْبُورِينَ مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

سورة فاتحہ، اخلاص و دعا پڑھیے

جنت اُستیع کی طرف منہ کر کے یہ سلام پڑھیے :

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبُقْعِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِيعِ
 أَنْتُمُ السَّابِقُونَ نَحْنُ أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ ۚ ابْشُرُوا
 بِأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
 أَنْسَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَّفَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِ أَشْهَدَانِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدَانِ مُحَمَّدًا
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ - سورة فاتحه، اخلاص دعا پڑھیے -

باب جبریل پر کھڑے ہو کر ملنکۃ المقربین پر سلام پڑھیے :

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاجِرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَامِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدَ نَاسِرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا
 عِزُّرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ
 الْمُقَرَّبِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ كَافَّةً ۚ السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - سورة فاتحه اخلاص، دعا پڑھیے -

باب النبی پر کھڑے ہو کر جبریل اُحد کی طرف منہ کر کے شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۚ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا عَرَّ رَسُولِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَرَّ حَبِيبِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا عَرَّ نَبِيِّ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَرَّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَيَا أَسَدَ اللَّهِ وَيَا أَسَدَ رَسُولِهِ ط ،
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سَعْدَاءُ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّائِرِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ
 أُحُدٍ كَأَنَّكَ عَامَّةٌ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سورہ فاتحہ اخلاص، دعا پڑھتے

روضہ مبارک کے سرٹائے کی طرف سیدنا فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ
 پر سلام پڑھتے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ط
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَامِسَةَ
 أَهْلِ الْكِسَاءِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ فِي الْجَنَّةِ ط
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ
 الْكُوكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابِّينِ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ
 الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

وَعَلَىٰ أَبِيكَ الْمُصْطَفَىٰ وَبِعَلِّكَ عَلِيًّا الْمُرْتَضَىٰ وَابْنَيْكَ الْحَسَيْنِ
وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ . سُورَةُ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ ، دَعَا پڑھیے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف کی دعا :

اب یہاں سے قبلہ کی طرف سرک کر ریاض الجنۃ میں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں ۔
لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فقلْ حَسْبِيَ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنَّ
اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ آمِن ۔

سُورَةُ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ . پڑھیے اور اپنی مادری زبان میں دعا کیجئے ۔

لبستہ ایچ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیے :

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ
إِنَّكُمْ سَلَفُنَا وَإِنَّا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْفُونَ . سُورَةُ فَاتِحَةِ
اخْلَاصِ وَدَعَا پڑھیے ۔

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَ نَبِيِّ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 زَوْجَ رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَ حَبِيبِ اللَّهِ ط
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ
 وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ
 مَسْكَنَكَ وَمَأْوَاكَ كُنَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 سُورَةُ فَاتِحَةٍ، اخْلَاصٌ، دَعَا يُرْتَدُّ

خاتونِ جنتِ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ ط رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ
 وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ
 وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 سُورَةُ فَاتِحَةٍ، اخْلَاصٌ، دَعَا يُرْتَدُّ

بنات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَاتِ
 رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُنَّ وَأَرْضَاكُنَّ أَحْسَنَ الرِّضَى
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلًا لَكُنَّ وَمَسْكَنًا لَكُنَّ وَمَحَلًّا لَكُنَّ وَمَا وَكُنَّ
السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -
سُورَةُ فَاتِحَةٍ، اخْلَاصِ دُعَايَ طُرُيَّةِ -

امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اسْتَحْيَيْتَ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ ۝ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِإِمَامَتِهِ وَسِرَاجَ
اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
مَنْزِلًا لَكَ وَمَسْكَنًا لَكَ وَمَحَلًّا لَكَ وَمَا وَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - سُورَةُ فَاتِحَةٍ اخْلَاصِ دُعَايَ طُرُيَّةِ

جنت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھیں :

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا مِنْهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَأَوْلِيَائِكَ
الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرَجِينَ وَلَا بِشْنَاءِ
النَّاسِ مَعْرُورِينَ وَلَا يَأْكُلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ ۝

جبل احد پر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام پڑھیے :

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَمِيرَ حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيبِ اللَّهِ ط سُورَةُ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ دَعَا پڑھیے۔

شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أُحُدِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ
رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّكَ عَامَّةٌ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا سَعْدَاءُ يَا شُهَدَاءُ يَا نَجَبَاءُ يَا نُبَّاءُ يَا أَهْلَ الصِّدْقِ
وَالْوَفَاءِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَوَّ
جِهَادِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أُحُدِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

سلام بحالت مجموعی :

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَعْدَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ
أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ
وَمَاؤَكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔
جبل احد پر حضور کے دندان مبارک شہید ہونے کی جگہ دعا پڑھیے :

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذِهِ قُبَّةُ الثَّنَائِيَا وَمُصَلَّى نَبِيِّنَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَا ثَرَهُ
الشَّرِيفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط سورة فاتحة اخلاص، دعا پڑھیے۔

مدینہ منورہ سے بوقتِ رخصتی حضور ﷺ الوداعی سلام پڑھیے:

الْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط الْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط الْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
الْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط الْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط الْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
الْفِرَاقُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْأَمَانُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط لَا جَعَلَهُ
اللَّهُ تَعَالَى إِخْرَ الْعَهْدِ إِلَّا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنْ
الْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ
إِنْ عَشْتُ أَنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَنَّتْكَ وَإِنْ مِتُّ فَأُودِعْتُ عِنْدَكَ
شَهَادَتِي وَأَمَانَتِي وَعَهْدِي وَمِيثَاقِي مِنْ يَوْمِنَا هَذَا إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ط وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ط آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ط بِحَقِّ
طه وَيَسَّ -

سلام وداع کے بعد

جب ارادہ وطن کی واپسی کی جانب ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھیے،

پھر دین و دنیا کی حاجات کے لئے اور حج و زیارت کے قبول ہونے کی اور گھر خیریت کے ساتھ پہنچنے کی دعائوں کے اور یوں عرض کرے۔ "اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ کرنا بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا سہل اور آسان فرما، ان کی حضوری اور میرے لئے سلامتی اور عافیت دین و دنیا کی مقدر فرما اور میں اپنے گھر عافیت اور سلامتی کے ساتھ جاؤں۔ اجر و ثواب ارحم الراحمین مقدر فرما دے میرے لئے۔ آمین یا رب العالمین۔"

اور اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکلانے کی کوشش کرے۔ اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ پھر روتا ہوا اور مفارقت دربار رسالت پر حسرت و افسوس کرتا ہوا چلے اور جو میسر ہو فقرا و مدینہ پر صدقہ کر دے اور جب اپنی بستی کے قریب آجائے تو یہ دعا پڑھے۔

اٰمِنُوْنَ تَاٰمِنُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اپنے شہر میں داخل ہو کر پہلے مسجد میں جاتے اور دو چار رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ط

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اس سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

طواف وداع واجب		افعال عمرہ	
افعال و تشریح		شرط	احرام عمرہ
شرط	احرام حج و عمرہ	رکن	طواف مع رمل
رکن (فرض)	طواف عمرہ مع رمل	واجب	سعی
واجب	سعی عمرہ	واجب	سرمنڈانا یا کترانا
سنت	طواف قدم مع رمل	افعال حج افراد	
واجب	سعی		
رکن (فرض)	وقوف عرفہ	شرط	احرام
واجب	وقوف مزدلفہ	سنت	طواف قدم
واجب	رمی جمرہ عقبہ	رکن (فرض)	وقوف عرفہ
افعال تمتع جب کہ ہدی ساتھ نہ ہو		واجب	وقوف مزدلفہ
		واجب	رمی جمرہ عقبہ
شرط	احرام عمرہ	اختیاری	قربانی
رکن (فرض)	طواف عمرہ مع رمل	واجب	سرمنڈانا یا بال کترانا
واجب	سعی عمرہ	رکن (فرض)	طواف زیارت
واجب	سرکے بال منڈوانا یا کترانا	واجب	سعی
شرط	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	واجب	رمی جمار

واجب	دقوف مزدلفہ	افعال تمنع جب کہ ہدی
واجب	رمی حمرہ عقبہ	نامتھ ہو
واجب	قربانی	شرط
واجب	سر منڈوانا یا بال کتروانا	طوافِ عسرہ مع رمل رکن (فرض)
واجب	طوافِ زیارت مع رمل رکن (فرض)	سعی عسرہ واجب
واجب	سعی	سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب
واجب	رمی جمار	آٹھویں ذمی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا۔ شرط
واجب	طوافِ وداع	دقوف عرفہ رکن

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- ۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
 - ۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
 - ۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔
 - ۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔
 - ۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔
- حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
- ۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔
 - ۲۔ تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو اس کا ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ (۳) تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنت کی قیمت ادا ہوگی۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اب تو میں روزانہ رات کو یہی عملیات
کر کے سویا کروں گا۔

(۴) دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ
دولہٹنے والوں میں صلح کرانے کے برابر
ثواب ہوگا (۵) چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ
کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

مقبول دُائی،

وقال تعالیٰ : اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ

السُّوءَ

۱۔ وعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالترمذی۔

۲۔ عن أنس رضي الله عنه قال : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ متفق عليه

۳۔ عن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَصْرِفِ الْقُلُوبِ
صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ۔ رواه مسلم

۴۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدُرُكِ
الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ متفق عليه۔

۵ - عن علي رضي الله عنه قال : قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : قل اللهم اهديني وسددني روفي روايته اللهم إني أسألك الهدى والسداد. رواه مسلم

۶ - عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دعائه : اللهم إني أعوذ بك من شر ما عملت ومن شرمالم أعمل. رواه مسلم

۷ - عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل والبخل والههم وعذاب القبر، اللهم انت نفسي تقواها ونرکها انت خير من زکاها انت وليها ومولاها اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها. رواه مسلم

۸ - عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كان يدعوهؤلاء الكلمات : اللهم إني أعوذ بك من فتنة القبر وعذاب النار ومن شر الفنى والفقر. رواه أبو داود والترمذى

۹ - عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول : اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق والاعمال والاهواد. رواه الترمذى -

١٠- عن أنس رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان

يقول: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُنَانِ

وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ رواه أبو داود

١١- عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: كان رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ

فَإِنَّهُ بئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بُسَّتِ

الْبَطَانَةُ رواه أبو داود

١٢- عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال: عَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِي حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُو بِهِمَا

اللَّهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي - رواه الترمذى

١٣- عن أبو الفضل العباس بن عبد المطلب رضى الله

عنه قال: قلت يا رسول الله عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ تَعَالَى

قَالَ: سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ لِي يَا عَبَّاسُ

يَا عَمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - رواه الترمذى

١٤- عن شهر بن حوشب قال: قُلْتُ لِأُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَكْثَرَ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ قَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۵ - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي
يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي
وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۱۶ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَطْوَا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ^(۱)

۱۷ - عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ
شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ
شَيْئًا فَقَالَ أَلَا ادَّكَّرْتُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ: اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ
وَعَلَيْكَ الْبَدَاغُ وَالْأَسْحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۸ - عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال : کان من دُعاءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْفَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ - رواه الحاكم

۱۹ - اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ مَا فِي عِلْمِكَ مِنْ الْعَدَدِ فِي کُلِّ لَمْحَةٍ مِنَ الْاَزَلِ اِلَى الْاَبَدِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

۲۰ - عن ابي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال : اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

۲۱ - عن شتير بن شکر عن ابيه رضی اللہ عنہ انّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال : اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِّیْ یَعْنِیْ فَرْجَهُ

۲۲ - عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال : اللّٰهُمَّ اَلْهَمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِزَّنِیْ مِنْ

شَرِّ نَفْسِي

۲۳ - عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ بِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ

۲۴ - عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخِطِكَ

۲۵ - عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَبِرُدِّي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ

۲۶ - عن أبي مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَهْدِنِي وَعَافِنِي وَأَرْزُقْنِي

۲۷ - عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَسِعْ

لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي

۲۸ - عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وآله

وسلم قال : اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ

۲۹ - عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى
وَالْتَقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى

۳۰ - عن عمر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

قال : اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآكِرْمْنَا وَلَا تِهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا
تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤَثِّرْ عَلَيْنَا وَأَسْرُضْنَا وَأَرْضْ عَنَّا

۳۱ - عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم اللَّهُمَّ إِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مَا لَا تَمْلِكُهُ
إِلَّا بِكَ اللَّهُمَّ فَأَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيكَ عَنَّا

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ

مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا
 مَا أَحْيَيْتِنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا
 وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا
 تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا
 بِذُنُوبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ وَلَا يَرْحَمُنَا

۳۲ - عن أبي هريرة رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه
 وسلم قال: اللَّهُمَّ أ صَلِّحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةٌ أَمْرِي
 وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي
 فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ
 الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ

۳۳ - عن عائشة رضى الله عنها أن النبي صلى الله عليه
 وسلم قال: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِّنِي بِالرَّفِيقِ
 الْأَعْلَى

۳۴ - عن بُرَيْدَةَ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي شَكُورًا وَاجْعَلْنِي صَبُورًا
 وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا

۳۵ - عن أبي بريدة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم قال : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ

۳۶ - عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَغَافَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
۳۷ - عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال : اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

۳۸ - وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال
اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
وَالْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مسنون دُعائیں

قبولیت دُعاکب اور کیسے :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص طویل سفر میں ہے پر اگندہ حال، غبار آلود دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے: اے رب! اے رب! مگر اس کی خوراک حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام کا ہے، حرام کی غذا سے نشوونما پا رہا ہے۔ بھلا ایسے شخص کی دُعائیں کب سنی جاتے گی (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دُعائیں قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دُعائیں مانگتا ہے، اللہ اس کی دُعائیں قبول کرتا ہے پس یا تو دنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کیلئے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دُعائے مقدار اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعائے کفر سے یا جلدی نہ مچاتے۔ (ترمذی)

صبح ہونے پر :-

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ
وَالَيْكَ الْمَصِيرُ ط
شام ہونے پر :-

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ
نَمُوتُ وَالَيْكَ النُّشُورُ ط

سونے کے وقت :

بِسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا

بیدار ہونے پر :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ط

خواب دیکھنے پر :-

خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَنَا، وَشَرًّا عَلَيَّ أَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلا سے باہر آتے وقت :-

غُفْرَانَكَ

وضو کرتے وقت :-

أَتَوْضَأُ بِسْمِ اللَّهِ

وضو کرنے کے بعد :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ

وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ط

اذان سننے کے بعد :-

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّائِمَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ابْنِ
مُحَمَّدٍ ابْنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا
الَّذِي وَعَدْتَهُ -

شیطانی وسوسوں سے بچنے کیلئے :

رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ يَحْضُرُونِ ۝
(المومنون ۹۷-۹۸)

بیمار کی عیادت پر :-

اللَّهُمَّ اذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي
لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُفَادِرُ سَقَمًا -

مریض کی وفات پر :-

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ
فِي عَقِيْبِهِ فِي الْغَائِبِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَاوَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط وَاَفْتَحْ
لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوْمِهِ فِيهِ -

نماز جنازہ :-

نماز جنازہ میں چار تکبیریں (اللہ اکبر) کہی جائیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا:۔
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
 وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

دوسری تکبیر کے بعد درود:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝

تیسری تکبیر کے بعد دعا۔ اگر میت بالغ مرد یا عورت ہے :-

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا
 وَذَكَرْنَا وَأُنْثَانَا. اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى
 الْإِسْلَامِ ۝ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ ۝

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ
 لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا -

اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو اجعلہ کے بجائے اجعلہا اور شافعًا

وَمُشَفَّعًا کے بجائے شافعة وَمُشَفَّعَةً پڑھنا چاہیے اور اللہ اکبر

کہہ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت: بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ -

قبر پر مٹی ڈالتے وقت :

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف سے ابتدا کی جاتے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے۔ **مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ** (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا)۔ دوسری مرتبہ **وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ** (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى** (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

عام طور پر قبرستان جانے پر :

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ يَا سِرِّمِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَإِنَّا بِإِشْتَاءِ اللَّهِ بِكُمْ لَاحِقُونَ ط نَسَلُ اللَّهُ لَنَاوَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت :

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد نکلنے وقت :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

گھر سے نکلنے پر :

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط

گھر میں داخل ہونے پر :
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ
وَلَجْنَا بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

سفر پر روانہ ہونے پر :

أَسْتَوِدُّ عَكَرَ اللَّهِ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ

سواری پر سوار ہونے پر :

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝
وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

سفر سے واپسی پر :

اللَّهُمَّ نَسَأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا
بَعْدَهُ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَأْبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ - أَيُّوُنَ
تَأْيِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ -

کسی بستی میں داخلہ پر : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (یہ تین مرتبہ پڑھے)

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِيبَنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِيبَ صَالِحِ أَهْلِهَا
إِلَيْنَا. (طبرانی السند جيد)

بادل آتا دیکھ کر:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ أَدْرَاكَ رُوحَهُ بَرَسَ لَكَ تَوَاسُطِ
فِرَاتِهِ : اللَّهُمَّ صَبِيًّا نَافِعًا

بجلی کے کرٹکنے پر:

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلِيكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ط (المرعۃ ۱۳)

اندھی کے آنے پر:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ
بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ (صحیح مسلم)

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي ذُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
شُرِّ وَبَرِّهِمْ. (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم)

کوئی مصیبت آنے پر:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

بے چینی اور اضطراب پر :

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ... لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ط
ادائیگی قرض کے لئے :

اللّٰهُمَّ كَفِّنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ
 عَمَّنْ سِوَاكَ - اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ
 وَالْعَنَجْرِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَصَلْعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ
 الرِّجَالِ -

اچھی چیز دیکھنے پر : مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ -

بری چیز دیکھنے پر : الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

شادی پر مبارکباد : بَارِكْ اللهُ لَكَ وَبَارِكْ عَلَيْكُمْ وَجَمْعَ بَيْنِكُمْ فِيْ خَيْرٍ -

شادی پر شوہر کی دُعا :

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
 وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
خلوت پر : بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

بچے کی ولادت پر:

آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات کی تلاوت کرو اور معوذتین (سورۃ فلق اور

الناس) سے ان پر دم کیجئے

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ
أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ تَفُتُّ يَفُتُّ يَفُتُّ يَفُتُّ يَفُتُّ يَفُتُّ
حَثِيثًا ۗ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ أَدْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (الاعراف: آیت ۵۴)

تحفہ لینے اور دینے پر:

تحفہ لینے پر: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ تحفہ دینے پر: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ
نیا لباس پہننے پر:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَضَ قَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ
مَصِيبَتِ زَوْجٍ وَيَكْفِيكَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا

ابْتَلَاكَ اللَّهُ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا
مجلس کے خاتمہ پر:

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
مُعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ
الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مِضَافًا الدُّنْيَا. اللَّهُمَّ امْتِعْنَا بِسَاعَاتِنَا

وَابْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ
ثَارِنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ
مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَهُمِّنَّا وَلَا مَبْلَغَ
عِلْمِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مِنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

کھانا شروع کرنے پر: جب تم کھانا کھانے لگو تو شروع میں بسم اللہ کہو
اگر پہلے بسم اللہ کہنا بھول جاؤ تو بعد میں یہ پڑھ لو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ۔

کھانے کے بعد: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ
میزبان کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمِهِمْ
نیا پھل دیکھنے پر:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَا۔
نیا چاند دیکھنے پر:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهْلَةَ عَلَيْنَا بِالْاٰمِنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ
الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اَللّٰهُ۔
افطار کے وقت:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

لیلۃ القدر کی دعا : اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

نومسلم کی دعا : اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

جامع دعائیں

- (۱) اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔
- (۲) اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔
- (۳) اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فُجَاةٍ نِقْمَتِكَ وَمِنْ جَمِيْعِ سَخِيْطِكَ۔
- (۴) اللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِي الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔
- (۵) اللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
- (۶) اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلٰى الرَّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَنْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

مَنْ فَتَحَ لَهُمُ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ ط وَوَعَدَهُمْ
پاک ہے وہ ذات جس نے کھولا واسطے ان کے دروازہ رحمت کا اور رضامندی کا اور وعدہ

دُخُولَ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ كَمَا أَخْبَرَنَا نَبِيُّ الْاٰخِرِ الزَّمَانِ ط
دیا انکو داخل ہونے دروازے بہشت سے جیسے کہ خبر دی ہم کو نبی آخر الزمان

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا صَابِقُونَ
تحقیق یہی جنت کے ایک دروازہ ہے کہتے ہیں اسکو ریآن نہیں داخل ہونگے مگر روزے دار

شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ اللَّهَ اَكْبَرُ اِنَّ اللَّهَ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
ماہ رمضان کے - اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور

وَاللَّهُ اَكْبَرُ اِنَّ اللَّهَ اَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے سب تعریف پاک ہے

اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى نَبِيِّنَا فِيْ اَشْرَفِ لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِيْ شَهْرِ
وہ ذات جس نے نازل کیا قرآن کو اوپر نبی ہمارے کے زیچ بزرگ رات کے راتوں

رَمَضَانَ وَجَعَلَ قِيَامَهَا خَيْرًا مِّنْ قِيَامِ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعَدْلِ
پہینے رمضان کے سے اور قیام کیا اس کے بہتر قیام ہزار پہینے سے ساتھ عدل

وَالْاِحْسَانِ وَاَرْسَلَ فِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةَ لِتُبَلِّغَ سَلَامَهُ عَلٰى
اور احسان کے اور بھیجا بیچ اس کے فرشتوں کو واسطے پہنچا کے سلام اپنے اور نام

كٰفَّةٍ اَهْلِ الْحَقِّ وَالْاِيْقَانِ ط وَغَفَرَ لِهَمِّ جَمِيْعِ الْكٰبِرِ وَالْعَصِيَّانِ
اہل حق اور یقین کے اور بخش دے ان کے گناہ اور معاف فرمائے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہ اور خطائیں

اِنَّهُمْ صَلُّوا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
اے اللہ تو رحمت بھیج حضرت محمد پر اور ان کی آل پر رحمت بھیج سب نبیوں پر اور

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَلٰٓئِكَةٍ الْمُقَرَّبِيْنَ هِ وَعَلٰى عِبَادِ اللَّهِ
رسولوں پر سب فرشتوں، مقرب تیرے کے اور اوپر بندوں اللہ کے

الصَّالِحِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ه عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ
 نیکوں کیساتھ رحمت اپنی کے لئے سب سے زیادہ رحمت کرنیوالے بندو اللہ کے تحقیق

اللَّهُ يَا مَرْءًا بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ
 اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے صاحب قربت کے اور منع

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يُعْظِمُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ
 کرتا ہے بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت

وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ
 اور البتہ ذکر اللہ تعالیٰ کا بہت بلند اور بہت تیز اور بہت غالب اور بہت بزرگ اور

وَأَكْرَبُ

پورا۔ بڑا اور بزرگ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمْطَرَ أَقْطَارَ الرَّحْمَةِ مِنْ سَحَابِ
 سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے برسایا مینہ رحمت کا ابر بخشش کے سے

الْمَنْفِرَةِ وَنَوَّرَ قُلُوبَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِفَيْضَانِ الْوَأْسْرِ لَا إِلَهَ
 اور روشن کیا دل صاحب معرفت کا ساتھ پہنچانے نور کلمہ کے نہیں کوئی معبود

إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَشَرَحَ صُدُورَ الْمُؤْمِنِينَ
 سگر اللہ محمد بھیجے ہوتے اس کے ہیں اور کھولا سینہ مسلمانوں کا ساتھ

بِنُورِهِ أَذْكَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ
 نور کلمہ ذکر کے نہیں کوئی معبود سگر اللہ محمد بھیجے ہوتے اللہ کے ہیں اور گواہی دیتا ہوں

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور گواہی دیتا

مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ
ہوں میں تحقیق بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ
بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْوَرَىٰ بِدْرِ الْجُحَىٰ
واسطے اللہ کے بہت تعریف پھر درود اور سلام اوپر بہترین خلقت کے روشنی کرنے

نُورِ الْمُهْدَىٰ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ وَسُورِ الثَّقَلَيْنِ
والے بیچ اندھیرے نور ہدایت کے صاحب نزدیک دو کمانوں کے یا اس سے بھی کم

نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ شَفِيعِ الْأُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ
رسول دو مکروہوں کے نبی دو حرموں کے امام دو قبلوں کے شفاعت کرنے والے امت کے

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بیچ دو جہان کے ختم کرنے والے نبیوں کے رسول رب العالمین کے رحمت اللہ کی اوپر اسکے اور سلام

وَعَلَىٰ آلِهِ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ خُصُوصًا عَلَىٰ الْإِمَامِ سَيِّدِ
اور اوپر اولاد اس کی کے اور خلیفوں راہ پانچوں کے خاص کر اوپر امام سردار

أَهْلِ الْعِرْفَانِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اہل عرفان کے خلیفہ رسول اللہ کے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر ان کے اور سلام

فِي كُلِّ مَكَانٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ الصَّادِقِ
بیچ ہر مکان کے - سردار مومنوں کے ابی بکر صدیق -

الشَّفِيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامِ قَاتِلِ الْكُفْرَةِ
شَفِيقِ رَاضِيِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ سَے اور اوپر امامِ قاتلِ کفریوں کے

وَأَهْلَ الطُّغْيَانِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الْمُوَيْدِ
اور سرکشوں کے سردارِ مومنوں کے عُمَرَ فَارُوقِ جَوْتِ دیتے گئے

بِالْحُسَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامِ حَبِيبِ اللَّهِ
ساتھ احسان کے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور اوپر امامِ حبیبِ اللہ کے

الْمَثَانِ نَاصِرِ أَهْلِ الْإِيمَانِ جَامِعِ الْقُرْآنِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
احسانِ کرمیوں کے مددگارِ اہل ایمان کے جمعِ کرمیوں کے سردارِ مومنوں

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى أَشْجَعِ الشُّجْعَانِ
کے عثمانِ بیٹے عَفَّانِ کے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور اوپر بہادروں کے

مُطْعِمِ الْمَسَاكِينِ وَالْجَمِيعَانَ طَامِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ الرُّضِيِّ
کھانا کھلانے والے مسکینوں اور بھونوں کو سردارِ مومنوں کے علی بنِ رُضِيِّ

أَسَدِ اللَّهِ الْمُسْتَعَانَ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ طَوْعَ الْإِمَامِينَ
شیرِ اللہِ مُسْتَعَانَ کے بزرگ کرے اللہ تعالیٰ پیشانی ان کی اور اوپر دونوں

فَاضِلِينَ الْكَامِلِينَ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ
اماموں بزرگوں کاملوں کے ابو محمد کے حسن اور ابو عبد اللہ کے حسین

الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى أُمَّهِمَا سَيِّدَةَ النَّسَاءِ
کے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اور اوپر ماں دونوں کے سردارِ عورتوں

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَلَى عَمَّتَيْهِ
فاطمہ زہرا راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور اوپر دونوں چچا

الشَّرِيفِينَ الْمُكَرَّمِينَ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْرَةَ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ
ان کے کہ شریف بزرگ ہیں درمیان آدمیوں کے حمزہ اور عباس راضی ہو

تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالتَّابِعِينَ
اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اور اوپر تمام مہاجرین اور انصار اور تابعین

الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
بہترین نیکی والوں کے دن قیامت تک راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے

أَجْمَعِينَ اَعْلَمُوا أَنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ شَرِيفٌ
جانو تم تحقیق یہ دن تمہارا دن بڑا بزرگ ہے بڑائی والا ہے۔ کیا اس

جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى عِيدَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَجَاءَ الطَّالِبِينَ أَحْسَنًا
کو اللہ تعالیٰ نے عید مومنوں کی اور امید طالبوں کی۔ احسان کرو اوپر

عَلَى الْيَتْمَى وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ كَمَا سُرِي عَنِ النَّبِيِّ
یتیموں کے اور فقیروں کے اور محتاجوں کے جیسے کہ روایت کیا گیا نبی سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْوًا مَدَقَاتِكُمْ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ
رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر ان کے اور سلام، ادا کرو تم صدقہ فطر اپنا چھوٹے اور بڑے

وَكَبِيرٍ نِّصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرِّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ وَأَعْلَمُوا
کی طرف سے آدھا پیمانہ یعنی دو سیر گیہوں یا چار سیر کھجوریں یا جو سے اور جانو تم

أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ لَهُ نِصَابٌ
تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر ہر مرد مسلمان کے واسطے اسکے نصاب

فَاضِلٌ عَنْ حَوَائِجِهِ الْأَصْلِيَّةِ لِنَفْسِهِ وَطِفْلِهِ الصَّغِيرِ وَحَارَتِهِ
ہو بڑھنے والا حاجت اپنی اصلیہ سے ادا کرے اپنی طرف سے اور بچے اپنے چھوٹے

مَلَكًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةُ الْفِطْرِ
اور لونڈی سے جو ملک ہے فرمایا ہے نبیؐ نے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر اسکے اور سلام زکوٰۃ

طَهْرَةٌ لِلصِّيَامِ مِنَ اللُّغْوِ وَالتَّرَفِّ وَطَعْمَةٌ لِلْمَسَاكِينِ ه
فطر پاک کرنے والی روزے کی بے ہودہ بات اور خرافات اور کھانا واسطے محتاجوں کے

بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ
برکت دے اللہ ہم کو اور تم کو بیچ مشران عظیم کے اور نفع دے ہم کو اور خاص تم کو

بِالآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ أَجْمَعِينَ
ساتھ آیات اور ذکر حکمت والے کے بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے واسطے اپنے

إِنَّهُ تَعَالَى هُوَ الْغَوُّ الرَّحِيمُ -
اور واسطے تمہارے تحقیق وہ ہے بخشنے والا مہربان

خُطْبَةٌ ثَانِيَةٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَأَنْطَقَ لَهُ اللِّسَانَ وَعَلَّمَهُ
سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے پیدا کیا انسان کو اور کھولا واسطے اسکے زبان کو

الْبَيَانَ وَعَيْنَ لِلصِّيَامِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
اور سکھایا اس کو بیان اور معین کیا واسطے روزوں کے مہینوں برس کے سے مہینہ رمضان

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
کا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَبَتُْوا قُلُوبَكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالصَّلَاةِ
اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں ثابت رکھو دلوں اپنیوں کو ساتھ طاعت کے اور

وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ إِنَّ اللَّهَ
 درود بھیجنے کے اور سلام کے اوپر محمدؐ برگزیدہ صاحب شفاعت کے تحقیق اللہ

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
 اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور پر نبی کے اسے لوگو ایمان والو درود بھیجو اور پر اسکے

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ
 اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اے اللہ رحمت بھیج اور پر محمدؐ کے اور پر آل محمدؐ کے ساتھ

مَنْ صَلَّى وَصَامَ ۞ وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ قَدْ وَقَامَ
 گنتی اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور روزے رکھے اور درود بھیج اور پر محمدؐ کے ساتھ گنتی اس شخص کے کہ

وَصَلَّى عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۞ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 قعود کرے اور قیام اور درود اور پر تمام نبیوں کے اور رسولوں کے اور پر تمام بندوں اللہ کے

وَعَلَى أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ ۞ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ
 جو نیک ہیں اور اوپر تابعداروں اپنے کے سب کے ساتھ رحمت اپنی کے اے رحم کرنے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 والے بڑے مہربان اے اللہ بخشش کر واسطے مومن مردوں کے اور مومن عورتوں

الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ
 کے اور مسلمان مردوں کے اور مسلمان عورتوں کے جو زندہ ہیں ان میں اور جو مر گئے ہیں تحقیق تو قبول

بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ ۞ اللَّهُمَّ أَيْدِ الْإِسْلَامِ
 کر نیوالا دعاؤں کا ہے ساتھ رحمت اپنی کے اے نہایت رحم کر نیوالے بڑے مہربان اے اللہ

وَالْمُسْلِمِينَ بَقَاءِ سُلْطَنَةِ الْعَبْدِ الَّذِي يَرْجُو شَفَاعَةَ النَّبِيِّ
 قوت دے اسلام کو اور مسلمانوں کیساتھ باقی رہنے سلطنت اس بندے کے جو امید رکھتا ہے شفاعت

الْحَبِيبِ إِذْ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى مُلْكَهُ وَسُلْطَانَهُ وَأَفَاضَ
 نبی عرب کے ہمیشہ قائم رکھے اللہ تعالیٰ ملک اس کا اور سلطنت اسکی اور فیض پہنچا

عَلَى الْعَالَمِينَ بِرَّهْ وَإِحْسَانَهُ ۖ اللَّهُ أَنْصَرُ مَنْ نَصَرَ دِينَ
 دے اوپر لوگوں کے نیکی اس کی اور احسان اس کا اے اللہ مدد کر اس کی جو مدد کرے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ
 دین محمد کی رحمت اللہ تعالیٰ اوپر اسکے اور سلام اور کرم کو انہیں سے اور نہ مدد کر

مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا
 اس کی جو نہ مدد کرے دین محمد کی رحمت اللہ کی اوپر اسکے اور سلام اور نہ کر تو ہم کو

مِنْهُمْ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرٍ بِالْعَدْلِ
 ان میں سے اے بندو اللہ کے رحم کرے تم پر اللہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل

وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
 اور احسان کے اور ساتھ دینے قرابت والونکے اور منع کرتا ہے بے حیائی اور

وَالْبُغْيِ يَعْظُمُ لِعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ
 گناہوں اور سرکشی سے اور نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم مانو اور ذکر کرو اور ذکر اللہ تعالیٰ

أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ ۗ
 کا بہت بلند ہے اور بہت بہتر ہے اور بہت غالب ہے اور بہت بزرگ ہے اور کامل ہے اور بہت
 مقصود اور بڑا ہے

خطبہ عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَّوِّجِدِ بِالْعَظَمَةِ
 اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے سب تعریف سب تعریف واسطے اللہ کے جو ایسا

وَالْجَلَالِ وَالْمُتَقَدِّسِ بِالْحُسْنِ وَالْجَمَالِ هُوَ الَّذِي هُوَ
 ساتھ بڑائی کے اور بزرگی کے اور نہایت پاک ساتھ خوبی اور جمال کے وہ ذات ہے کہ وہ

خَالِقُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْأَمْرُ بِيَدِهِ مَفَاتِيحُ الدَّهْرِ فَتَبَارَكَ
 پیدا کرنے والا سب شے کا اور تمام حکم بیچ اس کے ہاتھ کے ہیں کنجیاں زمانے کی پس بڑی

اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 بڑی برکت والا ہے پالنے والا تمام جہان کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود

وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ مَنْ
 مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے واسطے اللہ کے سب تعریف پاک ذات و مآ

أَوْجَبَ صَلَاةَ الْعِيدِ عَلَى كَافَّةِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكَائِنَاتِ
 جس نے واجب کیا نماز عید کو اوپر تمام مومنوں کے مخلوقات سے

وَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّوْمَ فِي الْأَيَّامِ الْخَمْسَةِ يَوْمَ عِيدِ
 اور حرام کیا اوپر ان کے روزہ بیچ دنوں پانچ کے دن عید بقر کے

الْأَضْحِيَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ مُتَنَالِيَاتٍ وَالْخَامِسُ يَوْمٌ
اور تین دن پیچھے اس کے پے در پے اور پانچواں دن عید فطر کا

الْفِطْرِ ضِيَاْفَةٌ مِنْ عِنْدِهِ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۗ اللَّهُ أَكْبَرُ
بہانی اپنے پاس سے واسطے مسلمانوں کے اور عورتوں کے اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۗ سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ
اور واسطے رب کے سب تعریف بہت پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اس

وَالْأَرْضُونَ السَّبْعُ وَالْعَرْشُ الْعَظِيمُ وَالْكَعْبَةُ الْحَسَنَاءُ
کے آسمان ساتوں اور زمینیں ساتوں اور عرش بڑا اور کعبہ خوبوں والا

وَالرُّكْنُ وَالْحَطِيمُ وَالرَّمْزُ وَالْمَلْتَمُ وَمَقَامُ إِبْرَاهِيمَ
اور رکن اور حطیم اور رمز اور ملتزم اور مقام ابراہیم

تَعَالَى اللَّهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۗ وَقَبَارِكُ اللَّهُ الْمَلِكُ
بلند ہے اللہ صاحب بزرگی کا اور بابرکت ہے اللہ بادشاہ

الْقُدُّوسُ السَّلَامُ ذُو الْعِزَّةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَلِيِّ
پاک بے عیب صاحب بزرگی کا اور قدرت کا اور کبریائی کا بزرگ

جَلَّ ذُو الْمَجْدِ وَالْعِزِّ وَالْأَلَاءِ ۗ سُبْحَانَ مَنْ تَقَدَّسَ
اور بلند صاحب بزرگی اور غلبہ اور نعمتوں کا پاکی ہے اسکو کہ پاک ہے ذات اس کی

ذَاتُهُ عَنِ التَّشْبِيهِ وَالتَّمْثِيلِ سُبْحَانَ مَنْ تَنْزَعَتْهُ
شابست اور مثال سے پاک ہے وہ ذات کہ منزہ ہے صفات

عَنِ التَّفْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ عَنِ الْبِرَايَا
تغییر اور بدلنے سے پاک ہے وہ ذات کہ رجوع کیا نیکیوں کے ساتھ

بِالْكَرَمِ وَالْجُودِ وَتَكْفَلُ بِأَرْزَاقِ الْعِبَادِ لِأَنَّهُ الْمَلِكُ
کرم اور بخشش کے اور ذمہ کیے ساتھ رزق بندوں کے واسطے کہ وہ بادشاہ

الْمَعْبُودِ هُوَ وَعَهْدُنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ
ہے عبادت کیا گیا ہے اور عہد کیا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل کے یہ کہ

طَهَّرْنَا بَيْتَكَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ
پاک کر دو تم دونوں گھر میرا واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع و

وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ
سجدہ کرنے والوں کے اور گواہی دیتے ہیں ہم کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک واسطے اس

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ
کے اور گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق محمد بندے اسکے اور رسول اسکے رحمت اللہ تعالیٰ تھی اوپر ان کے

وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ذُو أُولَئِكَ بِرَأْيِهِمُ النَّاسُ يَعْلَمُونَ إِنَّ اللَّهَ
اور اوپر اولاد انہی کے اور اصحاب ان کے اور سلام وصیبت کرتا ہوں میں تم کو اے لوگو جانو تم تحقیق اللہ

فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ بِشَرْطِ الْإِسْطِطَاعَةِ وَأَوْجَبَ
تعالیٰ نے فرض کیا ہے اوپر تمہارے حج کو بشرط استطاعت کے اور واجب کیا

الْأُضْحِيَّةَ لُطْفًا وَكَرَامَةً فَاجْعَلُوهَا بُرَاقًا وَمُطِيبَةً
قربانی کو از روئے مہربانی اور بخشش کے پس کرو تم اس قربانی کو بنے گی یہ قربانی براق اور

لِيَوْمِ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَسُرْوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
سوارمی بن پشیمانی کے اور شرمندگی کے یعنی دن قیامت کی روایت کیا گیا زید ابن ارقم

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
راہنی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے فرمایا اصحاب رسول اللہ نے رحمت اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ الْأَصَاحِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ سُنَّةُ
تعالیٰ کی اوپر اس کے اور سلام کیا ہے یہ قربانی اسے رسول اللہ تعالیٰ کہا یہ طریقہ ہے

أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ
تمہارے ابراہیم کا ہے کہا صحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے بیچ اسکے اے رسول اللہ

شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ سَمَّنُوا ضِحَابًا كُمْ فَأَنَّهُمَا عَلَى الصِّرَاطِ ،
کے فرمایا بدلے بال کے نیکی موٹا کرو قربانی اپنی کو پس تحقیق وہ اوپر پل صراط کے

مَطَايَاكُمْ وَلَا تَذْبَحُوا عِبْجَاءَ وَلَا عَرَجَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ وَلَا
سواری تمہاری ہے اور نہ ذبح کرو تم نہایت دہلی اور نہ لنگڑی اور نہ کانی ہوا اور

مَقْطُوعَةَ الْأُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ فَمِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
نہ کٹے کانوں کی اور اگرچہ ایک کتا ہو پس ہر ایک طرف سے تم میں سے

شَاةٌ سَوَاءٌ كَانَتْ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَىٰ أَوْ سَبْعُ الْبُقَرَّةِ أَوْ الْإِبِلِ
ایک بکری برابر ہے ہووے نر یا ماسوہ یا سات کی طرف سے گاتے یا اونٹ

وَكَبِيرٌ وَأَعْقِيبُ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ مِنْ فَجْرِ الْعَرَفَةِ
اور تکبیر کہو نیچے نماز فرض کے فجر عرفہ سے عصر کی تیر ہوئی تک

إِلَى عَصْرِ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
پس پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے گتے سے اور

الرَّجِيءِ وَإِذَا يُرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ
جس وقت کہ اٹھائی ابراہیم نے بنیاد کعبہ کی اور اسمعیل نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۗ بِارْتِكَ اللَّهُ لَنَا
 اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہے سننے والا جاننے والا برکت دے اللہ تعالیٰ

وَلَذِكْرُ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ۗ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ
 واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے ہم کو اور تم کو ساتھ

وَالذِّكْرُ الْحَكِيمُ ۗ اسْتَفْزُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُمْ أَجْمَعِينَ ۗ إِنَّهُ
 اور ذکر حکیم کے بخش مانگنا ہوں میں اللہ سے واسطے تم سب کے تحقیق

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
 وہ بخشنے والا ہے مہربان

خُطْبَةٌ ثَانِيَةٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ
 سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے تعریف کرتے ہیں ہم اسکی اور مدد چاہتے ہیں اور

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا وَمِنْ
 اس سے بخش چاہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہم ساتھ اس کے اور بھروسہ کرتے ہیں اور پناہ مانگتے

سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 ہیں ہم ساتھ اللہ کے اپنے نفس کی برائیوں سے اور برائی عمل اپنے کی جس کو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ ایسے

وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ
 اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا، اس کا

وَلَنَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُصَّ عَلَى أَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى كِ رَحْمَتٍ أَوْ سَلَامَتِي أَنْ يَرْهَبُوا، بِالْمَخْصُوصِ صَحَابَهُ كِرَامٍ مِنْ سَعَى

الْصَّحَابَةِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ بِالتَّصْدِيقِ
سب سے عالم اور افضل اور سب سے پہلے آپ کی تصدیق کرنے والے

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَامِ الْمُتَصَدِّقِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
امیر المؤمنین اور خیرات کرنے والوں کے امام ابو بکر صدیقؓ پر جو

مَعْدِنِ الصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ وَعَلَى السَّاطِقِ
صدق و صفا کی کان ہیں اور حق بات کہنے والے

بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ الَّذِي كَانَ رَأْيُهُ
اور درست بات کہنے والے جن کی رائے وحی اور

مُؤَافِقًا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
قرآن حکیم کے مطابق ہوتی مومنوں کے سردار اور

وَأَمَامِ الْمُتَوَرِّعِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اور عبادت گزاروں کے امام حضرت عمرؓ بن خطاب پر

تَامِعِ الْجَوْرِ وَالْجَهَنَاءِ وَعَلَى جَامِعِ الْقُرْآنِ
ظلم اور جفا کا قلع قمع کرنے والے ہیں اور قرآن حکیم کے

كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْإِيمَانِ، أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
جمع کرنے والے، حیا اور ایمان میں کامل امیر المؤمنین

وَأِمَامِ الْمُتَّقِينَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ مَنْبَحَ
اور متقیوں کے امام حضرت عثمان بن عفان جو علم اور حیا کے

الْحَلِيمِ وَالْحَيَاءِ وَعَلَى أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ
منبع ہیں اور اللہ کے شیر غالب آنے والے —

أِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
امام مشرقوں اور مغربوں سردار مومنوں کے،

وَأِمَامِ الْمُهْتَدِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
اور امام راستہ پانے والوں کے علی بیٹے ابی طالب کے

خَاتِمِ الْخُلَفَاءِ وَعَلَى الْقَمَرِينَ النَّيِّرِينَ
ختم کرنے والے خلافت کے اور اوپر دونوں چاند روشن کے

أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَآبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَعَلَى
ابو محمد کے حسن رضا اور باپ عبد اللہ کے حسین سردار شہیدوں کے اور اوپر

أُمِّهِمَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلَى عَمِّيهِ الْمُكْرَمِينَ
 ماں ان دونوں کی سردار عورتوں کی فاطمہ زہرا اور اوپر دونوں چچا کے

عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي عُمَارَةَ الْحُمْرَةَ
 کہ بزرگ ہیں نزدیک اللہ کے اور نزدیک لوگوں کے سردار مومنوں کے ابو عمارہ حمزہ

وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ د وَعَلَى الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ
 اور ابو فضل عباس اور اوپر باقی کے دس بشارت دیئے گئے یہ ان لوگوں

الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَ الشَّجَرَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
 سے جنہوں نے بیعت کی نیچے درخت کے اے اللہ بخش واسطے سب مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ ه وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ ه
 اور مومن عورتوں کے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کیساتھ رحمت اپنی کے اے

اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَلَى السَّلَاطِينِ الْكِرَامِ ه وَالْخَوَاقِينِ الْعِظَامِ
 رحم کر نیوالے بڑے مہربان اے اللہ رحم کر اوپر بادشاہوں بزرگ کے اور سردار عظمت

الَّذِينَ قَضَوْا بِالْحَقِّ وَبِهِ كَانُوا يَعْدُونَ ه اللَّهُمَّ انصُرْ
 والوں کے جنہوں نے فیصلے کئے ساتھ حق کے اور ساتھ اسی کے انصاف کرتے ہیں اے اللہ مدد کر

مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا
 اس کی مدد کر سے دین محمد کی رحمت اللہ کی اوپر اسکے اور اولاد اس کی کے سلام

مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 اور کہ ہم کو ان سے اور رسوا کر ان کو جو نہ مدد کر سے دین محمد رحمت اللہ کی اوپر

وَسَلِّمْ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادًا اللَّهُ رَحِمَكَ اللَّهُ ط
 ان کے اور سلام اور نہ کہ ہم کو ان میں سے لے بندو اللہ کے رحم کر سے تم پر اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ
تَحْقِيقَ اللَّهِ تَعَالَىٰ حَكْمُ كَرْتَا هِي سَاثَهٗ الصَّفَا؁ اُور اِحْسَانِ كِي اُور هِي نِي قَرَابَتِ وَالْوَالِدِ كِي

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ه
اُور مَنَعِ كَرْتَا هِي بِي هِي اُور نَا مَعْقُولِ سِي اُور سِرْكَشِي سِي نَصِيحَتِ كَرْتَا هِي تَمِ كُو تَا كِه تَمِ مَالُو

أذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ
يَا دِكُرُو اللّٰهَ تَعَالَىٰ كُو يَا دِكُرِي كَا تَمِ كُو اُور دَعَا مَانِ كُو اِس سِي قَبُولِ كَرِي كَا دَا سَطِي تَمِي اَرِي

وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ
اُور اَلْبَتَّ ذِكْرُ اللّٰهَ تَعَالَىٰ كَا بَلَنْد تَرِي هِي - اُور بِي هِي هِي اُور غَالِب تَرِ اُور بَزْرِك تَرِ

وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ
اُور مَكْمَل تَرِي هِي اُور عَظِيم الشَّانِ هِي اُور بِي هِي بَرَّ اُور

خُطْبَةٌ نِكَاحٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
شُرُوعِ اللّٰهَ كِي نَامِ سِي جُو بَرَّ اَمِير بَانِ نِهَايَتِ حَمِّ وَاللّٰهَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُودِ بِقُدْرَتِهِ الْمَطَاعِ
سَبِ تَعْرِيفِ دَا سَطِي اللّٰهَ كِي جُو تَعْرِيفِ كِيَا كِيَا سَا تَهٗ نِعْمَتِ اِنِّي كِي عِبَادَتِ كِيَا كِيَا سَا تَهٗ قُدْرَتِ

لِسُلْطَانِهِ الْمُرْهُوبِ مِنْ عَذَابِهِ وَسَطْوَتِهِ النَّافِذِ أَمْرُهُ فِي
اِنِّي كِي سَا تَهٗ سُلْطَنَتِ دِهَشَتِ دَالِي كِي عَذَابِ اِسْكَ سِي دِهِي بَرَا كِي سِي جَارِي بِنُزُولِ

سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَأَمْرُهُمْ
هِي حَكْمِ اِسْكَ بِنِجِ آسْمَانُولِ اِسْكَ اُور زَمِينِ اِسْكَ جِس نِي سِي دَا كِيَا خَلْقِ كُو سَا تَهٗ قُدْرَتِ اِنِّي كِي اُور حَكْمِ

بأَحْسَنِهِ وَأَعَزَّ هُمُ يَدِينَهُ وَأَكْرَمَهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
 اُن کو ساتھ کم اپنے کے اور عزت دی انکو ساتھ دین اپنے کے اور اکرام کیا ساتھ نبی اپنے کے جو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 محمد ہیں رحمت اللہ کی اور پرانکے اور اوپر اولاد انکی کے اور انکی بیبیوں کے اور اصحابوں انکے سے

وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهُ جَعَلَ الْمَصَاهِرَ
 اور سلام تحقیق اللہ مبارک ہے نام اس کا اور بلند ہے عظمت اسکی کیا سسرال کو سبب

سَبَبًا لِأَحْقَا وَأَمْرًا مُفْتَرَضًا أَوْ شَحَّ بِهِ الْأَرْحَامَ وَأَكْرَمَ
 ملنے کا ٹھیک اور حکمت واجب کیا اور نہ نیت دی ساتھ اسکے رحموں کو اور بہت

الْأَنَامَ ه فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
 عزت خلقت کو پس فرمایا غالب کہنے وانگے نے اور وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا پانی سے

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا فَا مَرَّ اللَّهُ تَعَالَى
 آدمی کو پس واسطے اسکے ناتے اور سسرال اور ہے رب تیرا قدرت والا پس حکم اللہ تعالیٰ کا

يَجْرِي إِلَىٰ قَضَائِهِ وَقَضَاؤُهُ يَجْرِي إِلَىٰ قَدْرِهِ وَلِكُلِّ
 جاری ہوتا ہے طرف قضا اس کے کے اور قضا اسکی جاری ہوتی ہے طرف قدرت اسکی کے

قَضَائِهِ قَدْرٌ وَلِكُلِّ قَدِيرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ
 اور واسطے ہر قضا کے اندازہ ہے اور واسطے ہر قدرت کے وقت مقرر ہے اور واسطے ہر

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ
 ایک کے لکھا ہوا ہے مٹا ڈالتا ہے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور نزدیک اس کے
 ہے اصل کتاب ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
 شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ
 تمام تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہیں ہم اسکی اور مدد چاہتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں ہم اس اور

بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِ
 پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائی نفسوں اپنے سے اور برائی عملوں اپنے سے جو شخص کہ ہدایت

اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ط وَأَشْهَدُ
 کرے۔ اسکو اللہ پس نہیں گمراہ کرنیوالا واسطے اس کے کوئی اور جسکو گمراہ کرے پس نہیں ہدایت کرنیوالا

أَنَّ لَأِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 واسطے اس کے کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے

عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 اسکے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد نبی اسکے اور رسول اسکے ہیں بھیجا ہے انکو ساتھ حق کے خوشخبری دینے

بِدَى السَّاعَةِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ
 والا اور ڈرنا والا آگے قیامت کے جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق راہ پایگا

وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ
 اور جو شخص نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول کی پس تحقیق وہ نہیں ضرر کرتا مگر جان اپنی کو اور نہیں ضرر کرتا

شَيْئًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ
 ہے اللہ کو کچھ اے لوگو ڈرو رب اپنے سے جس نے پیدا کیا تم کو حبان

وَاحِدَةً وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
ایک سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلا یا ان دونوں سے مردوں بہت

وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ
کو اور عورتوں کو اور ڈرو اللہ سے جس سے مانگتے ہو تم آپس میں اور قرابت میں سے تحقیق اللہ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ
ہے اور تمہارے نگہبان اے لوگو جو ایمان لاتے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس

تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
کے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اس حال میں کہ مسلمان ہو تم اے لوگو

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
جو ایمان لاتے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو تم بات مضبوط سنو اسے گا واسطے تمہارے

وَيَنْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ
عمل تمہارے اور بخشنے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہانے گا اللہ کا اور

فَوْزًا عَظِيمًا وَنَسَأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنَ الطَّيِّبِينَ وَيُطِيعِ
رسول اس کے کا پس تحقیق پہنچا مراد بڑی کو اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے یہ کہہ کر دے ہم کو

رَسُولَهُ وَيَتَّبِعِ رِضْوَانَهُ وَيَحْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ
ان میں سے کہ اطاعت کرے اسکی اور اطاعت کرے رسول کی اور مطیع ہو رضا مندی اسکی کا

بِهِ وَلَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
اور بچے عہد اس کے سے پس سوا اس کے نہیں کہ ہم تو ساتھ اس کے ہیں اور ملک واسطے اس کے اے اللہ رحمت

وَالِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ
بیج اور سردار ہمارے محمد کے کہ نبی امی ہیں اور اوپر اولاد انکی کے اور صحابہ انکے اور پیہوں انکے اور ذریت

وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا
انہی کے اور انکے گھر والوں کے اور سلام بھیج سلام بھیجنا بہت بہت

پھر ایجاب اور قبول طرفین سے بآواز بلند کراوے اگر عربی زبان سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے ورنہ ایک بار عربی میں ایجاب قبول کراوے اور دو بار طرفین کی زبان میں۔ پھر طبق چھو ہارے کا یا بادام شیریں کا لوگوں میں لٹاوے پھر ناکح کی طرف متوجہ ہو کر کہے اور سب حاضرین بھی کہیں۔

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرِهِ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
 شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صفتِ ایمان

ایمان مفصل : اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
 میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرَ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی
 پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

وَالْبُعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ
 اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔

ایمان مجمل : اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ
 میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کیساتھ

وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَأُ بِاللِّسَانِ وَتَصَدِّقُ بِالْقَلْبِ
 ہے اور میں نے اسکے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

شش کلمہ

اول کلمہ طیب : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں

سوم کلمہ تمجید : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
پاک ہے اللہ، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے

چہارم کلمہ توحید : لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا۔ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی

اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
موت نہ آئے گی، وہ جلال والا ہے اور عزت والا ہے، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
شے پر قدرت رکھنے والا ہے

پنجم کلمہ استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اذْنِبْتُهُ
میں اللہ سے جو میرا رب ہے بخشش مانگتا ہوں ہر گناہ سے جو مجھ سے

عَمَدًا اَوْ خَطَا سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَاَتُوبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي
سوزہ ہوا جان بوجھ کر یا خطا سے، چھپایا یا ظاہر اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں

أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بینک تو غیبوں کا جاننے والا اور غیبوں

وَسِتَّارُ الْغُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام

الْعَلِيَّ الْعَظِيمُ

کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے

ششم کلمہ رد کفر: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرَكَ بِكَ
الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک

شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ
بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے

عَنْهُ وَتَبَرَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالغَيْبَةِ
علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے

وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي
اور بدعت سے اور غیبت سے اور جھگڑی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت

كُلَّهَا وَأَسَلَّمْتُ وَقَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
لگانے سے اور باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

وَعَلَى قَنُوتٍ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ
الہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان

بِكَ وَتَوَكَّلْ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ
 لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُ
 ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کئے

إِنَّا كَ نَبِّدُ وَ لَكَ نَصَلِيْ وَ نَسْجُدُ وَ إِلَيْكَ نَسْعِيْ
 اتنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

وَ نَحْنُ نَدُ وَ نَرْجُو أَرْحَمَتِكَ وَ نَخْشَى عَذَابَكَ إِنْ عَذَابَكَ
 دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب

بِالْحُكْمِ الْمَلْحِقِ
 سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کے ملنے والا ہے

آیت الکرسی : اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
 اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانہ نظام کو قائم

لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
 رکھنے والا ہے نہ اسکو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
 جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اسکی جناب میں کسی کی سفارش

بِأَذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
 کرے۔ جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب جانتا

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ
 ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے

كُرْسِيِّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُودُهُ حِفْظُهُمَا
اسکی کرسی آسمانوں اور زمین پر عادی ہے اور ان کی حفاظت اسکو تھکتی

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
نہیں اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

طریقہ نتم مجبذیہ

(۱) درود شریف ۱۰۰ بار

(۲) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۵۰ بار

(۳) درود شریف ۱۰۰ بار

طریقہ نتم معصومیہ

(۱) درود شریف ۱۰۰ بار

(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۵۰ بار

(۳) درود شریف ۱۰۰ بار

طریقہ ختم خواجگان

۱۔ سورہ الحمد للہ مع بسم اللہ ————— سات بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِكِ

یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّالِّیْنَ ۝ سات بار

۲۔ درود شریف ————— ایک سو بار

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ سَیِّدِنَا

رحمت بھیجے اللہ اپنے حبیب ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی اولاد اور ان کے اصحاب پر اور (ان تمام پر) سلامتی ہو

۳۔ سوہ الم نشرح مدہ بسم اللہ ہر دفعہ ————— اناسی ۷۹ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمُنْشَرِّحُ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ

وِزْرَكَ ۙ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ

ذِكْرَكَ ۙ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۙ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۙ

۴۔ سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ مع بسم اللہ ہر دفعہ ————— ہزار ۱۰۰ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۙ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۙ لَمْ يَلِدْ ۙ

وَلَمْ يُولَدْ ۙ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۙ

۱۔ یا قاضی الحاجات ————— ۱۰۰ بار

۲۔ یا کافی المهمات ————— ۱۰۰ بار

۳۔ یا دافع البلیات ————— ۱۰۰ بار

- ۴۔ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ۱۰۰ بار
- ۵۔ یَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ ۱۰۰ بار
- ۶۔ یَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ۱۰۰ بار
- ۷۔ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۱۰۰ بار

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر دُعا مانگے اور فاتحہ پڑھ کر خوب جان نقشبندیہ کی ارواح مقدسہ کو ایصالِ ثواب کرے۔

نوٹ :- اگر کوئی خاص ضروریات یا مشکل ہو تو سو سو بار یَا مُسْتَبِیِّ الْأَسْبَابِ اور مُحَلِّدِ الْمُشْکَلَاتِ کا اضافہ کرے مگر یَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ کے بعد اور آخر میں یَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ اور یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پڑھے۔

طریقہ نغمہ شریف

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلِيمُ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ

اللَّهِ عَمَّا يَشْرِكُونَ ۚ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ط يُسَبِّحُ

کرنے والا واسطے اسی کے ہیں نام اچھے پکی بیان کرتے ہیں

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ

واسطے اس کے جو کچھ نیچے آسمانوں کے اور زمین کے ہیں اور وہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ

غالب ہے حکمت والا ، (پارہ ۲۸ سورہ حشر آخری آیت)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ

مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ

مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ① اللَّهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ③ وَلَمْ يُولَدْ ④

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ⑤

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

إِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ

حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② إِلَهِ النَّاسِ ③

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي

صُدُورِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ① الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ② مَلِكِ يَوْمِ

الدِّينِ ③ إِلَهِكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ④ اهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ⑥ غَيْرِ

الْمَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ⑦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَوْدُ، ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنْفِقُونَ، وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنزِلَ

مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ، أُولَئِكَ عَلَى

هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵)

إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○

دَعُوهُم فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

سَلَامٌ، وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

لِّلْعَالَمِينَ ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ

وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ

اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

تَسْلِيمًا ○ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مَحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
 أَصْحَابِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ ۝

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْبِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ

دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ

الْأَلَمِ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

مَنْقُوشٌ فِي اللَّوْجِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ

وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ

مُنُورٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الصُّحَى

بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعَلَى نُورِ الْهَدَى

كَهْفِ الْوَرَى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيدِ

الشُّيْعِ شَفِيعِ الْأَمْرِ صَاحِبِ الْجُودِ

الْكَرَمِ وَاللَّهِ عَاصِمَهُ وَجَبْرِئِلُ خَادِمَهُ

وَالْبُرَاقِ مَرْكَبَهُ وَالْمِعْرَاجِ سَفَرَهُ وَ

سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى مَقَامَهُ وَقَابِ

قَوْسَيْنِ مَطْلُوبِهِ وَالْمَطْلُوبِ مَقْصُودَهُ

وَالْمَقْصُودِ مَوْجُودَهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُدِينِينَ اَيْنِسِ

الْغَرِيبِينَ رَحْمَةِ الْعُلَمَاءِ رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ

مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ سِرَاجِ

السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ مُحِبِّ

الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ

الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

وَسَيَّلْتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ

قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِفَتَيْنِ

وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ

الْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ

إِلَى الْقَائِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَأْتِيهَا الْمَشْتَقُونَ

بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

مکتبہ نور اسلام شہر قیوہ شریف کی مطبوعات

از حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد قزوئی	سداۃ حق
"	تویر حرم
"	آسان عربی اردو گرامر
"	منیۃ المصلیٰ
"	ارشادات مجدد
"	مسکب مجدد
"	مقالات یوم مجدد
"	مناسک حج
ماہنامہ نور اسلام کا ادبی تحقیق نمبر	الجذبة بالشوقیہ الی الحضرة المنجدة دینہا
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	سر سید شریف
مختصر حالات حضرت امام بہانی	المفتخبات من المکتوبات
مجدد الفثانی شیخ احمد فاروقی شہزی	ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانی
لمحہ فکریہ	تمتہ معارج النبوة
مختصر حالات حضرت شیر ربانی	ماہنامہ نور اسلام کا امام عظیم نمبر
ثانی لائٹنی میان غلام اللہ شہ قزوئی	
خزینہ معرفت	
حضرت مجدد اور ان کے نائین	
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد و قض)	
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ	
نعتیہ قصیدہ	
دی نقش بندینہ	

شعبہ نشر و اشاعت دارالبلغین حضرت میاں صاحب شہ قیوہ شریف کے تعاون

نئے شائع ہونے والی کتب

از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی	رشحات عنبریہ	از صوفی محمد براہیم قصوی	خزینہ معرفت
از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی	بزم خیر از زید	از حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد قزوئی	تذکرہ حضرت امام اعظم
از حضرت مولانا عبداللطیف	تاریخ القرآن	"	ارشادات مجدد
از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی	حضرت مجدد ایندھن کمر دکھس	از پیر حضرت محمد حسن جان شہزی	طریق النجوت
انگریزی ترجمہ میرزا علی کامل		از میاں محمد سعید شاد	خطبات شیر ربانی
از ڈاکٹر پرویز محمد سواد	ماہنامہ نجم		

مکتبہ جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ، مدینہ چوک، سن پورہ لاہور

مکتبہ نور اسلام شہر قیوہ شریف کی مطبوعات

از حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد قزوئی	صدائے حق
"	تویر حرم
"	آسان عربی اردو گرامر
"	منیۃ المصلیٰ
"	ارشادات مجدد
"	مسکب مجدد
"	مقالات یوم مجدد
"	مناسک حج
ماہنامہ نور اسلام کا ادبی تحقیق نمبر	الجذبة بالشوقیہ الی الحضرة المنجدة دینہا
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	سر سید شریف
مختصر حالات حضرت امام بہانی	المفتخبات من المکتوبات
مجدد الفثانی شیخ احمد فاروقی شہزی	ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانی
لمحہ فکریہ	تمتہ معارج النبوة
مختصر حالات حضرت شیر ربانی	ماہنامہ نور اسلام کا امام عظیم نمبر
ثانی لائٹنی میان غلام اللہ شہ قزوئی	
خزینہ معرفت	
حضرت مجدد اور ان کے نائیدین	
شجرہ شریف	
نائید اہل سنت (رسالہ رد و قض)	
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ	
نعتیہ قصیدہ	
دی نقش بندینہ	

شعبہ نشر و اشاعت دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شہ قیوہ شریف کے تعاون

شہ سے شائع ہونے والی کتب

از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی	رشحات عنبریہ	از صوفی محمد براہیم قصوی	خزینہ معرفت
از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی	بزم خیر از زید	از حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد قزوئی	تذکرہ حضرت امام اعظم
از حضرت مولانا عبداللطیف	تاریخ القرآن	"	ارشادات مجدد
از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی	حضرت مجدد ایندھنر کمر دکھس	از پیر حضرت محمد حسن جان شہزی	طریق النجوت
انگریزی ترجمہ میرزا علی کامل	ماہنامہ نجم	از میاں محمد سعید شاد	خطبات شیر ربانی
از ڈاکٹر پرویز محمد سواد			

مکتبہ جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ، مدینہ چوک، سن پورہ لاہور